

حافظ الحدیث عبداللہ بن محمد البغدادی المعروف بہ ابن ابی الدنیا
کی عربی کتاب ”الصَّمْتُ وَ آدَابُ اللِّسَانِ“ کا اردو ترجمہ

16

خاموشی کی فضیلت اور زبان کی حفاظت

علامہ ابن ابی الدنیا

مترجم: زاہد محمود قاسمی



297.124 ابن ابی الدنیا، علامہ۔

ابن خ الصَّمْتُ وَآدَابُ اللِّسَانِ / علامہ ابن ابی الدنیا

ترجمہ: خاموشی کی فضیلت اور آدابِ گفتگو

مترجم: زاہد محمود قاسمی۔ ملتان، لاہور۔ بیکن بکس، 2009

304 ص 1. اردو - سیرت۔

83760

اشاعت : 2009ء

عبدالجبار نے

حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور

سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان - لاہور

سے شائع کی۔

قیمت : 290/- روپے

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس سے باقاعدہ تحریری اجازت لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو پبلشر کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

ISBN: 978 - 969 - 534 - 163 - 6

فہرست

27

25 علامہ ابن ابی الدنیاء

پیش لفظ

باب

زبان کی حفاظت اور خاموشی کی فضیلت

خاموشی

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامیہ

38	۲۰۔ جنتی کے اعمال	30	۱۔ زبان کی حفاظت کرو
38	۲۱۔ آسان ترین عبادت	30	۲۔ نجات کیا ہے؟
39	۲۲۔ کامل مومن	31	۳۔ جنت کی ضمانت
39	۲۳۔ افضل اسلام		۴۔ جنت اور جہنم میں لے جانے
39	۲۴۔ ایمان کا تقاضا	31	والے اعمال
40	۲۵۔ رحمت کا مستحق	31	۵۔ ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھو
40	۲۶۔ اچھی بات کہو یا خاموش رہو	32	۶۔ لٹے منہ جہنم میں گرانے والی
40	۲۷۔ خوش بخت آدمی	32	۷۔ سب سے زیادہ خطرناک
40	۲۸۔ ثواب یا سلامتی	33	۸۔ افضل عمل
41	۲۹۔ نیکی کی بنیاد	33	۹، ۱۰۔ ایمان کی درستی
41	۳۰۔ زبان کے شرکوروکو	34	۱۱۔ سلامتی کا راز
41	۳۱۔ رحمت کا مستحق	34	۱۲، ۱۳۔ تمام اعضاء کی شکایت
42	۳۲۔ بخشش کسے ملے گی؟	35	۱۴۔ ہر کلام مضر ہے مگر.....
42	۳۳۔ بات کرنے کا سلیقہ	36	۱۵۔ گناہ کا سب سے بڑا ذریعہ
42	۳۴۔ قابل نفرت آدمی	36	۱۶۔ جنت کا راستہ
43	۳۵۔ زبان کے پردے	37	۱۷۔ پردہ پوشی کا ذریعہ
44	حواشی	37	۱۸۔ سب سے ضروری کام
		37	۱۹۔ کامل مسلمان

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے اقوال و واقعات

52	۲۶۔ پذیرائی کا خاتمہ	47	۱۔ خوش بخت آدمی
52	۲۷۔ خاموشی کے دو فائدے	47	۲۔ سب سے ضروری کام
52	۲۸۔ سب سے افضل و مشکل عمل	47	۳۔ کامل تقویٰ
	۲۹۔ دولت کی حفاظت سے زیادہ	47	۴۔ خطرات میں ڈالنے والی
52	مشکل کام	47	۵۔ سب سے اہم کام
52	۳۰۔ صحت و سلامتی کی بنیاد	48	۶۔ زبان کی حفاظت
53	۳۱۔ انسانی جسم کا حاکم	48	۷۔ پہلے سوچو پھر بولو
53	۳۲۔ اصلاح کردار کا نسخہ	48	۸۔ عقلمندی کی ذمہ داری
53	۳۳۔ زبان کے فریب کا ڈر	48	۹۔ انتہائی احتیاط کا کام
53	۳۴۔ احنف بن قیس کا قول	48	۱۰۔ پاکیزگی و سلامتی
53	۳۵۔ خوش بختی اور بد بختی	48	۱۱۔ دین کی سمجھ
54	۳۶۔ چار بادشاہوں کا واقعہ	49	۱۲۔ عمر بن عبدالعزیز کا خط
54	۳۷۔ سمجھدار آدمی	49	۱۳۔ دانائی کے دس حصے
55	۳۸۔ منہ کی بندش	49	۱۴، ۱۵۔ یکسوئی کا مطلب
55	۳۹۔ دانائی کی بات	49	۱۶۔ درندہ
55	۴۰۔ قاسم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ	50	۱۷۔ حضرت سلمانؓ کی نصیحت
55	۴۱۔ دانائی کی بنیاد	50	۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ
55	۴۲۔ افضلیت کا اصول	50	۱۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت
56	۴۳۔ واقد بن حارث رضی اللہ عنہ	50	۲۰۔ بولنا چاندی خاموشی سونا
56	۴۴۔ چار خصلتیں	50	۲۱۔ مالک بن دینار کا ارشاد
56	۴۵۔ زبان کا فتنہ	51	۲۲۔ عقل کب صحیح کام کرتی ہے
57	۴۶۔ سب سے مشکل کام	51	۲۳۔ کلام کی چار قسمیں
57	۴۷۔ دانائی کا مالک	51	۲۴۔ وقار کا خاتمہ
57	۴۸۔ زبان اچھی تو سب اچھا	51	۲۵۔ غلطیوں کی کثرت
57	۴۹۔ ابن مبارک کا فرمان	51	
57	۵۰۔ ابن مبارک کا فرمان	51	

61	۶۵۔ عبد اللہ بن ابی زکریا	58	۵۱۔ ابن مبارک کا ایک شعر
61	۶۶۔ ایاس بن معاویہ	58	۵۲۔ سب سے بہتر انتخاب
61	۶۷۔ شععی رحمۃ اللہ علیہ	58	۵۳۔ بڑے لوگوں کا شعار
62	۶۸۔ دانائی کی ایک بات	58	۵۴۔ عقل کی نیند و بیداری
62	۶۹۔ ایک نوجوان کا واقعہ	58	۵۵۔ ایک عالم کا قول
62	۷۰۔ حکماء کا قول	59	۵۶۔ کم علمی کا پردہ
63	۷۱۔ عبدالرحمن	59	۵۷۔ خاموشی بھی جواب ہے
63	۷۲۔ حضرت حسن بصری	59	۵۸۔ ایوب سختیانی کی وصیت
63	۷۳۔ ابن مبارک کا ارشاد	59	۵۹۔ حضرت داؤد مدینی
63	۷۴۔ خالد ربیع کا ارشاد	59	۶۰۔ خاموشی کی پناہ میں رہنا
64	۷۵۔ ربیع بن خثیم کا ارشاد	60	۶۱۔ ایک دانا کا قول
	۷۶۔ حضرت لقمان کے ایک	60	۶۲۔ محبت کا داعی
64	قول کا مطلب	60	۶۳۔ مؤمل کے اشعار
65	حواشی	61	۶۴۔ خاموشی و کلام کرنے پر ایک مذاکرہ

باب ۲

فضول گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

71	۵۔ سب سے بڑا مجرم	69	۱۔ خوش بخت آدمی
71	۶۔ بطویل گفتگو کی ناپسندیدگی	69	۲۔ ایک کلمہ کی اہمیت
72	۸۔ چالیس سال کی جہنم		۳۔ دوسروں کو ہنسانے کے لئے
73	حواشی	70	فضول گوئی منع ہے
		70	۴۔ مبالغہ آرائی سے پرہیز

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

79	۲۱۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی احتیاط	74	۱۔ ایک کلمہ کا اثر
79	۲۲۔ کب تک گفتگو کرنی چاہیے؟	74	۲۔ سب سے بڑا گنہگار
79	۲۳۔ اہل علم کا فتنہ	74	۳۔ حضرت عبداللہؓ کا ارشاد
80	۲۴۔ زبان کی پاکیزگی	74	۴۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی نصیحت
80	۲۵۔ حضرت ابو درداءؓ کا ارشاد	74	۵۔ حضرت عطاء بن ابی رباحؓ کا ارشاد
80	۲۶۔ حضرت زکریاؓ کی اہلیہ	75	۶۔ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کا ارشاد
80	۲۷۔ دو مہلک خصلتیں	75	۷۔ اعمال لکھنے والے فرشتے
80	۲۸۔ ابراہیمؓ تیمیؓ کا قول	75	۸۔ ہر بات پر فرشتہ مقرر ہے
81	۲۹۔ وضو توڑنے والی باتیں	76	۹۔ ہر بات لکھی جاتی ہے
81	۳۱۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی نصیحت	76	۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا رحیمانہ قانون
81	۳۲۔ خاموش رہو سلامتی پاؤ	76	۱۲۔ حضرت حسنؓ کی نصیحت
81	۳۳۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل	77	۱۳۔ حضرت سلیمانؓ کا واقعہ
81	۳۴۔ حضرت مسروقؓ رحمۃ اللہ علیہ	77	۱۴۔ بھلائی کے نو کام
82	۳۵۔ حضرت طلحہ بن مصرفؓ	78	۱۵۔ مؤمن سوچ کر بولتا ہے
82	۳۶۔ دو مہلک خصلتیں	78	۱۶۔ زیادہ جھوٹ والا
82	۳۷۔ محبت کی بنیاد	78	۱۷۔ زیادہ گناہوں والے
82	۳۸۔ فضول خرچی و فضول گوئی	78	۱۸۔ شیطان کو مغلوب کرنے کا نسخہ
82	۳۹۔ زبان کا پھسلنا ہلاکت ہے	78	۱۹۔ حضرت طاؤسؓ کا فرمان
83	حواشی	79	۲۰۔ ہر خطیب سے باز پرس ہوگی

باب ۳

غیر متعلقہ معاملات کے بارے میں
گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث

87	۵۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا عمل	86	۲۱۔ مؤمن کی خوبی
88	۶۔ بھاری اجر والے اعمال	86	۳۔ ایک شہید نو جوان
89	حواشی	87	۴۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

صحابہ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

91	۶۔ موروں کی دس سالہ کوشش	90	۱۔ حضرت ابو دجانہ کے دو عمل
92	۷۔ لایعنی سے پرہیز کا نسخہ	90	۲۔ پانچ مفید ترین اعمال
92	۸۔ حضرت عمرؓ کی نصیحت	91	۳۔ حضرت لقمانؓ کی حکمت
92	۹۔ آدمی کا عیب	91	۴۔ حضرت لقمان حکیم کیسے بنے
93	حواشی	91	۵۔ بردباری کا کمال

باب ۴

جھگڑے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

96	۸۔ جھگڑے کے لئے علم حاصل کرنے والے کی سزا	94	۲۱۔ تین ممنوعہ کام
97	۹۔ بھائی کا حق	94	۳۔ جھگڑا گمراہی لاتا ہے
97	۱۰۔ سب سے بہترین شریک	95	۵۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق
98	حواشی	96	۶۔ کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے
			۷۔ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑنا

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

101	۱۴۔ محبت کا نسخہ	99	۱۔ ابن ابی لیلیٰ کا ارشاد
101	۱۵۔ بے دلیل جھگڑنا	99	۲۔ شیطان کو موقع نہ دو
102	۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے مبعوض لوگ	99	۳۔ خارش اونیٹ
102	۱۷۔ شیطان کے جذبات	99	۴۔ حکمت سے خالی کام
102	۱۸۔ جھگڑے سے بچو	100	۵۔ ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت
103	۱۹۔ متقی جھگڑا نہیں کرتا	100	۶۔ جھگڑے سے دور رہو
103	۲۰۔ حضرت عامر کا قول	100	۷۔ جھگڑنا گناہ گار کرتا ہے
103	۲۱۔ سلم بن قتیبہ کا واقعہ	100	۸۔ علم کو جھگڑنے کا ذریعہ نہ بناؤ
104	۲۲۔ محمد بن علی کا قول	100	۹۔ حضرت مجاہد کا واقعہ
104	۲۳۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ	101	۱۰۔ جھوٹ، جھگڑا، غم اور بد خلقی کا نقصان
104	۲۴۔ دین کے لئے خطرناک چیز	101	۱۱۔ سب سے زیادہ غلطیوں والا
105	حواشی	101	۱۲۔ حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت
		101	۱۳۔ نہ جھگڑا کرو نہ مذاق

باب ۵

گفتگو میں حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

108	۴۔ بدترین لوگ	107	۱۔ کلام میں حد سے تجاوز کرنے والے
108	۵۔ جادو بیانی	107	۲۔ خطرناک چیز
110	حواشی	107	۳۔ عمر بن سعد کا واقعہ

باب ۶

غیبت کی مذمت و ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

115	۹۔ دو انصاریہ خواتین کا واقعہ	111	۱۔ مسلمانوں کا احترام
116	۱۰۔ مسلمانوں کے عیب نہ ڈھونڈو	111	۲۔ بھائی بھائی بن کر رہو
117	۱۱۔ ایک خاتون کا واقعہ	111	۳۔ غیبت زنا سے بڑھ کر ہے
117	۱۲۔ سب سے بڑا سود	112	۴۔ غیبت کرنے والوں کا انجام
118	۱۳، ۱۴۔ بدترین سود	112	۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت
118	۱۵۔ دو قبر والوں کا واقعہ	113	۶۔ کسی کے خفیہ معاملات نہ ٹٹولو
119	۱۶۔ سب سے بڑا بد بخت	113	۷۔ مسلمانوں کی لغزشوں کے پیچھے نہ لگو
121	حواشی	114	۸۔ دو روزہ داروں کا واقعہ

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

126	۱۲۔ قبر کا عذاب	123	۱۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
126	۱۳۔ حضرت ضحاک کا قول	123	۲۔ حضرت ابو ہریرہ کا ارشاد
126	۱۴۔ دین کو مونڈنے والی	123	۳۔ عبیدہ سلمانی کی نصیحت
126	۱۵۔ اسلاف کا طرز عمل	123	۴۔ حضرت مجاہد کا ارشاد
126	۱۶۔ اپنے عیب یاد رکھو	124	۵۔ دو آدمیوں کا واقعہ
127	۱۷۔ وبال جان	124	۶۔ خالد ربیع کا واقعہ
127	۱۸۔ اپنے عیب دیکھو	125	۷۔ یحییٰ بن ایوب کا واقعہ
127	۱۹۔ حضرت سلمان فارسی کا خط	125	۸۔ ہُمز اور لَمزہ کا مطلب
127	۲۰۔ ایمان کی مٹھاس کب حاصل ہوتی ہے؟	125	۹۔ لَا تَلْمِزُوا كَمَا مَعْنَى
128	۲۱۔ غافل انسان	125	۱۰۔ حضرت ذوالقرنین کا قول
128	۲۲۔ دھوکہ میں مبتلا شخص	125	۱۱۔ حضرت کعب کا قول

130	۳۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت	128	۲۳، ۲۴۔ احنف بن قیس کا طرز عمل
130	۳۱۔ کسی کو طعنہ نہ دو	129	۲۵۔ اپنا عیب دیکھو
130	۳۲۔ عمر بن عبدالعزیز کی نصیحت	129	۲۶۔ شفا و بیماری
131	۳۳۔ شفاء اور داء	129	۲۷۔ فرشتوں کی تنبیہ
132	حواشی	129	۲۸۔ حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ
		129	۲۹۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب اعمال

باب ۷

غیبت کسے کہتے ہیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

139	۶۔ تھوک میں گوشت کا ٹکڑا نکلنا	137	۱۔ بہتان اور غیبت میں فرق
140	۷۔ غیبت والوں کی بُو	137	۲۔ کسی کو کمزور بتلانا
140	۸۔ افضل عمل	138	۳۔ کسی کو ٹھنکنا کہنا
141	حواشی	138	۴۔ کسی کے ٹھنکنا ہونے کا اشارہ کرنا
		139	۵۔ کسی کو عاجز بتلانا

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

143	۵۔ حضرت ابن سیرینؒ کا واقعہ	142	۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد
143	۶۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد	142	۲۔ حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
144	حواشی	142	۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد
		142	۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط

باب ۸

وہ صورتیں جن میں غیبت کی اجازت ہے

وہ مصلحتیں جن کے سبب غیبت کی اجازت ہے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

- 148 147 ۴۔ فاسق کی تعریف سے بچو ۱۔ بدترین شخص
- 149 147 حواشی ۳،۲۔ فاسق کو اس کی برائی بتاؤ
- صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات
- 151 150 ۱۰۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ۱۔ پوشیدہ گناہ گار کی برائی غیبت ہے
- 151 150 ۱۱۔ حضرت سعید بن جبیرؓ کا قول ۲۔ تین آدمی جن کی برائی کرنا جائز ہے
- 152 150 ۱۲۔ حضرت حسنؓ کا فرمان ۳۔ فاسق آدمی
- 152 150 ۱۳۔ بدعتی کی برائی کرنا ۴،۵،۶۔ بدعتی آدمی
- 152 151 ۱۴، ۱۵، ۱۶۔ حضرت حسنؓ کا فرمان ۷۔ نام لئے بغیر برائی کرنا
- 153 151 حواشی ۸۔ ظالم کے لئے دُعاء نہ کرو
- ۹۔ اعلانیہ گناہ کرنے والے کی برائی جائز ہے 151

باب ۹

غیبت کا کفارہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

- 155 155 حواشی ۱۔ غیبت کا کفارہ
- صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات
- 156 156 ۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ۱۔ غیبت کا کفارہ
- 157 156 ۵۔ مہلب رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت ۳،۲۔ جھوٹ کا کفارہ

157	۹۔ نیکیوں کو جلانے والی	157	۶۔ کتوں جیسی خصلت
158	حواشی	157	۷۔ خون کا لوتھر انگنا
		157	۸۔ منصور رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل

باب ۱۰

غیبت سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

160	۵۔ تانبے کے ناخنوں والے	159	۱۔ ایمان دار کی ذمہ داری
161	۶۔ سب سے بڑے جھوٹے	159	۲۔ دو منفرد خصلتیں
161	۷۔ مومن کا احترام		۳۔ جن کے ہونٹ آگ کی
162	حواشی	160	قیچیوں سے کٹیں گے
		160	۴۔ ناپسندیدہ ترین شخص

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

165	۱۲۔ بیس سال خاموشی سیکھی	163	۱۔ بیس سال کی مشق
165	۱۳۔ عبداللہ بن ابی زکریا	163	۲۔ چار چیزوں کی چابی
165	۱۵۔ برکت کا خاتمہ	163	۳۔ ہلاکت کا شکار
165	۱۶۔ بہت بڑی دانائی	163	۴۔ کلام کو عمل سمجھو
166	۱۷۔ عمل اچھا تو زبان اچھی	164	۵۔ دین کو سمجھنے والا
166	۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول	164	۷۔ مال اور کلام
166	۱۹۔ مورق رحمۃ اللہ علیہ	164	۸۔ چار قسم کا کلام
166	۲۰۔ قول و عمل	164	۹۔ دانا کی زینت
166	۲۱۔ حضرت ربیعؓ کی نصیحت	164	۱۰۔ داؤد علیہ السلام کا فرمان
167	۲۲۔ ابن ابی زکریا	165	۱۱۔ اچھائی کا معیار

168	۲۹۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی احتیاط	167	۲۳۔ فرشتوں کی قلم دوات
169	۳۰۔ ایک بنی اسرائیلی کا واقعہ	167	۲۴۔ لعنت بھیجنے والا
169	۳۱۔ خیر کا خاتمہ	167	۲۵۔ حضرت ابن عبدالعزیزؓ کی نصیحت
170	دل کی غیبت	168	۲۶۔ علماء کی برائی سے بچو
171	حواشی	168	۲۷۔ جاہلوں جیسے رد عمل سے بچو
		168	۲۸۔ ابن ابی عیاشؓ

باب ۱۱

مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

175	۶۔ بھائی کی مدد کا انعام	173	۱۔ آگ سے آزادی
175	۷۔ عیب جوئی کی سزا	173	۳، ۲۔ جہنم سے حفاظت
175	۸۔ بھائی کی آبرو کے دفاع کا انعام	174	۴۔ آبروریزی کی سزا
176	حواشی	174	۵۔ غیبت کی مجلس

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

179	۱۰۔ ہلاکت کا مستحق	177	۱۔ مسلمان کو غیبت سے بچانے کا اجر
179	۱۱۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ	177	۲۔ برے کو برانہ کہنے کا نقصان
179	۱۲۔ عرش کے سایہ میں جگہ پانے والا	177	۳۔ مخالف کو غیبت سے بچانا
180	۱۳۔ برائی پھیلانا برائی ہے	177	۴۔ عمرو بن عتبہؓ
180	۱۴۔ آگ میں پھرنے والا	178	۵۔ میمون بن سیاہؓ
180	۱۵۔ چغل خوری کی ہلاکتیں	178	۶۔ ناحق برائی پھیلانے کی سزا
181	۱۶۔ حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی گھروالیوں کی خیانت	178	۷۔ حضرت انسؓ کا ارشاد
182	حواشی	179	۸۔ جھوٹ کو طول دینے کا گناہ
			۹۔ بے حیائی کی اشاعت کا گناہ

باب ۱۲

چغتل خوری کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

- | | | | |
|-----|----------------------------------|-----|-----------------------------------|
| 187 | ۷۔ جھوٹی گواہی کی سزا | 185 | ۲۱۔ چغتل خور جنت میں نہیں جائے گا |
| 187 | ۸۔ چغتل خوری کی سزا | 185 | ۳۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کون ہیں؟ |
| 188 | ۱۰۔ مسلمان کے عیب پھیلانے کی سزا | 186 | ۴۔ بدترین لوگ |
| 188 | ۱۱۔ چغتل خور کے لئے قبر کا عذاب | 186 | ۵۔ دشمنی پیدا کرنے والی چیز |
| 189 | حواشی | 186 | ۶۔ مسلمان کی عزت اچھالنے کی سزا |

باب ۱۳

دورِ نخے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

- | | | | |
|-----|-------------------------|-----|--------------------|
| 191 | ۵۔ امین نہ بن سکنے والا | 190 | ۱۔ آگ کی زبان والا |
| 192 | حواشی | 190 | ۳، ۲۔ بدترین انسان |
| | | 191 | ۴۔ آگ کی دوزبانیں |

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

- | | | | |
|-----|-------|-----|-----------------------------|
| 194 | حواشی | 193 | ۱۔ ابو اسماء رحمۃ اللہ علیہ |
| | | 193 | ۲۔ نفاق |

باب ۱۴

کسی کا مذاق اڑانے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

197	۶۔ توبہ کے باوجود عار دلانے کی سزا	195	۱۔ مذاق اڑانے کی ممانعت
197	۷۔ بھائی کا مذاق نہ اڑاؤ	195	۲۔ قصہ گوئی سے پرہیز
197	۸۔ مذاق میں بھی جھوٹ سے بچنا	196	۳۔ خروجِ ریح پر ہنسنے کی ممانعت
198	حواشی	196	۴۔ مذاق اڑانے والوں کا انجام
		196	۵۔ مصیبت کی چابی

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

200	۹۔ کینہ پیدا کرنے والی چیز	199	۱۔ حضرت ابراہیمؑ کی احتیاط
200	۱۰۔ حضرت سعیدؓ کی نصیحت	199	۲۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فرمان
201	۱۱۔ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟	199	۳۔ چھوٹا اور بڑا گناہ
201	۱۲۔ عداوت کا بیج	199	۴۔ وقار کا نقصان
201	۱۳۔ شیطان کا آلہ	199	۵۔ عزت کا خاتمہ
201	۱۴۔ گمراہ کرنے والا عمل	200	۶۔ ناپسندیدہ خصلتیں
201	۱۵۔ سچ کا خاتمہ	200	۷۔ فرمانِ فاروقی
202	حواشی	200	۸۔ ایمان کی حقیقت تک رسائی

باب ۱۵

ہمیشہ اچھی بات کہنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

204	۱۔ جنت میں لے جانے والا عمل	203	۴۔ آگ سے بچنے کا سامان
205	۲۔ جنت کے مخصوص محلات کے مستحق	203	حواشی
	۳۔ اچھی بات صدقہ ہے	204	

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

208	۱۔ جنت میں لے جانے والے اعمال	206	۹۔ اچھی بات میں بخل نہ کرو
208	۲۔ جنت کے مخصوص محلات	206	۱۰۔ حضرت عروہ کا واقعہ
208	۳۔ اچھی بات کا حکم	206	۱۱۔ بڑی نیکی والا
208	۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد	206	۱۲۔ آسان نیکی
208	۵۔ حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد	207	۱۳۔ سب سے بری چیز
208	۶۔ حضرت عطاءؓ کا ارشاد	207	۱۴۔ بدگوئی کی سزا
209	۷۔ ہر ایک کے سلام کا جواب دو	207	حواشی
	۸۔ کینے کا علاج	207	

باب ۱۶

بے حیائی و بدکلامی کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

211	۱۔ بے حیائی و بدگوئی سے بچو	210	۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق
211	۲۔ اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	210	۵۔ مردوں کو برا بھلا نہ کہو
212	۳۔ بے حیائی و بدگوئی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے	211	۶۔ مؤمن بدگوئی نہیں کرتا

214	212	۱۳، ۱۴، ۱۵۔ نفاق کے شعبے	۸۔ بد بخت آدمی
214	213	۱۶۔ ناپسندیدہ لوگ	۹۔ ناپسندیدہ آدمی
215	213	۱۸۔ غیر اسلامی خصلتیں	۱۰۔ بُرا آدمی
215	213	۱۹۔ ایک آدمی کا واقعہ	۱۱۔ مومن کی خصلت
216	213	حواشی	۱۲۔ بری خصلت

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

218	218	۵۔ ناپسندیدہ کلام	۱۔ بے حیائی کی باتوں کا انجام
219	218	۶۔ سب سے بڑی بیماری	۲۔ مومن کے لئے بری خصلت
220	218	حواشی	۳۔ بے حیاء کا انجام
	218		۴۔ نفاق کی علامتیں

باب ۱۷

ممنوع باتیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

223	221	۸۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو رب نہ کہو	۲۱۔ اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ
224	222	۹۔ عَبْدِي اَمْتِي نہ کہو	۳۔ ایک خطیب کی اصلاح
224	222	۱۰۔ منافق کو سردار نہ بناؤ	۴۔ لات کی قسم اور جوئے کی دعوت کا کفارہ
224	222	۱۱۔ اسلام سے براءت کا اظہار کرنے والا	۵۔ والد کی قسم نہ کھاؤ
225	223	حواشی	۶۔ انگور کو "کرم" نہ کہو
	223		۷۔ خَبِثْتُ نَفْسِي نہ کہو

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

226	226	۳۔ شفاعت	۱۔ استعاذہ کے ناپسندیدہ الفاظ
227	226	بیہودہ باتوں سے خوش ہونے والا	۲۔ جہنم سے بچنے کی دُعاء کے الفاظ

229	۱۳۔ قسم صرف اللہ کی کھاؤ	227	۴۔ رحمت کی جگہ
229	۱۴۔ شرک خفی سے بچو	227	۵۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی کی گواہی
229	۱۵۔ اپنے آپ کو کابل نہ کہو	227	۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ
229	۱۶۔ أَصْبَحْنَا وَالْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ	228	۷، ۸۔ کسی کو گدھایا خنزیر کہنا
230	۱۷۔ نَعِمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا	228	۹۔ میت کو کہے جانے والے الفاظ
230	۱۸۔ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ نَهْ كَبُو	228	۱۰۔ روایت کرنے کے الفاظ
231	حواشی	228	۱۱۔ لَعَمْرُ اللَّهِ کہنا
		229	۱۲۔ کسی کی زندگی کی قسم کھانا

باب ۱۸

دوسرے کے راز کی حفاظت کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

233	۶۔ جنت سے دور کرنے والی چیز	232	۲، ۱۔ بات امانت ہے
234	حواشی	232	۳، ۴۔ انتہائی احتیاط کا حکم
		233	۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کا ارشاد

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

237	۹۔ حضرت ابراہیم تیمیؓ کی احتیاط	235	۱۔ حضرت حسنؓ
237	۱۰۔ ربیع بن خثیمؓ کی بیٹی کو نصیحت	235	۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد
237	۱۱۔ قابل تعریف خصلت	235	۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کی احتیاط
237	۱۲، ۱۳۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی احتیاط	235	۴۔ ولید بن عتبہ کا واقعہ
238	۱۴۔ مؤمن کا عمل	236	۵۔ ایک دیہاتی کی نصیحت
238	۱۵۔ دانا و نادان کا فرق	236	۶۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت
238	۱۶۔ حضرت ابو حازمؓ کا قول	236	۷، ۸۔ حضرت ربیعؓ کی احتیاط

240	۲۶۔ حضرت ابو مالکؓ کا شعر	238	۱۸، ۱۷۔ طلحہ بن مصرفؓ
241	۲۷۔ چالیس سال خاموشی سیکھنا	239	۱۹۔ حضرت کعبؓ کا قول
241	۲۸۔ خاموشی سیکھنے کی مشق	239	۲۰۔ عبدالملک بن ابجرؓ
241	۲۹۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	239	۲۱۔ حضرت مسعرؓ
241	۳۰۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ	239	۲۲۔ خلیدؓ کا قول
241	۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما	240	۲۳۔ حضرت انسؓ کی نصیحت
242	۳۲۔ عمرو بن عبید رحمۃ اللہ علیہ	240	۲۴۔ حضرت صالحؓ کی نصیحت
243	حواشی	240	۲۵۔ طویل خاموشی عبادت ہے

باب ۱۹

سچ بولنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

246	۴۔ نجات سچ ہی میں ہے	245	۱۔ جنت کا راستہ
246	۵۔ کامل ایمان	245	۲۔ جنت کی ضمانت
247	حواشی	246	۳۔ تین انمول اوصاف

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

249	۵۔ حضرت ابو بکرؓ کی نصیحت	248	۱۔ بات کا حسن
249	۶۔ حضرت عبداللہؓ کی نصیحت	248	۲۔ نجات کی چابی
249	۷۔ عبدالملک بن مروان	248	۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کی نصیحت
250	حواشی	248	۴۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

باب ۲۰

وعدہ پورا کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

251	۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ	251	۱۔ وعدہ عطیہ ہے
253	حواشی	251	۲۔ وعدہ قرضہ ہے
صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات			
255	۷۔ حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ	254	۱۔ فضل بن عباسؓ
255	۸۔ حضرت رقبہ رحمۃ اللہ علیہ	254	۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ
256	۹۔ وعدہ کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا	254	۳۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ
256	۱۰۔ عوف بن نعمان کا قول	254	۴۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ
257	حواشی	255	۵۔ حضرت ابراہیمؑ کا ارشاد
		255	۶۔ وعدہ سے بچو

باب ۲۱

جھوٹ کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

260	۷۔ جھوٹے کا ایمان نہیں	258	۱۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال
260	۸۔ سب سے بری خصلت	258	۲۔ جھوٹ کا انجام
261	۹۔ جھوٹ منافقت ہے	259	۳۔ منافق کی نشانیاں
261	۱۰۔ جھوٹے کی گواہی	259	۴۔ خالص منافق
261	۱۱۔ ہر جھوٹ گناہ ہے	259	۵۔ مومن جھوٹا نہیں ہوتا
262	۱۲۔ صلح کرانا	260	۶۔ تین مبغوض ترین آدمی

264	۱۸۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا واقعہ	262	۱۳۔ نہ جھوٹ بولونہ خیانت کرو
265	۱۹، ۲۰۔ دو جھوٹوں کا ایک جھوٹا	262	۱۴۔ تین مستثنیٰ صورتیں
265	۲۱۔ بدترین راوی	263	۱۵۔ جھوٹے خطیب
266	حواشی	263	۱۶۔ خطبہ بارے باز پرس
		264	۱۷۔ بچے سے وعدہ پورا نہ کرنا
صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات			
272	۲۱۔ خطیب کی باز پرس	268	۱۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؓ کا ارشاد
272	۲۲۔ سچ سے بہتر جھوٹ	268	۲۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
273	۲۳۔ ابوالدھقان رحمۃ اللہ علیہ	268	۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ارشاد
273	۲۴۔ میمونؓ کا واقعہ	268	۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد
273	۲۵۔ ابراہیمؓ کا ارشاد	269	۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
273	۲۶۔ سعید بن مسیبؓ کا واقعہ	269	۶۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
274	۲۷۔ بدکار لوگ	269	۷۔ ایاس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد
274	۲۸۔ حضرت سمرہؓ کا ارشاد	269	۸۔ عمر بن عبدالعزیزؓ
274	۲۹۔ مردانگی	269	۹۔ اچھائی کا معیار
274	۳۰۔ جھوٹ اور سچ کا جھگڑا	270	۱۰۔ سب سے اچھا عمل
274	۳۱۔ شر کا پانی	270	۱۱۔ سالم رحمۃ اللہ علیہ
275	۳۲۔ نفاق کی بنیاد	270	۱۲۔ جھوٹ میں کوئی خیر نہیں
275	۳۳۔ ایک آیت کی تفسیر	270	۱۳۔ مؤمن جھوٹا نہیں ہوتا
275	۳۴۔ منافق کی نشانیاں	270	۱۴۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
276	۳۵۔ ایک انصاری کا واقعہ	271	۱۵۔ حضرت ابن سعودؓ کا ارشاد
276	۳۶۔ جھوٹ کسی حال میں مفید نہیں	271	۱۶۔ جھوٹ اور روزہ
276	۳۷۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ	271	۱۸۔ رومی سفیر کا واقعہ
277	۳۸۔ حضرت احنف رضی اللہ عنہ کا واقعہ	271	۱۹۔ مہلر ف کا واقعہ
277	۳۹۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد	272	۲۰۔ جھوٹا ہاک ہوگا

281	۵۳۔ جھوٹ اور بخل	277	۴۰۔ عبدالملک بن مروان
281	۵۴۔ منافق	277	۴۱۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ
281	۵۵۔ حضرت عبداللہؓ کا ارشاد	277	۴۲۔ بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ
281	۵۶۔ اعمشؓ کا ارشاد	278	۴۳۔ سفیانؓ کا واقعہ
282	۵۷۔ ابن سماکؓ کا ارشاد	278	۴۴۔ سب سے دیر پا خصلت
282	۵۸۔ جھوٹ کی پہلی سزا	278	۴۵۔ ربیع بن خثیمؓ کا واقعہ
282	۵۹۔ ابن عیاشؓ کا ارشاد	278	۴۶۔ شثیر بن شکلؓ کا واقعہ
282	۶۰۔ خالد بن صبیحؓ کا ارشاد	279	۴۷۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا قول
282	۶۱۔ جھوٹے کی سزا	279	۴۸۔ ابن عون کا واقعہ
283	۶۲۔ سب سے بری چیز	279	۴۹۔ میمون بن شیبؓ کا واقعہ
283	۶۳۔ حسن سے محرومی	280	۵۰۔ عون بن عبداللہؓ کا واقعہ
284	حواشی	280	۵۱۔ سہل بن علیؓ
		281	۵۲۔ لقمان علیہ السلام کی نصیحت

باب ۲۲

خوشامدیوں کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

289	۳۔ کسی کو ذبح کرنا	288	۱۔ بھائی کی گردن کاٹنا
290	حواشی	288	۲۔ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

292	۶۔ جارود کا واقعہ	291	۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
292	۷۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد	291	۳، ۲۔ تعریف کا جواب
292	۸۔ اچھا کہنے کا معیار	291	۴۔ ناجائز تعریف کی سزا
292	۹۔ کامل لوگ	291	۵۔ ظالم کی تعریف

- 293 ۱۰۔ خطرناک لوگ 293 ۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ
294 ۱۱۔ حضرت عمرؓ کا تعریف کرنے والے کو جواب 293 حواشی

باب ۲۳

لعنت کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ارشادات گرامیہ

- 297 ۱۔ مؤمن لعنت نہیں کرتا 296 ۵۔ اسوۂ حسنہ
297 ۲۔ جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت 296 ۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا واقعہ
298 ۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت 297 حواشی
۴۔ سب سے بڑا گنہگار 297

علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۱-۶۷۶ھ)

کی کتاب ”الاذکار“ سے اضافہ

- 301 ۱۔ فخر کرنے کی ممانعت
301 ۲۔ جھوٹی گواہی کا حرام ہونا
302 ۳۔ احسان جتلانے کی ممانعت
303 ۴۔ ہر سنی سنائی بات نقل کرنے کی ممانعت
303 ۵۔ کسی کی سفارش کرنا
304 ۶۔ سائلوں، مسکینوں، محتاجوں اور یتیموں کو جھڑکنے کی ممانعت
304 ۷۔ سرگوشی کرنے کی ممانعت
304 ۸۔ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی عورت کے خدو خال بیان نہ کرے

پیش لفظ

بیکن بکس کے ذمہ دار حضرات کا کہنا یہ ہے کہ ایسی کتابیں شائع ہونی چاہئیں جن سے ہماری اصلاح ہوتا کہ معاشرہ میں بہتر تبدیلی جنم لے سکے۔ اسی فکر اور مقصد کے پیش نظر ایک منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کے تحت ایسی کتب شائع کی جائیں گی جو اصلاح معاشرہ سے متعلق ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منزل مقصود کو پانے کے لیے ہم ایک سنگ میل عبور کر چکے ہیں اور اب دوسرے سے بھی آگے بڑھنے لگے ہیں۔ حافظ ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”حسن الظن باللہ“ کا اردو ترجمہ ”بخشش کی راہیں“ منظر عام پر آ کر ہمیں ارباب ذوق کی تائید و تنقید اور تحسین و تجاویز سے بھی مالا مال کر چکا ہے۔ بہت سارے اہل علم و اصحاب دل نے ہماری غلطیوں کی اصلاح بھی کی اور حوصلہ افزائی بھی۔ ہم ان سب کے مشکور و ممنون ہیں اور آئندہ کے لیے بھی سب حضرات کی خیر اندیشیوں کے امیدوار ہیں۔

اب موصوف کی دوسری کتاب ”الصَّمْتُ وَآدَابُ اللِّسَانِ“ کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی تیسری کتاب ”الْمَرَضُ وَالْكَفَّارَاتُ“ کا ترجمہ بھی جلد آنے کو ہے۔

پہلی کتاب کی طرح اس میں بھی ہم نے مندرجات کی ترتیب تبدیل کر دی ہے تاکہ قارئین کو مضامین ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔ تمام تر روایات کی سند والا حصہ حاشیہ میں دیا ہے۔ کچھ ابواب کے شروع میں اور کتاب کے آخر میں علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الاذکار“ سے حسب موقعہ اقتباسات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ جن کا حوالہ ہر اضافہ کے ساتھ موجود ہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ اس کاوش کو ہم سب کے لیے اس مقصد کے حصول کا کامیاب وسیلہ بنائیں جس مقصد کے حصول کی کوشش کی اس دُعاء میں تعلیم دی گئی ہے

رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
(آمین یا رب العالمین)

والسلام
زاہد محمود قاسمی

علامہ ابن ابی الدنیا (رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۰۸-۲۸۱ھ - ۸۲۳-۸۹۴ء)

آپ کا نام عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان ہے، معروف نام ”ابن ابی الدنیا“ ہے نسبت کے لحاظ سے قریشی اموی ہیں کیونکہ ان کے والد امویوں کے آزاد کردہ غلام تھے۔ وطن کے لحاظ سے بغدادی ہیں اور آپ کی کنیت ”ابوبکر“ ہے۔ حدیث کے حافظ تھے، عباسی خلیفہ المعتضد باللہ اور اس کے فرزند خلیفہ المکتفی باللہ کے اتالیق رہے۔

آپ نے اپنے زمانہ کے معروف اہل علم سے استفادہ کیا علی بن الجعد، خلف بن ہشام، سعید بن سلیمان اور ایسے دیگر محدثین آپ کے اساتذہ ہیں۔ ابوبکر شافعی، حارث بن ابی اسامہ، ابوبکر نجار، احمد بن حزمہ اور انہیں کے ہم پلہ بہت سارے علماء آپ کے شاگرد رہے ہیں۔ ابن ابی حاتم فرماتے ہیں ”میں نے اور میرے والد نے ابوبکر سے ہی احادیث لکھی ہیں“ آپ کا شمار کثیر التصانیف اہل علم میں ہوتا ہے۔ خیر الدین زرکلی نے لکھا ہے کہ ان کی تصانیف کی تعداد ۱۶۴ تک پہنچتی ہے۔

معروف نام یہ ہیں:

- ۱۔ الفرج بعد الشدة۔
- ۲۔ مکارم الاخلاق۔
- ۳۔ ذم الملاحی۔
- ۴۔ الیقین۔
- ۵۔ الشکر۔

۶۔ قرى الضيف۔

۷۔ لعقل وفضلہ۔

۸۔ قصر الأمل۔

۹۔ الاشراف في منازل الأشراف۔

۱۰۔ العظمة في عجائب الخلق۔

۱۱۔ من عاش بعد الموت۔

۱۲۔ ذم الدنيا۔

۱۳۔ كتاب الجوع۔

۱۴۔ ذم المسكر۔

۱۵۔ الرقة والبركاء۔

۱۶۔ الصمت۔

۱۷۔ قضاء الحوائج۔

۱۸۔ النوادر۔

۱۹۔ الرغائب۔

۲۰۔ اخبار قریش۔

آپ اپنے زمانہ کے مقبول و ماہر واعظ و ناصح بھی تھے۔ آپ کا وعظ بڑا بلند و موثر ہوتا تھا، آپ کی پیدائش بھی بغداد میں ہوئی اور وفات بھی۔

تفصیلی حالات کے لیے درج ذیل کتب دیکھی جاسکتی ہیں:

فہرست ابن الندیم: ۱: ۱۸۵، سیر اعلام النبلاء الضبعة الخامسة عشر، تاریخ بغداد

۱۰: ۸۹، طبقات ابن ابی یعلیٰ: ۱: ۱۹۲، فہرست ابن خیر: ۲۸۲، دائرة المعارف الاسلامیہ: ۱: ۷۲

اور Broch.S. 1:247 فوات الوفيات۔

باب ا

زبان کی حفاظت اور خاموشی کی فضیلت

خاموشی

ہر ذمہ دار فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی زبان کو ہر ایسے کلام سے محفوظ رکھے جس میں کوئی مصلحت نہ ہو، اور اگر بات کرنے اور نہ کرنے میں برابر کی مصلحت ہو تو بھی بہتر یہ ہے کہ خاموش رہا جائے کیونکہ اس موقع پر کلام کرنا مباح ہے اور مباح کلام بھی بعض دفعہ حرام یا مکروہ کے ارتکاب کا ذریعہ بن جاتا ہے بلکہ ایسا اکثر ہو جاتا ہے۔ لہذا سلامتی خاموشی میں ہے اور سلامتی کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

قیس بن ساعدۃ اور اکثم بن صیفی کی ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے پوچھا آپ کے خیال میں انسان میں پائے جانے والے عیب کتنے ہو سکتے ہیں؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا یہ شمار سے باہر ہیں مگر میرے اندازہ کے مطابق آٹھ ہزار ہیں، مگر ایک خصلت ایسی ہے اگر آپ اسے اپنالیں تو وہ سب عیبوں پر پردہ ڈال دے گی، پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا خاموشی۔

(اضافہ از ”الاذکار“ للنووی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ارشاداتِ گرامیہ

۱۔ زبان کی حفاظت کرو:

حضرت عبداللہ بن سفیان اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

”قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ بِأَمْرٍ لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا

بَعْدَكَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ فَمَا اتَّقَى فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى

لِسَانِهِ.“

”میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات

ارشاد فرمائیں کہ آپ کے بعد مجھے اس بارے کسی اور سے سوال نہ کرنا پڑے۔ ارشاد فرمایا:

آمَنْتُ بِاللَّهِ کہو اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ میں نے عرض کیا میں کس چیز سے پرہیز کروں؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔“

۲۔ نجات کیا ہے؟

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَعَكَ

بَيْتِكَ وَابْنِكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ.

”میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا

اپنی زبان کو اپنے قابو میں رکھ، تمہارے گھر میں تمہاری ضرورت کے مطابق گنجائش ہو اور اپنی

غلطی پر رُوؤ۔“

۳۔ جنت کی ضمانت:

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ بِيْ بِمَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ أَتَوَكَّلْ بِالْجَنَّةِ.

”جو آدمی مجھے اپنے دونوں جبروں کے درمیان والی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

۴۔ جنت اور جہنم میں لے جانے والے اعمال:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سُئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْأَجُوفَانِ الْفَمُ وَالْفَرْجُ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ زیادہ تر لوگوں کو جنت میں کیا چیز لے جائے گی؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف اور حسن خلق اور اس چیز کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ تر لوگوں کو جہنم میں لے جائے گی۔ ارشاد فرمایا: درمیان کی دو چیزیں یعنی منہ اور شرمگاہ۔“

۵۔ ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھو:

حضرت اسود بن اسرم محارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمْلِكُ يَدَكَ قَالَ قُلْتُ فَمَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكُ يَدِي قَالَ أَمْلِكُ لِسَانَكَ قَالَ فَمَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكُ لِسَانِي قَالَ فَلَا تَبْسُطَ يَدَكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ وَلَا تَقُلْ بِلِسَانِكَ إِلَّا مَعْرُوفًا.

”میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے، فرمایا اپنے ہاتھ پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اگر اپنے ہاتھ کو قابو میں نہ رکھ سکوں تو کس چیز کو

قابو میں رکھوں؟ ارشاد فرمایا: کیا اپنی زبان کو قابو میں رکھتے ہو؟ عرض کیا اگر زبان کو قابو میں نہ رکھ سکوں تو کس کو قابو میں رکھوں؟ ارشاد فرمایا: اپنا ہاتھ نیکی ہی کی طرف بڑھانا اور اپنی زبان نیکی ہی کے لئے کھولنا۔“

۶۔ اٹے منہ جہنم میں گرانے والی:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتُواخِذُ بِمَا نَقُولُ قَالَ ثَكَلْتُكَ اُمُّكَ يَا بَنَ جَبَلٍ وَهَلْ يُكَبُّ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَيَّ مَنَاحِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدَ السِّنْتِهِمْ، قَالَ حَبِيبٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَهَلْ شَيْئًا اِلَّا لَكَ اَوْ عَلَيْكَ.

”میں نے عرض کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اے ابن جبل تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگ اپنی زبانوں کی کمائی کے سبب ہی اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔“

حدیث کے راوی حبیب کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ:

”اور تو جو بھی بات کہتا ہے یا تو وہ تیرے لئے مفید ہوتی ہے یا مضر۔“

۷۔ سب سے زیادہ خطرناک:

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي بِأَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ رَبِّي اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا اَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاخِذْ بِلِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا.

”میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس

پر میں پابندی سے عمل کرتا رہوں۔ ارشاد فرمایا: کہو میرا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو میرے بارے میں سب سے زیادہ

خوف کس چیز کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا: اس کا۔“

۸۔ افضل عمل:

ابن غنم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ مَعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَأَخْرَجَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانَهُ ثُمَّ وَضَعَ عَلَيْهِ إِصْبَعِيهِ.

”حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ”

کون سا عمل افضل ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک نکالی پھر اس پر اپنی دو انگلیاں مبارک رکھ دی۔“

۹۔ ایمان کی درستی:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتَّى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيمُ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْتَقِيمَ
لِسَانَهُ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ.

”آدمی کا ایمان درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل سیدھا نہ ہو اور دلی سیدھا

نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہو اور وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کے
ہمسائے اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہوں۔“

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”مَنْ صَمَّتْ نَجَا.“

”جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔“

۱۱۔ سلامتی کا راز:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْلِمَ فَلْيَلْزِمِ الصُّمْتَ.

”جو سلامتی چاہتا ہے وہ خاموشی کو لازم پکڑے۔“

۱۲۔ تمام اعضاء کی شکایت:

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں اور کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ:

إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ أَصْبَحَتِ الْأَعْضَاءُ كُلُّهَا تَكْفُرُ اللِّسَانَ تَقُولُ اتَّقِ

اللَّهِ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَإِنَّكَ إِنْ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَإِنْ اِعْوَجَجْتَ

اِعْوَجَجْنَا.

”جب آدمی صبح کو اٹھتا ہے تو اس کے سب اعضاء زبان سے شکوہ کرتے ہیں کہ تو ہمارے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈر کیونکہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں کیونکہ اگر تو درست رہی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوں گے۔“

۱۳۔ حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِطَّلَعَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَهُوَ يَمُدُّ لِسَانَهُ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ إِنَّ هَذَا أُرِدَنِي الْمَوَارِدَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا يَشْكُو إِلَى اللَّهِ اللِّسَانَ عَلَى حَدِّتِهِ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جھانکا تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے، انہوں نے پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا فرمایا ہے؟“

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ فرمایا اسی نے مجھے مشکلات میں مبتلا کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کے ہاں زبان کی تیزی کی شکایت کرے گا۔“

۱۴۔ ہر کلام مضر ہے مگر.....

محمد بن یزید بن خنیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عیادت کرنے گئے تو اس دوران سعید بن حسان رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے پاس آئے۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ حدیث جو مجھ سے ام صالح نے صفیہ بنت شیبہ رحمۃ اللہ علیہما کے حوالے سے نقل کی ہے اور صفیہ نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ هُوَ عَلَيْهِ إِلَّا أَمْرًا بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيًا عَنْ مُنْكَرٍ
أَوْ ذِكْرَ اللَّهِ.“

”ابن آدم کا ہر کلام اس کے لئے نقصان دہ ہے سوائے نیکی کا حکم کرنے کے یا برائی سے روکنے کے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔“

ایک آدمی نے کہا یہ حدیث کتنی سخت ہے؟ حضرت سفیان نے فرمایا اس میں کیا سختی ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے:

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ
وَقَالَ صَوَابًا. (سورة النبأ)

”جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی بات نہ کرے گا سوائے اس کے جسے رحمن تعالیٰ اجازت دیں گے اور وہ درست بات کہے گا۔“
کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا:

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نُّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ
بَيْنَ النَّاسِ. (سورة النساء)

کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ:

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ

قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ. (سورہ سبأ)

۱۵۔ گناہ کا سب سے بڑا ذریعہ:

شقیق رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں

بتاتے ہیں کہ:

أَنَّهُ كَانَ عَلَى الصَّفَا يُلَبِّي وَيَقُولُ يَا لِسَانَ قُلٍ خَيْرًا تَغْنَمُ أَوْ أَنْصِتُ

تَسْلِمُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا شَيْءٌ تَقُولُهُ أَوْ

شَيْءٌ سَمِعْتَهُ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ إِنَّ أَكْثَرَ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفا پر تلبیہ پڑھ رہے تھے اور کہہ رہے

تھے، اے زبان اچھی بات کہہ اور مزے کریا خاموش رہ اور ندامت سے پہلے سلامتی میں رہ،

ساتھیوں نے کہا یہ بات آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں یا آپ نے سنی ہے؟ فرمایا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”آدمی کی اکثر غلطیاں اس کی زبان

سے سرزد ہوتی ہیں۔“

۱۶۔ جنت کا راستہ:

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

أَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِسَانَهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رَجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جسے دو جبرٹوں کے درمیان والے

اور دو ٹانگوں کے درمیان والے عضو کے شر سے بچا لیا وہ جنت میں جائے گا۔“

۱۷۔ پردہ پوشی کا ذریعہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَوْرَتَهُ وَمَنْ مَلَكَ غَضَبَهُ وَقَاهُ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ عَذَابَهُ وَمَنْ اِعْتَدَرَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَبِلَ اللَّهُ عُذْرَهُ.

”جس نے اپنی زبان قابو میں رکھی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں، جو اپنے غصہ پر قابو رکھے اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں گے اور جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی مانگے اللہ تعالیٰ اس کی معافی قبول فرماتے ہیں۔“

۱۸۔ سب سے ضروری کام:

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ أُعْبُدُ
اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ وَأَعِدُّدُ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتَى وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِمَا
هُوَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ هَذَا كُلِّهِ قَالَ هَذَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے نصیحت فرمائیے! ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اور اگر چاہو تو تمہیں وہ کام بھی بتا دوں جو ان سب سے زیادہ ضروری ہے، پھر دست مبارک سے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی زبان کی حفاظت سب سے ضروری ہے)۔“

۱۹۔ کامل مسلمان:

شععی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعِ الْكُتُبَ فَإِنِّي لَا أَعْبَأُ بِهَا شَيْئًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا كَرِهَ رَبُّهُ.

”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا مجھ سے وہ بات بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو باقی کتابوں کو چھوڑیئے کیونکہ میں انہیں کوئی حیثیت نہیں دیتا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہوئے سنا کہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور ہجرت کرنے والا جو اپنے رب کے ناپسندیدہ کام چھوڑ دے۔“

۲۰۔ جنتی کے اعمال:

حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَسَبَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بِوَائِقَةٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

”جس نے حلال کمایا، سنت کی پیروی کی اور لوگوں کو اپنی مضرتوں سے امن میں

رکھا وہ جنت میں جائے گا۔“

۲۱۔ آسان ترین عبادت:

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِأَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وَأَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ الصُّمْتُ وَحُسْنُ

الْخُلُقِ.

”کیا میں تمہیں سب سے آسان اور جسم کے لئے سب سے ہلکی عبادت نہ

بتاؤں؟ خاموشی اور حسن خلق۔“

۲۲۔ کامل مومن:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ:

الْمُؤْمِنُ مِنْ أُمَّتِهِ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ
وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوءَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدًا لَا
يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

”کامل مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں، کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامتی میں ہو، صحیح مہاجر وہ ہے جو برائی چھوڑ دے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ آدمی جنت میں نہیں جائے گا جس کے ہمسائے اس کی مضرتوں سے محفوظ نہ ہوں۔“

۲۳۔ افضل اسلام:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ
سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

”ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کا کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔“

۲۴۔ ایمان کا تقاضا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

مَنْ كَأَيْؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسَ كُتَّ.

”جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے بھلی بات کہے یا

خاموش رہے۔“

۲۵۔ رحمت کا مستحق:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم سے ذکر کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا تَكَلَّمَ فَعَنِمَ أَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ.

”اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائیں جو بولے تو ثواب پائے یا خاموش رہے اور

سلامتی میں رہے۔“

۲۶۔ اچھی بات کہو یا خاموش رہو:

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

”جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ بھلائی کی

بات کہے یا خاموش رہے۔“

۲۷۔ خوش بخت آدمی:

حضرت ركب مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ أَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ.

”اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے فالتو مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ

کرے اور ضرورت سے زائد بات نہ کرے۔“

۲۸۔ ثواب یا سلامتی:

حضرت خالد بن عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسَكَ لِسَانَهُ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ

عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَعَنِمَ أَوْ سَكَتَ عَنْ سُوءٍ فَسَلِمَ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طویل دیر خاموش رہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائیں جس نے اچھی بات کہہ کر ثواب پایا یا خاموش رہا اور سلامتی میں رہا۔“
۲۹۔ نیکی کی بنیاد:

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ
يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ أَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ
عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنْ لَمْ تُطِقْ فَكَفِّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ.

”ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو مجھے جنت میں لے جائے؟ ارشاد فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو برائی سے منع کرو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان کو اچھی بات کے سوارو کے رکھو۔“

۳۰۔ زبان کے شر کو روکو:

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَكْفُفْ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ.

”اپنے شر کو لوگوں سے دور رکھو، بے شک یہ تمہاری طرف سے اپنی جان پر صدقہ

ہے۔“

۳۱۔ رحمت کا مستحق:

سلام بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَالَ حَقًّا أَوْ سَكَّتْ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ لِامْرَأَتِهِ قَوْمِي فَصَلِّي.“

”اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جس نے حق بات کہی یا خاموش رہا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو رات کو اٹھا اور تہجد پڑھی پھر اپنی بیوی سے کہا اٹھ اور تہجد پڑھ۔“

۳۲۔ بخشش کسے ملے گی؟

فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں وہ ۹ ذی الحجہ کی شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے اور وہ نوجوان تھے عورتوں کو دیکھتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ سے اشارہ کر کے انہیں اس طرح سے پھیرا اور ارشاد فرمایا:

”يَا بَنَ أَحْيَىٰ أَنْ هَذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ سَمِعَهُ إِلَّا مِنْ حَقٍّ وَبَصَرَهُ إِلَّا مِنْ

حَقٍّ وَلِسَانَهُ إِلَّا مِنْ حَقٍّ عَفْرَلَهُ.“

”اے بھتیجے! یہ ایسا دن ہے جو اس دن حق کے سوا سے اپنے کان اپنی آنکھ اور اپنی زبان کو قابو رکھے گا اس کی بخشش کر دی جائے گی۔“

۳۳۔ بات کرنے کا سلیقہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَرِّدُ الْحَدِيثَ سَرْدَكُمْ

هَذَا كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ فَصْلٍ يُبَيِّنُهُ وَيَحْفَظُهُ مَنْ

سَمِعَهُ.“

۳۴۔ قابل نفرت آدمی:

بشر بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے مرفوعاً بیان کیا کہ:

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا

تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا.“

”یقیناً اللہ تعالیٰ اس بلیغ آدمی سے نفرت کرتے ہیں جو زبان سے باتوں کو ایسے

گھیرتا ہے جیسے گائے زبان سے چارہ سمیٹتی ہے۔“

۳۵۔ زبان کے پردے:

عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شاعر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر اپنا کلام پیش کیا تو ارشاد فرمایا:

”كَمْ دُونَ لِسَانِكَ مِنْ حِجَابٍ؟“

”تمہاری زبان سے آگے کتنے پردے ہیں؟“

شاعر نے عرض کیا: میرے دانت بھی ہیں اور ہونٹ بھی۔

ارشاد فرمایا:

”أَمَا كَانَ فِي هَذَا مَا يُرَدُّ مِنْ كَلَامِكَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.“

”ان میں سے کوئی بھی تیرے کلام کو روک نہ سکا؟ بعض بیان تو جادو ہی ہوتے

ہیں۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد القرشي قال حدثني أبي وعبيد الله بن عمر الجشمي قالا حدثنا نعيم عن يعلى بن عطاء.
- (۲) حدثنا داؤد بن عمرو الضبي وسعدويه عن عبد الله بن المبارك عن يحيى بن أيوب عن عبد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن أبي أمامه رضي الله عنه قال.
- (۳) حدثنا عاصم بن عمر بن علي حدثني أبي عن أبي حازم المدني. عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۴) حدثنا أبو مسلم عبد الرحمن بن يونس حدثنا عبد الله بن إدريس أخبرني أبي وعمي عن جدي.
- (۵) حدثنا يونس بن عبد الرحيم العسقلاني حدثنا عمرو بن أبي سلمة عن صدقة بن عبد الله عن عبيد الله بن علي عن سليمان بن حبيب.
- (۶) حدثنا أبو خيثمة وإسحاق بن إسماعيل قالا حدثنا جرير عن الأعمش عن الحكم بن عتيبة وحبیب بن ابی ثابت عن ميمون بن أبي شبيب.
- (۷) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أخبرنا عبد الله أنبأنا معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن ماعز.
- (۸) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا عبد الرحمن بن بهرام عن شهر بن حوشب.
- (۹) حدثنا عمرو بن محمد الناقد حدثنا زيد بن الحباب حدثنا علي بن مسعدة الباهلي حدثنا قتادة عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۱۰) حدثنا ابن خيثمة حدثنا عبد الله بن زيد عن ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو عن أبي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۱۱) حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا محمد بن إسماعيل أبي فديك عن عمر بن حفص عن عثمان بن عبد الرحمن عن الزهري. عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۱۲) حدثني عمران بن موسى يعني القزاز حدثنا حماد بن زيد عن أبي الصهباء عن سعيد بن جبیر.
- (۱۳) حدثني عبد الرحمن بن زيان بن الحكم الطائي حدثنا عبد الصمد ابن عبد الوارث عن عبد العزيز بن محمد عن.
- (۱۴) حدثنا إسحاق بن إسماعيل وسعدويه وغيرهما وهذا لفظ إسحاق ابن إسماعيل. عن محمد بن يزيد بن خنيس قال دخلنا على سفیان الثوري نعوذ فدخل عليه سعيد بن حسان فقال سفیان الحديث الذي حدثتني عن أم صالح عن صفية بنت شيبة عن أم حبيبة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

- (۱۵) حدثنا ابو عمر التميمي حدثني ابي عن ابي بكر النهشلي عن الأعمش عن شقيق.
- (۱۶) حدثنا أبو خثيمة حدثنا وكيع عن سفيان الثوري.
- (۱۷) حدثنا زهير بن حرب حدثنا شبابة بن سوار عن المغيرة بن مسلم عن هشام بن إبراهيم عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۱۸) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يزيد بن هارون حدثنا محمد بن عمرو عن أبي سلمة.
- (۱۹) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا المسعودي عن رجل من همدان.
- (۲۰) حدثنا عباس بن محمد الدوري وحدثنا يحيى بن أبي بكير حدثنا إسرائيل عن هلال عن أبي بشر عن أبي وائل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۲۱) حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا ابن أبي فديك عن عبد الله بن أبي بكر عن صفوان بن سليم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۲۲) حدثنا أبو نصر التمار حدثنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد وحميد عن أنس رضي الله عنه عن النبي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال.
- (۲۳) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا النضر بن إسماعيل عن ابن أبي ليلي عن أبي الزبير.
- (۲۴) حدثنا إبراهيم بن المنذر الحزامي حدثني سفيان بن حمزة الأسلمي عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۲۵) حدثنا عبيد الله بن عمر حدثنا حزم بن أبي حزم قال سمعت الحسن يقول ذكر لنا أن نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم قال.
- (۲۶) حدثنا شجاع بن الأشرس حدثنا ليث بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد عن أبي شريح رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال.
- (۲۷) حدثنا مهدي بن حفص حدثنا إسماعيل بن عياش عن مطعم بن القمدم الصنعاني عن عنبسة بن سعيد الكلاعي عن نصيح العنسي عن ركب المصري قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۲۸) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله أنبأنا ابن لهيعة حدثني خالد بن أبي عمران أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۲۹) حدثنا أحمد بن حنبل أنبأنا عبد الله بن المبارك قال أنبأنا عيسى ابن عبد الرحمن حدثنا طلحة الأيامي قال حدثني عبد الرحمن بن عوسجة.
- (۳۰) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن أبيه عن أبي مراوح الليثي عن أبي ذر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال.
- (۳۱) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا سلام بن مسكين قال سمعت الحسن رضي الله تعالى عنه يقول.
- (۳۲) حدثنا محمد بن حاتم حدثنا يحيى بن اسحاق عن مسكين بن عبد العزيز عن أبيه عن

- ابن عباس عن بفضل بن عباس رضى الله تعالى عنهم.
- (۳۳) حدثنى الفضل بن اسحاق حدثنا ابو اسامة عن سفيان عن اسامة بن زيد عن الزهرى عن عروة عن عائشة رضى الله عنها قالت.
- (۳۴) حدثنى فضل بن اسحاق حدثنا ابو قتيبة عن نافع بن عمر الجمحى حدثنا بشر بن عاصم عن أبيه يرفعه قال.
- (۳۵) حدثنى الفضل بن اسحاق حدثنا ابو قتيبة عن نافع بن عمر عن عمرو بن دينار.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے اقوال و واقعات

۱۔ خوش بخت آدمی:

سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:
”اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو اپنی خطا پر رویا، اپنی زبان کو روکا اور اس کا
گھر اس کی ضرورت کو کافی ہوا۔“

۲۔ سب سے ضروری کام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
”قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے زمین پر زبان کو طویل
عرصہ تک قید میں رکھنے سے زیادہ ضروری کام اور کوئی نہیں ہے۔“

۳۔ کامل تقویٰ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
”آدمی جب تک اپنی زبان کو نہ روکے اللہ تعالیٰ کی ذات کا کامل تقویٰ اس میں
پیدا نہیں ہو سکتا۔“

۴۔ خطرات میں ڈالنے والی:

قیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان کا کنارہ پکڑا ہوا ہے اور کہہ رہے ہیں:
”اسی نے مجھے خطرات میں ڈال رکھا ہے۔“

۵۔ سب سے اہم کام:

ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
”کرنے کے سب سے زیادہ لائق کام یہ ہے کہ طویل وقت تک زبان کو خاموش
رکھا جائے۔“

۶۔ زبان کی حفاظت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
 ”جس کام سے واسطہ نہ ہو اسے چھوڑ دو، جو معاملہ تم سے متعلق نہ ہو اس میں
 بات نہ کرو، اور زبان اسی طرح محفوظ رکھو جیسے اپنے پیسوں کو محفوظ رکھتے ہو۔“

۷۔ پہلے سوچو پھر بولو:

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بکر بن ماعز سے فرمایا:
 ”اے بکر بن ماعز! اپنی زبان کو روک کر رکھ، اور نفع نقصان سوچ کر کھول۔“

۸۔ عقلمند کی ذمہ داری:

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی آل کی حکمتوں
 میں سے ہے کہ:

”عقل مند پر لازم ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے حالات سے واقف رہے، اپنی
 زبان کا محافظ رہے اور اپنے نفع نقصان پر نظر رکھے۔“

۹۔ انتہائی احتیاط کا کام:

یزید بن حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ:
 ”آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے قدم رکھنے میں جنتی احتیاط برتا ہے زبان کے استعمال
 میں اس سے کہیں زیادہ محتاط رہے۔“

۱۰۔ پاکیزگی و سلامتی:

محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آدمی نے زیادہ گفتگو کی تو فرمایا:
 ”کسی کو کیا ہوتا ہے کہ وہ خاموش رہے اور پاکیزگی و سلامتی حاصل کر لے۔“

۱۱۔ دین کی سمجھ:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
 ”جس نے اپنی زبان کی حفاظت نہ کی، اس نے اپنے دین کو نہیں سمجھا۔“

۱۲۔ عمر بن عبدالعزیز کا خط:

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں ایک خط لکھا تھا جسے میرے اور مکحول کے سوا کسی نے محفوظ نہیں رکھا۔
”اما بعد! جس نے موت کو یاد رکھا وہ دنیا کے معمولی سامان پر راضی رہتا ہے اور جو اپنے کلام کا اپنے عمل سے حساب لگاتا ہے اس کی فضول گفتگو بہت کم ہو جاتی ہے۔“

۱۳۔ دانائی کے دس حصے:

وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ حکمت کے دس حصے ہیں، نو حصے خاموشی ہیں اور ایک حصہ لوگوں سے دور رہنے میں۔“

۱۴۔ یکسوئی کا مطلب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:
”ایک بزرگ فرماتے ہیں تنہائی و یکسوئی کا مطلب یہ ہے کہ اگر ساتھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تو ان کے ساتھ ذکر میں مشغول ہو جاؤ اور اگر کسی اور کلام میں مشغول ہوں تو تم خاموش ہو جاؤ۔“

۱۵۔ حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”یکسوئی کا تعلق زبان سے ہے۔“

۱۶۔ درندہ:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک بزرگ کا فرمان ہے کہ:
”میری زبان درندہ ہے اگر اسے کھلا چھوڑ دوں تو ڈرے کہ مجھے کھانہ جائے۔“

۱۷۔ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت:

عبدالعزیز روادرحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک آدمی نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیے! ارشاد فرمایا باتیں نہ کیا کرو، عرض کیا آ می بولنے سے کیسے رہ سکتا ہے؟ فرمایا اگر صبر نہیں ہو سکتا تو اچھی بات کیا کرو ورنہ خاموش رہا کر۔“

۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زبان کو خطاب کر کے فرمایا:

”اے زبان! اچھی بات کہہ اور مزے میں رہ، یا برائی سے خاموش رہ اور سلامتی

میں رہ۔“

۱۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریوں نے کہا ہمیں نصیحت فرمائیے: ارشاد فرمایا۔

”کبھی بات نہ کرو، عرض کیا یہ تو نہیں ہو سکتا، فرمایا پھر صرف بھلائی کی بات کیا

کرو۔“

۲۰۔ بولنا چاندی خاموشی سونا:

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا فرمان ہے

کہ:

”اگر بولنا چاندی ہے تو خاموشی سونا ہے۔“

۲۱۔ مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

جعفر بن سلیمان کہتے ہیں میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے

ہوئے سنا کہ:

”اگر لوگوں کو اپنے اعمال نامے دکھا دیئے جائیں تو لوگ بولنا بہت کم کر دیں گے۔“

۲۲۔ عقل کب صحیح کام کرتی ہے:

حضرت وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
 ”جب آدمی خاموش ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کی عقل پورا کام کرتی ہے۔“

۲۳۔ کلام کی چار قسمیں:

ابو اسحاق فزاریؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت ابراہیم بن اودھم رحمۃ اللہ علیہ طویل وقت خاموش رہتے اور جب بولتے تو بہت اچھی باتیں فرماتے تھے، ایک دن دیر تک خاموش رہے تو میں نے کہا کاش آپ کچھ فرماتے؟“

فرمایا کلام کی چار قسمیں ہیں ایک وہ کلام ہے جس میں تجھے فائدے کی امید بھی ہوتی ہے اور نقصان کا خوف بھی، ایسے کلام سے خاموش رہنے میں ہی بہتری و سلامتی ہے، دوسرا وہ کلام ہے کہ نہ تجھے اس کے فائدے کی امید ہے اور نہ نقصان کا خوف، ایسے کلام کے چھوڑنے میں بھی کچھ وقتی شرمساری ہو سکتی ہے۔ تیسرا ایسا کلام ہوتا ہے جس کے نفع کی امید ہو نقصان کا اندیشہ نہ ہو، تو یہ وہ کلام ہے جس کا پھیلانا تجھ پر واجب ہے، چوتھی قسم کا کلام وہ ہے جس میں نفع کی امید تو نہ ہو نقصان کا اندیشہ ہو، ایسے کلام کو چھوڑنا واجب ہے۔

خلف بن تمیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے ابو اسحق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا میرے خیال میں تو انہوں نے تین چوتھائی کلام کو ترک کر رکھا تھا؟ فرمایا ہاں۔“

۲۴۔ وقار کا خاتمہ:

محمد بن نصر حارثی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
 ”بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ زیادہ بولنا وقار کو ختم کر دیتا ہے۔“

۲۵۔ غلطیوں کی کثرت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:
 ”جس کی گفتگو زیادہ ہو اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں۔“

۲۶۔ پذیرائی کا خاتمہ:

خلف بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک ہندوستانی دانانے مجھ سے کہا کہ:
”زیادہ بولنا آدمی کی پذیرائی کو ختم کر دیتا ہے۔“

۲۷۔ خاموشی کے دو فائدے:

محمد بن حسین کہتے ہیں میں نے محمد بن عبدالوہاب کو یہ کہتے ہوئے سنا:
”خاموشی انسان کو دو صفتیں عطا کرتی ہے (۱) دین کی سلامتی (۲) مردم شناسی۔“

۲۸۔ سب سے افضل و مشکل عمل:

محمد کہتے ہیں کہ ہم سے قبیلہ نے بیان کیا کہ:
”ایک دن داؤد طائی نے محمد بن عبدالعزیز سے کہا کہ تو جانتا ہے کہ زبان کی
حفاظت اعمال میں سے سب سے مشکل اور افضل عمل ہے تو محمد نے فرمایا کہ کیوں نہیں
(مگر) یہ ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔“

۲۹۔ دولت کی حفاظت سے زیادہ مشکل کام:

جعفر الخراز نے کہا کہ میں نے محمد بن واسع کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:
”اے ابو یحییٰ لوگوں کے لئے زبان کی حفاظت در اہم اور دنانیر کی حفاظت سے
زیادہ مشکل ہے۔“

۳۰۔ صحت و سلامتی کی بنیاد:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کا ارشاد ہے کہ:
”انسان کی صحت و سلامتی کا دار و مدار زبان پر ہے جب زبان درست رہے تو
دوسرے اعضا بھی درست رہتے ہیں اور جب زبان صحیح نہ رہے تو اس کا کوئی عضو درست
نہیں رہتا۔“

۳۱۔ انسانی جسم کا حاکم:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:
 ”زبان بدن کی حاکم ہے، جب وہ اعضاء سے کوئی جنایت کرواتی ہے تو اعضاء
 کر لیتے ہیں اور جب زبان معاف کرتی ہے تو اعضاء بھی معاف کر لیتے ہیں۔“

۳۲۔ اصلاح کردار کا نسخہ:

سلیمان بن مغیرہ کہتے ہیں میں نے یونس بن عبید کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
 ”جس انسان کی زبان اس کے قابو میں ہو میں نے اس کے تمام اعمال درست
 دیکھے ہیں۔“

۳۳۔ زبان کے فریب کا ڈر:

عبید اللہ بن محمد التیمی نے فرمایا کہ:
 ”قطری کے دن احنف بن قیس سے کہا گیا کہ کچھ فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ
 میں زبان کے فریب سے ڈرتا ہوں۔“

۳۴۔ احنف بن قیس کا قول:

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ:
 ”لوگ باہم حضرت معاویہ کی مجلس میں گفت و شنید کرتے تھے اور احنف بالکل
 خاموش بیٹھے رہتے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابو بحر آپ کو کیا ہوا جو بات نہیں کرتے۔
 انہوں نے فرمایا اگر میں جھوٹ بولوں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اگر سچ بولوں تو تم سے ڈرتا
 ہوں۔“

۳۵۔ خوش بختی اور بد بختی:

عدی بن حاتم فرماتے ہیں کہ:
 ”تمہاری خوش قسمتی اور بد قسمتی جو تمہارے جبروں کے درمیان ہے یعنی زبان“

۳۶۔ چار بادشاہوں کا واقعہ:

میں نے ہاشم بن ولید ابوطاہر لھری سے سوال کیا تو، انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے ابو بکر بن عیاش کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”چار بادشاہ اکٹھے ہوئے جن میں سے ہر ایک نے ایک ایک بات کہی، ان میں سے ایک ہندکا، دوسرا چین کا، تیسرا کسریٰ کا اور چوتھا قیصر کا تھا۔ ان میں سے ایک بولا کہ جو کچھ میں کہتا ہوں اس پر شرمندہ ہوتا ہوں، اور جو نہیں کہتا اس پر شرمندہ نہیں ہوتا۔ دوسرے نے کہا جب میں بولتا ہوں تو منہ سے نکلی ہوئی بات میری مالک ہوتی ہے اور میں اس کا مالک نہیں ہوتا اور جب میں نہیں بولتا تو میں اس کا مالک ہوتا ہوں اور وہ میری مالک نہیں ہوتی۔ تیسرے نے کہا مجھے تعجب ہے بات کرنے والے پر اگر اس کی بات اس پر لوٹائی جائے تو اس کو برا لگے اور اگر نہ لوٹائی جائے تو اس کو نفع نہ رہے۔ چوتھے نے کہا میں جو کچھ کہتا ہوں اس کو رد کرتا ہوں۔“

۳۷۔ سمجھدار آدمی:

شععی کہتے ہیں میں نے ہشیم بن اسعود نخعی سے پوچھا کہ اعور شنی، عبدالرحمن بن حسان بن ثابت اور خود تم میں سے تمہارے ہاں زیادہ سمجھدار کون ہے؟

”جبکہ تمہارا کہنا یہ ہے کہ میں ایک ایسا علم جانتا ہوں جو گمان نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آدمی کا مال ختم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور انسان کی جب تک قابو میں نہ ہو وہ اس کے عیبوں کی دلیل ہوتی ہے،

اعور شنی کا کہنا یہ ہے کہ آدمی کا نصف حصہ اس کی زبان ہے اور نصف حصہ اس کا دل ہے باقی گوشت و خون ہے، کتنے خاموش لوگ ایسے ہیں جن کی خاموشی کی کثرت اور کم گوئی تجھے اچھی لگتی ہے۔

اور عبدالرحمن بن حسان کا کہنا یہ ہے کہ تم مخلوق کو دیکھتے ہو تو آنکھ اس سے لطف حاصل کرتی ہے، پیچیدہ معاملات کی خبر رکھنے والا کوئی نہیں ہے اور یہ سمندر کے پانی کی طرح ہے جسے تو پی نہیں سکتا، ہر دیکھنے والا اپنی پسندیدہ چیز کو جھک کر بھی دیکھتا ہے۔

ہشیم نے کہا اعور ہم سے کتنا زیادہ سمجھدار ہے۔“

۳۸۔ منہ کی بندش:

بشر بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: ”میں نے تیرے منہ کے لیے ایک بندش بنائی ہے۔ جب نامناسب بات کہنے سے بچنا ہو تو منہ پر وہ بندش لگا دے اور تیری آنکھوں کے بھی پردے بنائے ہیں۔ جب نامناسب چیز و منظر سامنے آئے تو ان پردوں کو بند کر دینا اور میں نے تیری شرمگاہ کو بھی ڈھانپ دیا ہے اسے نہ کھولنا مگر جہاں تیرے لئے حلال ہو۔“

۳۹۔ دانائی کی بات:

ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

”دانائی کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ جو برے آدمی کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ برائی سے نہیں بچ سکتا، جو برائی کی جگہوں میں جاتا ہے وہ تہمت سے نہیں بچ سکتا اور جو زبان کو قابو میں نہیں رکھتا وہ پشیمان ہوتا ہے۔“

۴۰۔ قاسم بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ:

مخارب کہتے ہیں ہم قاسم بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے تو انہوں نے ہمیں اپنی طویل خاموشی، سخاوت اور نماز کی کثرت سے مغلوب کر دیا۔

۴۱۔ دانائی کی بنیاد:

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ طب کی بنیاد ہمدردی ہے اور حکماء کا اتفاق ہے کہ دانائی کی بنیاد خاموشی ہے۔“

۴۲۔ افضلیت کا اصول:

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بزرگ جب بیٹھا کرتے تو ان میں سب سے زیادہ افضلیت والا وہی سمجھا جاتا جو زیادہ دیر خاموش رہتا۔“

۴۳۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”آدمی جیسے کھانے سے سیر ہوتا ہے اسی طرح اسے کلام سے بھی سیر ہونا چاہیے۔“

یعنی ضرورت کے مطابق کلام کرنا چاہئے۔

۴۴۔ واقعہ بن حارث رضی اللہ عنہ:

”قیس بن رافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جمع تھے تو اس دوران خیر و بھلائی کی

باتیں کرتے رہے جس سے دلوں پر بڑی رقت طاری ہوئی لیکن اس مجلس میں واقعہ بن

حارث رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ ساتھیوں نے کہا اے ابو الحارث! آپ کوئی بات نہیں

کرتے؟ فرمایا: تم نے باتیں کی ہیں اور وہ کافی ہیں، ساتھیوں نے کہا آپ ہم سے کسی طور کم

نہیں ہیں، آپ بھی کوئی بات کریں؟ فرمایا: میں قول و فعل دونوں میں غور کرتا ہوں تو معلوم

ہوتا ہے کہ قول دعویٰ ہے اور فعل عمل ہے، دعویٰ میں خطرہ ہے اور عمل میں امن ہے۔“

۴۵۔ چار خصلتیں:

وہیب بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ چار چیزیں کسی میں مشکل سے ہی جمع

ہوتی ہیں۔ اگر کسی میں یہ پیدا ہوتی ہیں تو خاموشی کی خصلت ہی کے سبب ہو سکتی ہیں۔ ایک

عبادت کو اوّل وقت میں ادا کرنا، دوسری اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرنا، تیسری دنیا سے

بے رغبتی اور چوتھی چیز تھوڑے سامان پر قناعت کرنا۔“

۴۶۔ زبان کا فتنہ:

ابو عبداللہ حربی کہتے ہیں ایک عالم حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس آئے اور فرمایا:

”جو علم کے باوجود خاموشی اختیار کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے علم کے ساتھ گفتگو

کرنے والا۔“

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”مجھے اُمید ہے کہ علم کے ساتھ گفتگو کرنے والا قیامت کے دن خاموشی اختیار

کرنے والے سے افضل ہوگا کیونکہ خاموشی اپنے فائدے کیلئے ہے اور گفتگو دوسروں کے فائدے کے لیے ہے۔“

ان عالم صاحب نے فرمایا:

”اے ابن عبدالعزیز! زبان کے فتنہ سے حفاظت کیسے ہو سکتی ہے؟“

یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز بہت روئے۔

۴۷۔ سب سے مشکل کام:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کوئی حج، جہاد فی سبیل اللہ اور دینی کوشش زبان کو قابو میں رکھنے سے زیادہ سخت

نہیں ہے، اگر زبان کو چھوڑ کر رکھو گے تو شدید غم میں مبتلا رہو گے، مؤمن کی قید یہی ہے کہ وہ

اپنی زبان کو قید میں رکھے اور زبان کو قابو میں رکھنا سب سے مشکل کام ہے۔“

۴۸۔ دانائی کا مالک:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے:

”جسے دیکھو کہ وہ اکثر خاموش رہتا ہے اور لوگوں سے دور رہتا ہے تو اس کے

قریب ہونے کی کوشش کرو کیونکہ وہ دانائی کا مالک ہے۔“

۴۹۔ زبان اچھی تو سب اچھا:

یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس کی زبان اس کے قابو میں ہو اس کے سارے اعمال اچھے ہوتے ہیں۔“

۵۰۔ ابن مبارک کا فرمان:

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

”جب فرصت ہو تو اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کی نیت سے پڑھی جانے والی

دو رکعت نماز کو غنیمت سمجھو، جب کوئی بری بات دل میں آئے تو تسبیح کو غنیمت سمجھو، فضول

گفتگو میں لگنے سے خاموشی افضل ہے، خواہ تم کتنے ہی فصیح کیوں نہ ہو۔“

۵۱۔ ابن مبارکؒ کا ایک شعر:

حضرت حسن بن سعید باہلی فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر سے اچھا کوئی شعر نہیں کہا

تَعَاهَدُ لِسَانَكَ إِنَّ اللِّسَانَ سَرِيعٌ إِلَى الْمَرْءِ فِي قَتْلِهِ وَهَذَا لِلِّسَانِ

بَرِيدُ الْفُؤَادِ يَدُلُّ الرَّجَالَ عَلَى عَقْلِهِ

”اپنی زبان کو قابو میں رکھ کیونکہ زبان آدمی کو قتل کرانے میں بڑی تیز ہے اور یہ

زبان دل کا قاصد ہے جو لوگوں کو بولنے والے کی عقل کا پتہ دیتی ہے۔“

۵۲۔ سب سے بہتر انتخاب:

عبدالرحمن بن شریح رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

”آدمی خاموشی سے بڑھ کر بہتر کسی چیز کا انتخاب نہیں کر سکتا۔“

۵۳۔ بڑے لوگوں کا شعار:

ابومسہر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خاموشی بڑے لوگوں کا شعار ہے۔“

۵۴۔ عقل کی نیند و بیداری:

سلیمان بن عبدالملک کا قول ہے:

”خاموشی عقل کی نیند ہے، کلام کرنا اس کی بیداری ہے اور دونوں ایک دوسرے

کیلئے لازم و ملزوم ہیں۔“

۵۵۔ ایک عالم کا قول:

ایک قریشی بزرگ سے منقول ہے کہ ایک عالم سے پوچھا گیا آپ اکثر خاموش

کیوں رہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

”میں اپنی زبان کو کاٹنے والا درندہ سمجھتا ہوں۔ اگر میں نے اسے آزاد چھوڑا تو

یہ مجھے کاٹ لے گی۔“

۵۶۔ کم علمی کا پردہ:

ابو جعفر قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جہاں تک ہو سکے اپنی کم علمی کو خاموشی سے چھپاؤ کیونکہ خاموشی میں بڑی

راحت ہے جہاں جواب سے عاجز ہو جاؤ تو خاموش رہو کیونکہ بہت سے سوالوں کا جواب خاموشی ہے۔“

۵۷۔ خاموشی بھی جواب ہے:

اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”خاموشی بھی ایک جواب ہے۔“

۵۸۔ ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت:

صالح بن ابی اخضر کہتے ہیں میں نے حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے

درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا:

”بہت کم کلام کیا کرو۔“

۵۹۔ حضرت داؤد مدینی:

حضرت داؤد مدینی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا آپ بولتے کیوں نہیں؟

”آپ دیر تک سر جھکائے بیٹھے رہے۔ گویا یہاں موجود ہی نہیں، پھر سر اٹھایا تو

سائل نے کہا کاش! آپ کچھ ارشاد فرماتے؟ فرمایا: مجھے تو یوں لگتا ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے

سامنے ہے اور مجھ سے سوال کر رہا ہے اور میں اس کا جواب سوچ رہا ہوں۔ جو اس فکر میں ہو

وہ لوگوں سے کیا بولے اور کیا کہے۔“

۶۰۔ خاموشی کی پناہ میں رہنا:

ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا بعض دفعہ میں بولنے کا

ارادہ کرتا ہوں مگر پھر خاموش ہو جاتا ہوں کہ اپنے آپ کو خاموشی کی پناہ میں رکھنا چاہیے۔

ارشاد فرمایا:

”تمہیں اس پر اجر ملتا ہے اور تمہارا رتبہ بلند ہوتا ہے۔“

۶۱۔ ایک دانا کا قول:

ایک دانا کا قول ہے کہ:

”میں ضروری کلام کو بھی مصیبت سمجھتا ہوں اور اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں، لایعنی باتوں سے بچنے کو ایک نعمت سمجھتا ہوں جس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا لازم سمجھتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ میرے ہر ایک کلمہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگران مقرر ہے۔ لہذا میں مجبوری کی جگہ کلام کرنے کو ناگہانی آفت سمجھتا ہوں اور بقدر کفایت کلام کرنے کو بڑی غنیمت سمجھتا ہوں۔“

۶۲۔ محبت کا داعی:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ:

”خاموشی محبت کا داعی ہے۔“

۶۳۔ مؤمل کے اشعار:

عبایہ بن کلیب کہتے ہیں مؤمل شاعر میرے پاس آیا اور کہا مجھے معلوم ہے کہ آپ کو اشعار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر یہ شعر سنئے:

۱۔ ”إِذَا سَأَفْهَكَ لَيْتِمُ أَبَدًا: فَاْمَثَلْهَا لَهُ وَلَا تُجِبْهُ.“

”جب بھی کوئی کمینہ بے وقوفی کی بات کرے تو مان لو اور اس کا جواب نہ دو۔“

۲۔ ”إِذَا نَطَقَ السَّفِيْهُ فَلَا تُجِبْهُ: فَخَيْرٌ مِنْ إِجَابَتِهِ السُّكُوْتُ.“

”جب کم عقل بات کرے تو جواب نہ دو اس کو جواب دینے سے خاموشی بہتر ہے۔“

۳۔ ”لَيْتِمُ الْقَوْمُ يَشْتَمُنِي فَيَحْطِي: وَلَوْ دَمَهُ سَفِكَ لَمَا حَظِيْتُ.“

”قوم کا گھٹیا آدمی مجھے برا بھلا کہہ کر محظوظ ہوتا ہے، اگر اس کا خون بہایا جائے

تو مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوگی۔“

۴۔ ” فَلَسْتُ مُشَاتِمًا أَبَدًا لَيْثِمًا : خَزَيْتُ لِمَنْ يُشَاتِمُنِي خَزَيْتُ . “
 ” لیکن میں کسی کمینے کو برا بھلا نہ کہوں گا، اپنی خاموشی سے گالیاں دینے والے کو
 خوب رسوا کروں گا۔ “

۶۴۔ خاموشی و کلام کرنے پر ایک مذاکرہ:
 ایک عطفانی شیخ کے ہاں خاموشی اور بولنے پر مذاکرہ ہوا تو کچھ لوگوں نے کہا
 خاموشی افضل ہے، احنف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 ” گفتگو کرنا افضل ہے کیونکہ خاموشی کا فائدہ دوسروں کو نہیں پہنچتا اور گفتگو اگر
 اچھی ہو تو سننے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔ “

۶۵۔ عبد اللہ بن ابی زکریا:
 مسلم بن زیاد کہتے ہیں:
 ” عبد اللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑھ کر بشارت والے اور ہنس مکھ
 ہونے کے باوجود جب تک کوئی سوال نہ کرتا کلام نہ کرتے۔ “

۶۶۔ ایاس بن معاویہ:
 ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا آپ بہت بولتے ہیں۔ انہوں نے
 فرمایا: میں اچھی باتیں کرتا ہوں یا بری؟ اس نے کہا آپ اچھی باتیں کرتے ہیں، فرمایا:
 ” تو اچھی باتوں کی کثرت اچھی بات ہے۔ “

۶۷۔ شععی رحمۃ اللہ علیہ:
 حارث بن محمد کہتے ہیں ایک آدمی شععی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ بیٹھتا تو وہ کافی
 دیر خاموش رہتے کسی نے پوچھا اس طویل خاموشی کی حکمت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا:
 ” خاموش رہتا ہوں اور سلامتی پاتا ہوں، دوسروں کی سنتا ہوں اور علم حاصل کرتا
 ہوں۔ “

۶۸۔ دانائی کی ایک بات:

یعقوب بن عبید کہتے ہیں میں نے اسکندر یہ میں ایک دیوار پر لکھا ہوا دیکھا:
 ”آدمی کیلئے پروردگار جیسا کوئی محافظ نہیں ہے، عقل جیسا کوئی واعظ نہیں اور آدمی
 کو زبان ہلاکت میں نہیں ڈالتی بلکہ زبان کے ساتھ جو بولتا ہے وہ ہلاک کرتا ہے۔“

۶۹۔ ایک نوجوان کا واقعہ:

سفیان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمیں یہ واقعہ پہنچا ہے کہ ایک نوجوان حضرت عمر بن
 خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں آتا، توجہ کے ساتھ وہاں کی گفتگو سنتا اور کسی سے کوئی
 بات کیے بغیر اٹھ کر چلا جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے طرز عمل کو بھانپ لیا
 تو ایک دن اس سے اس بارے میں دریافت کیا۔

نوجوان نے کہا میں حاضر ہو کر غور سے سب کی باتیں سنتا ہوں، پھر ان کی روشنی
 میں اچھے اعمال کرتا ہوں اور برے کاموں سے اجتناب کرتا ہوں اور خود کچھ کہنے سے باز
 رہتا ہوں تاکہ سلامتی میں رہوں اللہ تعالیٰ کی قسم میں اسی طرز عمل کو پسند کرتا ہوں۔
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب سن کر فرمایا:
 ”ہم میں سے کون ہے جو اس پر پورا اتر سکے؟“

۷۰۔ حکماء کا قول:

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حکماء کا قول ہے کہ:
 ”علم ہوتے ہوئے بھی خاموشی اچھی ہے، بردباری کا تقاضا بھی یہی ہے کہ
 خاموشی اختیار کی جائے، کم علمی کا علاج بھی خاموشی ہے، جہالت کے عیب کا پردہ بھی خاموشی
 ہے اور مصیبت کے وقت بھی خاموشی ہی میں خیر ہے۔“

۷۱۔ عبدالرحمنؓ:

سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں:

”ابی مخرمہ کے بھائی حضرت عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ چار مہینے تک خاموشی کا اہتمام کرتے، جب کچھ کہنے کی ضرورت ہوتی تو لکھ کر دکھاتے کہ اس طرح کر لو۔“

۷۲۔ حضرت حسن بصریؒ:

اوزاعی کہتے ہیں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو جب کوئی اپنا قصہ سنا رہا ہوتا تو آپ اس وقت بھی خاموش ہی رہتے اور اس کی تائید یا تردید نہیں کرتے تھے۔ کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کے خوف کے سبب چپ رہتا ہوں۔“

۷۳۔ ابن مبارکؒ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

”ایک زمانہ آئے گا جب لوگ باتوں کو ایسے کھائیں گے جیسے گائے بھینس چارہ کھاتی ہے۔“

۷۴۔ خالد ربیعؒ کا ارشاد:

حضرت خالد ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”تین چیزیں مجھ سے یاد کر لو مگر انہیں ایک ایک کر کے سیکھو کیونکہ ایک دم سے ان کو سیکھنے کی استطاعت تم میں نہیں ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(۱) جھوٹ ترک کرنا۔

(۲) غیبت چھوڑنا۔

(۳) اور قسم کھانے کی عادت کو ختم کرنا۔“

۷۵۔ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

عاصم کہتے ہیں حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ اپنی گفتگو میں کبھی کسی شعر کا کوئی مصرعہ تک نہیں لاتے حالانکہ اور بزرگ تو اس طرح نہیں کرتے تھے؟ فرمایا:

”آدمی کا ہر کلام اس کے اعمال نامہ میں لکھا جاتا ہے اور قیامت کے دن ہر ایک کا اعمال نامہ اس پر پیش کیا جائے گا، میں نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن بارگاہ الہی میں شعروں کے مصرعے پڑھوں۔“

۷۶۔ حضرت لقمانؑ کے ایک قول کا مطلب:

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے جو اپنے بیٹے سے فرمایا کہ ”کلام کرنا چاندی ہے اور خاموشی سونا ہے۔“ اس کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا:

”اگر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کلام کرنا چاندی ہے تو اس کی معصیت میں کلام کرنے سے باز رہنا سونا ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا و كيع حدثنا سفيان عن منصور.
- (۲) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير و أبو معاوية عن الأعمش عن يزيد بن حيان.
- (۳) حدثنا عبید اللہ بن عمر حدثنا سليم بن أخضر حدثنا ابن عوف حدثني عطاء البزاز.
- (۴) حدثنا الفضيل بن عبد الوهاب و علي بن الجعد و أحمد بن عمران الأخنسي قالوا حدثنا النضر بن أبي إسماعيل.
- (۵) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا أبو نصر التمار حدثنا حماد عن عاصم عن أبي وائل.
- (۶) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا عبد الواحد بن واصل أبو عبيدة الحداد حدثنا سليمان بن المغيرة عن.
- (۷) حدثنا عبد الرحمن بن صالح حدثنا سعيد بن عبد الله بن الربيع خثيم عن نسير بن ذعلوق عن بكر بن معز عن الربيع بن خثيم قال.
- (۸) حدثنا أبو خثيمة حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان أبي الأغر عن وهب بن منبه قال.
- (۹) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن يزيد بن حيان التيمي قال.
- (۱۰) حدثنا خالد بن خدّاش حماد بن زيد قال بلغني.
- (۱۱) حدثنا سريج بن يونس حدثنا علي بن ثابت عن أبي الأشهب عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۱۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا خلف بن تميم عن عبد الله بن محمد الأنصاري عن الأوزاعي قال.
- (۱۳) حدثني هارون بن عبد الله حدثنا محمد بن يزيد بن خنيس عن وهيب بن الورد رحمه الله قال.
- (۱۴) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو إسحاق الطالقاني عن عبد الله ابن المبارك رحمه الله قال.
- (۱۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم عن محمد بن مزاحم عن وهيب بن الورد قال.
- (۱۶) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان قال.
- (۱۷) حدثني هارون بن عبد الله محمد بن يزيد بن خنيس عن عبد العزيز بن أبي رواد قال قال رجل لسلمان رضي الله عنه أوصني قال لا تتكلم قال و كيف يصبر رجل على أن لا يتكلم قال فإن كنت لا تصبر عن الكلام فلا تتكلم إلا بخير أو اصمت.
- (۱۸) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان عن إسماعيل بن مسلم قال قال ابن عباس رضي الله عنه يا لسان قل خيرا تغنم أو اسكت عن شر تسلم.
- (۱۹) حدثنا إسحاق حدثنا سفيان قال قالوا لعيسى ابن مريم عليه السلام دلنا على عمل ندخل به الجنة قال لا تنطقوا أبدا قالوا نستطيع ذلك قال فلا تنطقوا إلا بخير.
- (۲۰) حدثنا الهيثم بن خارجة حدثنا سهل بن هاشم عن الأوزاعي قال قال سليمان بن داود عليهما السلام إن كان الكلام من فضة فالصمت من ذهب.

- (۲۱) حدثني علي بن الحسين عن حبان بن هلال حدثنا جعفر بن سليمان قال سمعت مالك بن دينار رحمه الله يقول لو كلف الناس الصحف لأقلوا الكلام.
- (۲۲) حدثني محمد بن عبدالمجيد التميمي حدثنا سفيان قال قال وهيب بن الورد رحمه الله إن الرجل ليصمت فيجتمع إليه لبه.
- (۲۳) حدثني علي بن أبي مريم عن خلف بن تميم حدثنا أبو إسحاق الفزاري قال كان إبراهيم بن أدهم رحمه الله يطيل السكوت فإذا تكلم ربما انبسط قال فأطال ذات يوم السكوت فقلت لو تكلمت فقال الكلام على أربعة وجوه فمن الكلام كلام ترجو منفعة وتخشى عاقبته والفضل في هذا السلامة منه ومن الكلام كلام لا ترجو منفعة ولا تخشى عاقبته فأقل مالك في تركه خفة المؤنة على بدنك ولسانك ومن الكلام كلام ترجو منفعة وتأمين عاقبته فهذا الذي يجب عليك نشره قال خلف فقلت لأبي إسحاق أراه قد أسقط ثلاثة أرباع الكلام قال نعم.
- (۲۴) وحدثني ابن أبي مريم عن يحيى بن إسحاق حدثنا أبو الأحوص عن محمد بن النضر الحارثي قال كان يقال كثرة الكلام تذهب بالوقار.
- (۲۵) حدثني أحمد بن عبيد التميمي حدثنا عبيد الله بن محمد التميمي حدثنا دريد بن مجاشع عن غالب القطان عن مالك بن دينار عن الأحنف بن قيس قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه من كثر كلامه كثر سقطه.
- (۲۶) حدثني محمد بن الحسين حدثني خلف بن إسماعيل قال قال لي رجل من عقلاء الهند كثرة الكلام تذهب بمودة الرجل.
- (۲۷) قال محمد بن الحسين سمعت محمد بن عبد الوهاب الكوفي يقول الصمت يجمع للرجل خصلتين السلامة في دينه والفهم عن صاحبه.
- (۲۸) قال محمد حدثنا قبيصة قال قال داود الطائي لمحمد بن عبدالعزيز ذات يوم أما علمت أن حفظ اللسان أشد الأعمال وأفضلها قال محم بلى وكيف لنا بذلك.
- (۲۹) حدثني علي بن أبي مريم عن أحمد بن إسحاق الحضرمي حدثنا جعفر الخزاز قال سمعت محمد بن واسع يقول لمالك بن دينار أبا يحيى حفظ اللسان على الناس أشد من حفظ الدنانير والدرهم.
- (۳۰) حدثنا علي بن الحسن عن خلف بن الوليد قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن عمران بن يزيد قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه اللسان قوام البدن فإذا استقام اللسان استقامت الجوارح وإذا اضطرب اللسان لم يقم له جارحة.
- (۳۱) وحدثني علي بن الحسن عن يحيى بن أبي بكير حدثنا عباد بن الوليد القرشي قال قال الحسن رضي الله عنه.
- (۳۲) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا حجاج بن محمد عن سليمان ابن المغيرة قال.
- (۳۳) حدثني محمد بن الحسين عن عبيد الله بن محمد التميمي قال.
- (۳۴) حدثني داود بن عمرو الضبي حدثنا عبد الله بن المبارك حدثنا ابن عون عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۳۵) حدثنا أبو بكر بن أبي النضر حدثنا وهب بن جرير قال حدثنا أبي قال سمعت الأعمش يحدث عن خيثمة عن عدى بن حاتم قال.

- (۳۶) حدثني هاشم بن الوليد أبو الطاهر الهروي سألته فقال سمعت أبا بكر بن عياش رحمه الله قال.
- (۳۷) وحدثني هارون بن أبي يحيى السلمى عن حفص بن عمر وأبي عمر العمري عن لقيط بن بكير المحاربي قال.
- (۳۸) حدثني عبيد بن محمد قال سمعت بشر بن الحارث رحمة الله قال.
- (۳۹) حدثنا الحسن بن محبوب حدثنا اسحاق بن سليمان الرازي قال سمعت أبا جعفر يذكر عن الربيع بن أنس رحمة الله قال.
- (۴۰) حدثني محمد بن قدامة حدثنا سفيان عن مسعر عن محارب قال.
- (۴۱) حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري حدثني ابراهيم بن موسى أنبأنا هشام بن يوسف عن ابراهيم بن محمد بن فراس عن وهب بن منبه رحمة الله قال.
- (۴۲) حدثني هارون بن سفيان حدثنا عبيد الله بن موسى أنبأنا اسرائيل عن الأعمش عن ابراهيم رحمة الله قال.
- (۴۳) حدثني هارون بن سفيان حدثني حمزة بن زياد حدثنا أبو هلال عن قتادة رضي الله عنه قال.
- (۴۴) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبد الله أنبأنا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن عبد الكريم بن الحارث عن قيس بن رافع رحمة الله قال.
- (۴۵) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله أنبأنا وهيب قال.
- (۴۶) حدثني محمد بن الحسين حدثني يوسف بن الحكم أخبرني جعفر بن سيدان الأزدي عن أبي عبد الله الحربى قال.
- (۴۷) حدثني الحسن بن الصباح عن أبي يزيد الرقى عن فضيل بن عياض رحمة الله قال.
- (۴۸) وحدثني الحسن بن الصباح قال قال علي بن بكار قال عمر بن عبدالعزيز رضي الله عنه إذا رأيت الرجل يطيل الصمت ويهرب من الناس فاقربوا منه فإنه يلحق بالحكمة.
- (۴۹) حدثنا الحسين بن علي العجلي حدثنا محمد بن الصلت عن ابن المبارك عن سليمان بن المغيرة عن يونس بن عبيد قال ما رأيت أحدا لسانه منه علي بال إلا رأيت ذلك صلاحا في سائر عمله.
- (۵۰) حدثني ابو جعفر مولى بني هاشم عن ابي زيد محمد بن حسان قال سمعت ابن المبارك يقول اغتتم ركعتين زلفى الى الله اذا كنت فارغا مستريحا واذا هممت بالنطق فى الباطل فاجعل مكانه تسبيحا فاغتنام السكوت أفضل من خوض وان كنت بالحديث فصيحاً.
- (۵۱) حدثني الثقة الحسن بن سعيد الباهلى قال لم يقل عبد الله بن المبارك رحمة الله قال.
- (۵۲) حدثني سلمة بن شبيب أنه حدث عن عبد الله بن وهب عن بكر بن مضر عن عبد الرحمن بن شريح قال.
- (۵۳) وحدثني الحسين بن عبد الرحمن قال قال ابو مسهر رحمة الله.
- (۵۴) حدثني الحسين عن شيخ من أهل الشام عن رجل من ولد سليمان بن عبد الملك قال قال سليمان بن عبد الملك.
- (۵۵) حدثني احمد بن الحارث عن شيخ من قريش قال.
- (۵۶) أنشدني ابو جعفر القرشى.

- (۵۷) حدثنا محمد بن يحيى بن ابي حاتم قال سمعت عبد الله بن دائود يقول .
- (۵۸) حدثني محمد بن عبدالعزيز بن ابي رزمة أنبأنا النضر بن شميل عن صالح بن ابي الاخضر قال .
- (۵۹) دفع الى ابو عبد الله رجل من اهل مرو كتابه في قيل .
- (۶۰) وفي الكتاب قال .
- (۶۱) وقال بعض الحكماء .
- (۶۲) حدثني الحارث بن محمد العمى عن شيخ من قريش قال قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه .
- (۶۳) حدثني الحسن بن الصباح أنه حدث عن عباية بن كليب قال أتاني مؤمل الشاعر فقال .
- (۶۴) حدثني ابو محمد العمى عن علي بن محمد القرشي عن شيخ من غطفان قال .
- (۶۵) حدثني محمد بن حاتم حدثنا ابو اسحاق الطالقاني عن بقية عن مسلم بن زياد قال .
- (۶۶) وحدثني ابو محمد التميمي عن شيخ من قريش قال .
- (۶۷) وحدثني الحارث بن محمد التميمي من قريش قال .
- (۶۸) حدثنا يعقوب بن عبيد قال .
- (۶۹) حدثني هارون بن عبد الله حدثنا محمد بن يزيد بن خنيس حدثنا سفيان قال .
- (۷۰) قال الحكم بن موسى حدثنا اسماعيل بن عياش حدثني عبد الله ابن دينار عن كلام الحكماء قال .
- (۷۱-۷۲) حدثني الحسن بن عبدالعزيز حدثنا عمرو بن ابي سلمة قال سمعت سعيد بن عبدالعزيز يذكر قال .
- (۷۳) حدثني عثمان بن صالح حدثنا ابو دائود الطيالسي حدثنا المسعودي عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب قال قال عبد الله .
- (۷۴) حدثني عثمان بن صالح حدثنا سعيد بن عامر حدثنا جسر ابو جعفر عن خاد الربعي قال .
- (۷۵) حدثني العباس بن جعفر حدثنا محمد بن سعيد عن ابي بكر ابن عياش عن عاصم قال .
- (۷۶) حدثني ابو عبد الرحمن الأزدي عن خاقان بن عبد الله قال .

فضول گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

۱۔ خوش بخت آدمی:

حضرت رجب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

طُوبَى لِمَنْ أَنْفَقَ الْفُضْلَ مِنْ مَالِهِ وَأَمْسَكَ الْفُضْلَ مِنْ قَوْلِهِ.

”خوشخبری و مبارکبادی ہو اس شخص کو جو اپنے زائد مال کو (اللہ کے راستے میں) خرچ کر دے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے۔“

۲۔ ایک کلمہ کی اہمیت:

حضرت بلال بن حارثؓ مزیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ

يَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ

مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کبھی اللہ کی رضا مندی والا

جملہ کہہ دیتا ہے اور اس کا وہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچا ہے مگر اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے اس کے لئے قیامت تک اپنی رضا لکھ دیتے ہیں اور کبھی آدمی اللہ تعالیٰ کی

ناراضگی والا جملہ کہہ دیتا ہے اور اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچا ہے مگر اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے اس آدمی کیلئے قیامت تک اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

اور حضرت علقمہ فرماتے تھے کہ حدیث بلالؓ نے مجھے بہت سی باتوں سے روک رکھا ہے۔“

۳۔ دوسروں کو ہنسانے کے لئے فضول گوئی منع ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَضْحَكُ مِنْهَا جُلَسَاءُ هُ يَهْوَى بِهَا أَبْعَدَ

مِنَ الثَّرِيَاءِ.

”انسان کبھی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کی وجہ اہل مجلس ہنسنے لگ جاتے

ہیں لیکن وہ اس کی وجہ سے ثریا (ستارے) سے بھی دور جا گرتا ہے۔“

۴۔ مبالغہ آرائی سے پرہیز:

مطرف بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ

فَقَالُوا أَنْتَ وَالِدُنَا وَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَأَنْتَ أَفْضَلُنَا عَلَيْنَا فَضِلًّا وَأَنْتَ

أَطْوَلُنَا عَلَيْنَا طَوْلًا وَأَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَاءُ فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا

يَسْتَهْوِينَكُمُ الشَّيْطَانُ.

”میں بنی عامر کے ایک وفد کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

میں حاضر ہوا تو بنی عامر والوں نے عرض کیا آپ ہمارے والد ہیں، سردار ہیں، سب سے

بڑے محسن ہیں، آپ دشمنوں پر بھی سب سے بڑھ کر مہربانی فرمانے والے ہیں اور سب

سے بڑھ کر مہمان نوازی کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے

فرمایا تم اپنے مقصد کی بات کہو ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اپنی راہ پر لگالے (یعنی حد سے بڑھ

کر تعریف نہ کرو)۔“

۵۔ سب سے بڑا مجرم:

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ خَطَايَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ خَوْضًا فِي الْبَاطِلِ.

”قیامت کے دن انسانوں میں سب سے بڑا خطا کار وہ ٹھہرے گا جو لغویات

میں زیادہ مغشول ہو نیوا لاتھا۔“

۶۔ طویل گفتگو کی ناپسندیدگی:

حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ:

تَكَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ دُونَ لِسَانِكَ مِنْ بَابٍ قَالَ أَسْنَانِي

وَشَفَتَايَ قَالَ أَمَا كَانَ فِي ذَلِكَ مَا يَرُدُّ كَلَامَكَ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک آدمی نے بہت زیادہ باتیں

کیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری زبان کے آگے کتنے دروازے

ہیں اس نے عرض کیا میرے دانت بھی ہیں اور ہونٹ بھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کیا ان میں سے کسی نے تیری گفتگو کو نہیں روکا۔“

۷۔ عبد اللہ بن ابی غیاث کہتے ہیں کہ:

أَتْنِي رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْفَزَ فِي الشَّاءِ فَقَالَ

كَمْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ لِسَانِكَ مِنْ حِجَابٍ قَالَ شَفَتَايَ وَأَسْنَانِي قَالَ أَمَا

كَانَ فِيهِمَا مَا يَرُدُّ فَضْلَ قَوْلِكَ عَنَّا مُنْذُ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَا أُوتِيَ رَجُلٌ

شَرًّا مِنْ فَضْلِ فِي لِسَانٍ.

”ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کی اور خوب مبالغہ آرائی

کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور تیری زبان کے درمیان کتنے

پردے ہیں، اس نے کہا میرے ہونٹ اور میرے دانت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ان دونوں میں کوئی ایسا نہیں جو تیری ضرورت سے زائد بات کو روکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کو فضول گوئی سے زیادہ بری چیز نہیں دی گئی۔“

۸۔ چالیس سال کی جہنم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَرَىٰ أَنْ تَبْلُغَ بِهِ حَيْثُ بَلَغَتْ تُرْدِيهِ فِي
النَّارِ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا.

”انسان ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جو اس کو چالیس سال کے لئے جہنم میں ڈال دیتی ہے اور اسے پرواہ ہی نہیں ہوتی۔“

حواشی

- (۱) حدثنا مهدي بن حفص حدثنا إسماعيل بن عياش عن مطعم بن المقدم الصنعاني عن
عنبسة بن سعيد الكلاعي عن نصيح العنسي عن ركب المصري رضي الله عنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۲) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا أبو معاوية عن محمد بن عمرو بن علقمة عن أبيه عن جده
علقمة بن وقاص عن بلال بن الحارث المزني رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال.
- (۳) حدثنا الحسن بن عيسى أنبأنا عبد الله المبارك أنبأنا الزبير بن سعيد عن صفوان بن
سليم عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله
وسلم قال.
- (۴) حدثنا خالد بن خداش مهدي بن ميمون عن غيلان بن جرير عن مطرف بن عبد الله عن
أبيه رضي الله عنهما.
- (۵) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا أبو جعفر الرازي عن قتادة رضي الله عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) حدثني إسماعيل بن أبي الحارث حدثنا محمد بن مقاتل حدثنا ابن المبارك عن نافع
بن عمر عن عمرو بن دينار قال.
- (۷) وبلغني عن أبي عائشة عن عبد الأعلى بن عبد الله بن أبي غياث قال.
- (۸) حدثني العباس العنبري حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا جرير بن حازم قال سمعت
الحسن يحدث عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ ایک کلمہ کا اثر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”کوئی آدمی ایک کلمہ کہتا ہے اور اسے اس کی پرواہ نہیں ہوتی مگر وہی کلمہ اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے اور کبھی ایسی ہی بے پرواہی سے کوئی کلمہ کہتا ہے اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ اسے جنت کا بلند درجہ عطا فرماتے ہیں۔“

۲۔ سب سے بڑا گنہگار:

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”روز قیامت سب سے بڑھ کر گنہگار وہ ہوگا جو کثرت سے گناہوں کی گفتگو کرنے والا ہوگا۔“

۳۔ حضرت عبداللہ کا ارشاد:

حصین بن عقبہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ:

”بلاشبہ بروز قیامت لوگوں میں بڑا خطا کار وہ ہے جو لغویات میں زیادہ مشغول رہنے والا ہے۔“

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

”میں تم کو فضول گفتگو سے ڈراتا ہوں، ہاں بقدر ضرورت گفتگو جائز ہے۔“

۵۔ حضرت عطاء بن ابی رباح کا ارشاد:

اسحاق بن ابراہیم وغیرہ کہتے ہیں کہ ہمیں یعلیٰ بن عبید نے بتایا کہ ہم محمد بن سواق

کے پاس گئے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ:

”میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں امید ہے کہ وہ تمہارے لئے فائدہ مند ہوگی

کیونکہ اس بات نے مجھے بھی نفع دیا ہے (وہ بات یہ ہے) کہ ہمیں عطا بن ابی رباح نے کہا۔ اے بھتیجے تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ فضول بات کو ناپسند سمجھتے تھے اور وہ فضول بات کو کتاب اللہ کی تلاوت، امر بالمعروف، نہی عن المنکر کرنے یا مشاغل دنیویہ میں بقدر حاجت گفتگو کرنے کے علاوہ شمار کرتے تھے۔ کیا تم سب سورہ انفطار کی آیت **وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لِحَافِظِينَ**۔ **كِرَامًا كَاتِبِينَ** اور سورۃ ق کی (آیت) **عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ** کے منکر ہو۔ کیا تم میں سے کسی ایک کو شرم نہیں آتی (اس بات سے) کہ اگر اس کے سامنے اس کا وہ نامہ اعمال جو علی الصبح لکھا گیا پھیلا دیا جائے تو اس میں اکثر وہی باتیں ہوں گی جن کا تعلق نہ دنیا سے ہو اور نہ دین سے ہو۔“

۶۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”انسان کی زبان بادشاہ کی قلم ہے اور اس کی لعاب قلم کی سیاہی ہے۔“

۷۔ اعمال لکھنے والے فرشتے:

ابو تمیمہ السلمی کہتے ہیں کہ میں نے احنف بن قیس کو یہ کہتے ہوئے سنا:

”اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **”عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ“** اعمال لکھنے

والے دو فرشتے لکھتے رہتے ہیں جو دائیں اور بائیں بیٹھے رہتے ہیں (سودائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور بائیں جانب والا فرشتہ پر حاکم ہے۔ پس اگر کوئی انسان گناہ کرتا ہے (تو دائیں جانب والا فرشتہ) بائیں جانب والا فرشتہ) کو کہتا ہے رک جا، پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اسے گناہ کے لکھنے سے روکتا ہے اگرچہ وہ انکار کرے ہاں اگر انسان (گناہ پر) اصرار کرنے لگے تو وہ اس گناہ کو لکھ دیتا ہے۔“

۸۔ ہر بات پر فرشتہ مقرر ہے:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

”**مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ** میں **رَقِيبٌ عَتِيدٌ** سے مراد دو

فرشتے ہیں یعنی انسان جو بھی بولتا ہے فرشتے اسے لکھتے ہیں۔“

۹۔ ہر بات لکھی جاتی ہے:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ:

”بلاشبہ کلام لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ آدمی کی وہ بات بھی لکھی جاتی ہے جو انسان اپنے بیٹے کو خاموش کرانے کے لئے کہتا ہے مثلاً میں تیرے لئے فلاں اور فلاں چیز خریدوں گا۔ اور میں فلاں فلاں کام کروں گی تو یہ چھوٹا سا جھوٹ بھی لکھ دیا جاتا ہے۔“

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کا رحیمانہ قانون:

زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”جس وقت انسان کے منہ سے ایک بات بھی صادر ہوتی ہے تو اللہ کا قاصد اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اگر اس نے اس بات سے برائی کا ارادہ کیا ہے تو وہ اس کو لکھ لیتا ہے اور اگر اس نے برائی کا ارادہ نہیں کیا بلکہ ایسے ہی بے مقصد کہہ دی ہے تو اس وقت دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے فرشتے سے کہتا ہے کہ لکھنے میں جلدی نہ کر، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کر لے سو اگر وہ استغفار کرتا ہے تو وہ بری بات اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھی جاتی بلکہ اس کے لئے استغفار کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“

۱۱۔ احنف بن قیس کہتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ ابن آدم کے دو محافظوں کو القاء کرتے رہتے ہیں کہ میرے بندے کی بیقراری بے چینی کی حالت میں اس کے خلاف کچھ مت لکھو۔ (یعنی اس حالت میں جو نامناسب کام ہو گئے ہوں ان کو مت لکھو۔“

۱۲۔ حضرت حسنؓ کی نصیحت:

یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ:

”اے ابن آدم تیرا نامہ اعمال پھیلا دیا گیا ہے اور تجھ پر دو معزز فرشتے بطور نگہبان مقرر کر دیئے ہیں جو تیرے عمل کو لکھتے رہتے ہیں سو تجھے اختیار ہے جو عمل چاہے زیادہ کر یا کم۔“

۱۳۔ حضرت سلیمانؑ کا واقعہ:

طارق ابن شہاب کہتے ہیں کہ:

”سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک قوی ہیکل جن کو بھیجا اور ایک دوسرے لشکر کو بھیجا کہ دیکھیں وہ کیا کہتا ہے اور مجھے اس بارے میں خبر دیں۔ اس جماعت نے حضرت سلیمان کو خبر دی کہ وہ ایک بازار سے گزرا اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر لوگوں کی طرف دیکھا اور اپنے سر کو حرکت دی، حضرت سلیمان نے اس سے پوچھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سروں پر بیٹھے ہوئے فرشتوں پر تعجب کیا کہ وہ کتنی جلدی لکھتے ہیں اور میں نے ان فرشتوں پر بھی تعجب کیا جو ان سے نیچے ہیں کہ وہ کتنی جلدی لکھواتے ہیں۔“

۱۴۔ بھلائی کے نو کام:

ربیع بن خثیم فرماتے تھے کہ:

”(کسی انسان کے) کلام میں بالکل بھلائی نہیں ہے مگر نو چیزیں ایسی ہیں کہ ان

میں بھلائی ہی بھلائی ہے:

- (۱) لا اِلهَ اِلا اللہ کہنے میں۔
- (۲) اللہ اکبر کہنے میں۔
- (۳) سبحان اللہ کہنے میں۔
- (۴) الحمد للہ کہنے میں۔
- (۵) اللہ سے بھلائی طلب کرنے میں۔
- (۶) برائی سے بچنے میں۔
- (۷) امر بالمعروف کرنے میں۔
- (۸) کسی دوسرے کو برائی سے روکنے میں۔
- (۹) اور قرآن کریم کے پڑھنے میں۔“

۱۵۔ مؤمن سوچ کر بولتا ہے:

ابراہیم تیمی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ:

”مؤمن جب گفتگو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ غور و فکر کرتا ہے کہ اگر اس کی بات اس کے لئے نفع مند ہے تو وہ بات کرتا ہے۔ بصورت دیگر وہ خاموش ہو جاتا ہے باقی رہا فاجر و بدکار، سو اس کی زبان بے لگام ہوتی ہے۔“

۱۶۔ زیادہ جھوٹ والا:

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ:

”عموماً جو مالدار ہوتے ہیں اس کے گناہ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جو زیادہ بولتا ہے اس کے جھوٹ بھی زیادہ ہوتے ہیں اور جس کے اخلاق برے ہوں وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔“

۱۷۔ زیادہ گناہوں والے:

حضرت شفی الاصبی کہتے ہیں کہ:

”جس انسان کی باتیں زیادہ ہوں گی اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے۔“

۱۸۔ شیطان کو مغلوب کرنے کا نسخہ:

عقیل بن مدرک نے بیان کیا کہ:

”ایک آدمی نے ابو سعد خدریؓ سے کہا مجھے وصیت کیجئے۔ انہوں نے فرمایا

خاموشی کو لازم پکڑ لو۔ بجز شرعی ضرورت کے کیونکہ اس طرح تم شیطان پر غالب ہو جاؤ گے۔“

۱۹۔ حضرت طاؤسؓ کا فرمان:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

”حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ طویل خاموشی کا عذر بیان فرماتے ہیں کہ میں

نے اپنی زبان کا تجربہ کیا تو میں نے اس کو ملامت گر پایا۔“

۲۰۔ ہر خطیب سے باز پرس ہوگی:

حضرت شععی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہر خطیب کا خطبہ قیامت کے دن اس کے سامنے لایا جائے گا۔“

تا کہ اس کا محاسبہ کیا جائے کہ کیا درست کہا اور کیا غلط یا کتنے پر خود عمل کیا اور کتنے

پر نہیں۔

۲۱۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ کی احتیاط:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

”میں کثرتِ کلام سے اس لئے رُکار رہتا ہوں کہ مجھے فخر و اتراہٹ کا اندیشہ ہے۔

کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ نکل جائے جس میں کوئی فخر و اپنی بڑائی کا پہلو نکل آئے۔“

۲۲۔ کب تک گفتگو کرنی چاہیے؟

عبید اللہ بن ابی جعفر جن کا شمار داناؤں میں ہوتا تھا وہ فرماتے ہیں کہ:

”آدمی کسی مجلس میں گفتگو کرے تو جب اسے اپنی گفتگو اچھی لگنے لگے تو چپ ہو

جائے اور اگر خاموش بیٹھا ہو اور اس پر اپنی خاموشی پر اتراہٹ محسوس ہو تو کوئی بات کرنے

لگ جائے۔“

۲۳۔ اہل علم کا فتنہ:

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”اہل علم کا فتنہ یہ ہے کہ وہ سننے سے زیادہ سنانے کو محبوب سمجھنے لگے، اگرچہ

ضرورت کے مطابق بات کر چکا ہو پھر بھی بولنے کو جی چاہے اور یہ فتنہ اس لئے ہے کہ سننے

میں سلامتی ہے، سننے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور بعض دفعہ سننے والا بات کرنے والے

کے کلام میں شریک ہونے لگتا ہے، آنکھ سے اشارے کرتا ہے، بنتا سنورتا ہے، اس کی بات

کو بڑھاتا ہے یا کاٹتا ہے، ہاں بعض اہل علم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس فتنہ سے محفوظ ہوتے

ہیں۔“

۲۴۔ زبان کی پاکیزگی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”آدمی کی زبان طہارت و پاکیزگی کی سب سے زیادہ مستحق ہے۔“
 یعنی اپنی زبان کو ہر قسم کی غلط گوئی سے محفوظ رکھنا سب سے اہم ذمہ داری ہے۔

۲۵۔ حضرت ابودرداءؓ کا ارشاد:

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک زبان دراز خاتون کو دیکھا تو فرمایا:
 ”یہ گوئی ہوتی تو اس کے لئے بہتر تھا۔“

۲۶۔ حضرت زکریا کی اہلیہ:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”قرآن کریم کی سورہ انبیاء میں حضرت زکریا علیہ السلام کے بارے میں جو فرمایا
 کہ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی زوجہ کی زبان میں ذرا تیزی تھی وہ
 ہم نے ختم کر دی۔“

۲۷۔ دو مہلک خصلتیں:

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”انسان دو خصلتوں کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں ایک فضول خرچی اور دوسری
 فضول گوئی۔“

۲۸۔ ابراہیم تیمیؒ کا قول:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”میں جب بھی اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو مجھے یہی ڈر ہوتا ہے کہ
 کہیں میرا عمل میرے قول کو جھٹلا نہ دے۔“

۲۹۔ وضو توڑنے والی باتیں:

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:
 ”ایک انصاری صاحب ایک مجلس سے گزرے تو ان لوگوں سے فرمایا وضو کرو
 کیونکہ تمہاری بعض باتیں وضو توڑنے والے کاموں سے زیادہ ناپاک تھیں۔“

۳۰۔ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”وضو حدت لاحق ہونے سے بھی ٹوٹتا ہے اور کسی مسلمان کو اذیت دینے سے بھی۔“

۳۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی نصیحت:
 میمون بن مہران کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک
 آدمی آیا اور عرض کیا اے ابو عبد اللہ! مجھے نصیحت فرمائیے:

ارشاد فرمایا: ”لوگوں سے میل جول نہ رکھو، اس نے عرض کیا دنیا میں رہتے ہوئے
 یہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر لوگوں سے ملو تو سچی بات کہو اور امانت ادا کرو۔“
 ۳۲۔ خاموش رہو سلامتی پاؤ:

شمیط بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”اے ابن آدم! جب تک خاموش رہے گا سلامتی میں رہے گا اور جب بات
 کرنی ہو تو احتیاط سے کام لے کیونکہ تیری بات یا تیرے لیے مفید ہوگی یا مضر۔“
 ۳۳۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا عمل:

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:
 ”بعض دفعہ کوئی آدمی ایسی بات کہتا ہے جس کا جواب دینا پیاس کے ٹھنڈے پانی
 سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے مگر میں اس خوف سے خاموش رہتا ہوں کہ کہیں فضول شمار نہ ہو۔“
 ۳۴۔ حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کسی شعر کا مصرعہ پوچھا تو آپ نے اس
 بات کو ناپسند کیا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا:
 ”میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے نامہ اعمال میں شعر ہوں۔“

۳۵۔ حضرت طلحہ بن مصرف:

ہلال ابو الصیر فی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کوئی شعر پوچھا تو فرمایا:

”اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر یقیناً شعر سے بہتر ہے۔“

۳۶۔ دو مہلک خصلتیں:

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”لوگ دو خصلتوں کے سبب ہلاک ہوتے ہیں فضول خرچی اور فضول گوئی۔“

۳۷۔ محبت کی بنیاد:

صعصعہ بن صوحان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بلا ضرورت کلام کرنے سے پرہیز کرنا محبت کی بنیاد ہے۔“

۳۸۔ فضول خرچی و فضول گوئی:

عیاض بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ:

”انسان جس طرح اپنے مال میں فضول خرچی کا شکار ہوتا ہے اسی طرح اپنے

کلام میں بھی فضول گوئی میں مبتلا ہوتا ہے۔“

۳۹۔ زبان کا پھسلنا ہلاکت ہے:

مہلب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیٹیوں سے کہا:

”زبان کے پھسلنے سے ڈرو کیونکہ انسان قدم کے پھسلنے سے لڑکھڑاتا ہے زبان

کے پھسلنے سے ہلاک ہو جاتا ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثني حمزة بن العباس حدثنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله أنبأنا مالك بن أنس عن عبد الله بن دينار عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال.
- (۲) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن الأعمش عن شمر ابن عطية قال.
- (۳) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن الأعمش عن صالح ابن خباب عن حصين بن عقبة قال.
- (۴) حدثني أبي أنبأنا ابن عليه عن ليث عن عطاء عن أبي هريرة رضي الله عنه قال.
- (۵) حدثنا إسحاق بن إبراهيم وغيره قالو أنبأنا يعلى بن عبيد قال دخلنا على محمد بن سوقة فقال.
- (۶) حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأنا محمد بن جابر عن مجمع التيمي عن رجل يدعى زيدا أوزيد عن علي رضي الله عنه قال.
- (۷) حدثنا عبيد الله بن عمرو والجشمي حدثنا بشر بن المفضل عن عبيد الله بن العيزار عن صاحب له عن أبي تميمة السلمى قال سمعت الأحنف بن قيس يقول.
- (۸) حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا جرير عن ليث عن مجاهد.
- (۹) حدثنا أحمد بن جميل المروزي أنبأنا المعتمر بن سليمان عن ليث عن مجاهد قال.
- (۱۰) حدثنا علي بن الحسين عن خالد بن يزيد عن مندل بن علي عن عبد الله بن مروان عن زيد بن علي رضي الله عنه قال.
- (۱۱) وحدثني القاسم بن هاشم حدثنا عبد الله بن محمد بن عقبة بن أبي الصهباء حدثنا قره بن عيسى عن هارون البربري عن عبد الله بن عبيد بن عمير عن الأحنف بن قيس قال.
- (۱۲) حدثنا داود بن عمرو الضبي حدثنا محمد بن الحسن الأسدي حدثنا يزيد بن إبراهيم عن الحسن.
- (۱۳) حدثني سويد بن سعيد حدثنا مروان بن معاوية عن إسماعيل بن أبي خالد عن طارق بن شهاب.
- (۱۴) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا سعيد بن عبد الله بن الربيع ابن خثيم عن نسير بن دعلوق عن بكر بن ماعز قال.
- (۱۵) حدثني علي بن أبي مريم عن عثمان بن زفر التيمي حدثنا محمد ابن عبدالعزيز التيمي قال ذكر الحسن عن إبراهيم التيمي قال.
- (۱۶) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبد الله بن عثمان أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن شبيب بن بيتان عن شفي الأصبحي قال.
- (۱۷) حدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبد الله أنبأنا وهيب عن هشام عن الحسن رضي الله عنه قال.

- (۱۸) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا إسماعيل بن عياش حدثني عقيل بن مدرک
- (۱۹) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان قال قال عبد الله رضي الله عنه.
- (۲۰) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنا عبد الله بن المبارك أنا مجالد بن سعيد عن الشعبي رضي الله عنه قال.
- (۲۱) حدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبد الله أنبأنا حماد بن سلمة عن رجاء أبي المقدم عن نعيم كاتب عمر بن عبدالعزيز رضي الله عنه قال.
- (۲۲) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله أنبأنا رشدين بن سعد حدثنا الحجاج بن شداد أنه سمع عبيد الله بن أبي جعفر وكان أحد الحكماء يقول في بعض قوله.
- (۲۳) وحدثني حمزة أنبأنا عبدان أنبأنا عبد الله قال أخبرني رجل من أهل الشام عن يزيد بن أبي حبيب رضي الله عنه قال.
- (۲۴) حدثنا إسماعيل بن إسحاق حدثنا أبو أسامة عن سفيان الثوري عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضي الله عنهما قال.
- (۲۵) حدثني الفضل بن يعقوب حدثنا سعيد بن مسلمة حدثنا سعيد ابن عبدالعزيز قال.
- (۲۶) وحدثني الفضل بن يعقوب حدثنا أبو عصام العسقلاني حدثنا سفيان عن طلحة عن عطاء رضي الله عنه.
- (۲۷) حدثني محمد بن عبد الملك حدثنا حجاج بن منهال عن حماد ابن سلمة عن حماد عن إبراهيم رحمه الله قال.
- (۲۸) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا قبيصة عن سفيان ثوري عن أبي حيان التيمي عن إبراهيم التيمي رحمه الله قال.
- (۲۹) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا شعيب بن حرب عن يزيد بن إبراهيم عن محمد بن سيرين قال.
- (۳۰) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا شعيب بن حرب عن إسرائيل عن منصور عن إبراهيم قال.
- (۳۱) حدثني محمد بن عبد المجيد التيمي حدثنا أبو المليح عن ميمون بن مهران قال جاء رجل إلى سلمان رضي الله عنه فقال يا أبا عبد الله أوصني قال.
- (۳۲) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن الأعمش عن يزيد ابن حيان عن عنبس بن عقبة عن عبد الله رضي الله عنه قال.
- (۳۳) وحدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله ابن المبارك أنبأنا عمر بن بكار عن عمرو بن الحارث عن العلاء بن سعد بن مسعود عن رجل من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۳۴) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان أنبأنا سفيان عن الأعمش عن أبي الضحى عن

مسروق رضى الله عنه.

(٣٥) حدثني علي بن ابي مریم عن حسين الجعفي حدثنا هلال ابو الصير في قال سالت طلحة بن مصرف عن شيء من الشعر قال اجعل مكان ذكره فان ذكر الله خير من الشعر.

(٣٦) حدثني محمد بن عبد الملك حدثنا حجاج بن منهال عن حماد عن ابراهيم رحمه الله قال.

(٣٧) وحدثني الحسين عن شيخ من قريش قال قال.

(٣٨) وحدثني سلمة انه حدث عن ابن وهب عن عياض بن عبد الله قال.

(٣٩) وحدثني الحارث بن محمد عن علي بن محمد البصري عن ابي صالح الكنانى قال قال.

باب ۳

غیر متعلقہ معاملات کے بارے میں گفتگو کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث

۱۔ مؤمن کی خوبی:

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

”آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد باتوں کو ترک کر دے۔“

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

”مرد (مؤمن) کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے مقصد باتوں کو چھوڑ دے۔“

۳۔ ایک شہید نو جوان:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جنگ اُحد میں ہمارا ایک

لڑکا شہید ہو گیا جس کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھا پایا گیا، اس کی والدہ نے اس

کے چہرے سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا ”اے بیٹے تجھے جنت مبارک ہو، یہ سن کر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَا يُذْرِيكَ لَعَلَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَيَمْنَعُ مَا لَا يَضُرُّهُ.

”تمہیں کیا معلوم ہو سکتا ہے یہ غیر متعلقہ معاملات میں گفتگو کرتا ہو اور ایسی چیز دوسرے کو نہ دیتا ہو جس کا دینا اس کے لیے نقصان دہ نہیں تھا۔“

۴۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ پایا تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔ صحابہؓ نے بتایا کہ وہ مریض ہے، پھر حضرت کعبؓ پیدل چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو ارشاد فرمایا اے کعبؓ! تمہیں بشارت ہو۔ حضرت کعبؓ کی والدہ نے کہا اے کعبؓ! تمہیں جنت مبارک ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ هَذِهِ الْمُتَالِيَةُ عَلَى اللَّهِ؟

”یہ اللہ تعالیٰ پر قسمیں کھانے والی کون ہے؟“

عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میری والدہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يُذْرِيكَ يَا أُمَّ كَعْبٍ لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَعْنِيهِ أَوْ مَنَعَ مَا لَا يُعْنِيهِ.

”اے کعبؓ کی والدہ! تجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے کعبؓ نے کوئی غیر متعلقہ بات کہی ہو یا کوئی چیز اپنی ضرورت کے بغیر دوسرے سے روک لی ہے۔“

۵۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا عمل:

محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ هَذَا الْبَابَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

”جو اس دروازے سے داخل ہوگا وہ جنتی لوگوں میں سے ہوگا۔“

اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو تمام صحابہ ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی خبر دی، پھر ان سے پوچھا کہ آپ اپنا وہ عمل ہمیں بتائیں جس پر آپ کو مغفرت کی سب سے زیادہ امید ہے؟ انہوں نے فرمایا:

”میں تو کمزور آدمی ہوں، جس چیز پر میرا سب سے زیادہ بھروسہ ہے وہ ہے دل کا صاف ہونا اور بے مقصد چیزوں کو چھوڑ دینا۔“

۶۔ بھاری اجر والے اعمال:

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَعْلَمُكَ بِعَمَلٍ خَفِيفٍ عَلَى الْبَدَنِ ثَقِيلٍ فِي الْمِيزَانِ.

”کیا تمہیں ایسا عمل نہ سکھاؤں جو جسم کے لئے ہلکا ہو اور میزان میں بھاری ہو؟“

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں، ضرور سکھائیں:

ارشاد فرمایا:

هُوَ الصُّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنيكَ.

”وہ عمل خاموشی، حسن خلق اور بے مقصد چیزوں کو چھوڑنا ہے۔“

حواشی

- (۳) حدثنی عبدالرحمن بن صالح الأزدی حدثنا یحیی بن یعلی الأسلمی عن الأعمش عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ.
- (۴) حدثنا أحمد بن عیسی المصری حدثنا ضمام بن إسماعیل الإسکندرانی حدثنی یزید بن أبی حبیب و موسی بن وردان عن کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ.
- (۵) وحدثنا علی بن الجعد أخبرنی أبو معشر عن محمد بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.
- (۶) حدثنی ہارون بن عبداللہ حدثنا محمد بن یزید بن خنیس عن وهیب بن الورد رحمہ اللہ بلغه أن أبا ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

صحابہ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت ابودجانہؓ کے دو عمل:

زید بن اسلم کہتے ہیں میں ابودجانہ کے پاس گیا تو وہ اس وقت مریض تھے، چہرہ اتر اہوا تھا، مجھ سے فرمایا:

”میرے دل کو اپنے دو عملوں پر سب سے زیادہ اُمید ہے ایک یہ کہ میں نے غیر متعلقہ معاملہ میں کبھی گفتگو نہیں کی اور دوسرا یہ کہ میرا دل مسلمانوں کے لئے پاک صاف رہا ہے۔“

۲۔ پانچ مفید ترین اعمال:

حضرت مجاہد کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”پانچ عمل مفت مال ملنے سے بھی زیادہ فائدہ مند ہیں:

(۱) غیر متعلقہ معاملہ میں گفتگو نہ کریں اس میں عزت ہے۔

(۲) اپنی ذمہ داری سے کبھی بے پرواہ نہ ہو۔

(۳) اپنے متعلقہ معاملہ میں بھی موقع محل دیکھ کر بات کر اگر بے موقع بات کرے گا تو

نا کام رہے گا۔

(۴) کسی بردبار سے اور بے وقوف سے جھگڑانہ کر بردبار تجھے بے زار کر دے گا اور

بے وقوف اذیت دے گا۔

(۵) اپنے بھائی کے پیٹھ پیچھے اس کا تذکرہ اسی طرح کر جس طرح تو اپنا تذکرہ پسند

کرتا ہے۔ اور اپنے بھائی کی وہ بات معاف کر دے جو تو اپنے بارے معاف

کرانا پسند کرتا ہے اور عمل ہمیشہ اس آدمی جیسا کر جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کو نیکی کا

انعام ملے گا اور برائی پر سزا ہوگی۔“

۳۔ حضرت لقمانؑ کی حکمت:

سیار بن ابی الحکم سے منقول ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ کی حکمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

”جس بات کے پوچھے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے وہ پوچھتا نہیں ہوں اور جو مجھ سے متعلقہ نہیں ہے اس کا بوجھ اپنے اوپر لاتا نہیں ہوں۔“

۴۔ حضرت لقمان حکیم کیسے بنے:

عمر بن قیس کہتے ہیں ایک آدمی لقمان حکیم کے پاس سے گزرا تو ان کے ارد گرد لوگ جمع تھے، اس نے پوچھا تم فلاں قبیلہ کے غلام نہیں ہو، انہوں نے کہا: ہاں، اس نے کہا کیا تم فلاں پہاڑ کے پاس جانور نہیں چراتے تھے، فرمایا: ہاں، اس آدمی نے پوچھا تو پھر تمہیں اس درجہ پر کس نے پہنچایا ہے؟ فرمایا:

”سچ کہنے اور غیر متعلقہ معاملہ بارے ہمیشہ خاموش رہنے نے۔“

۵۔ بردباری کا کمال:

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے پوچھا تمہارے حلم میں کون سی کمی رہ گئی ہے؟ اس نے کہا:

”غیر متعلقہ معاملات مجھے مشغول نہ کرنے پائیں۔“

۶۔ مورق عجلی کی دس سالہ کوشش:

مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں دس سال سے ایک چیز حاصل کرنے کی کوشش میں ہوں اور ابھی تک حاصل نہیں کر سکا، لوگوں نے پوچھا اے ابوالمعتز وہ چیز کیا ہے؟ فرمایا:

”غیر متعلقہ معاملے بارے خاموش رہنا۔“

۷۔ لایعنی سے پرہیز کا نسخہ:

شمیط العنسی فرماتے ہیں:

”جو اپنے متعلقہ کاموں میں مشغول رہا کرے تو اُمید ہے کہ وہ غیر متعلقہ معاملات میں گفتگو چھوڑ دے گا۔“

۸۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصیحت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

”غیر متعلقہ معاملہ میں مشغول نہ ہو، دشمن سے دور رہ، لوگوں میں سے فقط

امانتدار کو اپنا دوست بنا اور امین وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، غلط کار کے پاس نہ بیٹھ کہ وہ تجھے بھی بدکاریاں سکھائے گا، اسے اپنا راز بھی نہ بتا اور اپنے معاملہ میں ان لوگوں سے مشورہ لے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔“

۹۔ آدمی کا عیب:

ابو جعفر کہتے ہیں:

”آدمی کے عیب دار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے جو عیب دیکھے

اور اپنے اسی عیب سے آنکھیں بند کر لے، اپنے ساتھی کو بے مقصد معاملہ میں تکلیف دے۔“

حواشی

- (۱) وحدثنا سويد بن سعيد حدثنا حفص بن ميسرة عن زيد بن أسلم قال.
- (۲) حدثني أبو محمد العتكي عبدالرحمن بن صالح حدثني أبو هارون جليس لأبي بكر بن عياش عن محرز التيمي عن مجاهد عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال.
- (۳) حدثنا علي بن الجعد عن شعبة عن سيار أبي الحكم قال.
- (۴) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب عن عمرو بن قيس.
- (۵) حدثني أبي أنبأنا إسماعيل بن علية عن داؤد بن أبي هند قال.
- (۶) حدثنا محمد بن سعد حدثنا عفان عن جعفر بن سليمان عن المعلى بن زياد قال.
- (۷) حدثني علي بن الحسين عن داؤد بن المحبر حدثنا جعفر بن سليمان قال.
- (۸) حدثنا عبدالله بن خيران أنبأنا المسعودي عن وداعة يعني الأنصاري قال.
- حدثنا محمد بن الصباح حدثنا حبان ابن علي محمد بن عجلان عن إبراهيم بن مرة عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه نحوه.
- (۹) حدثني عبدالرحمن بن صالح حدثنا عمرو بن هاشم عن ثابت الشمالي عن أبي جعفر قال.

باب ۴

جھگڑے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ تین ممنوعہ کام:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِزْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ.

”اپنے بھائی سے جھگڑانہ کر، اس سے مزاح نہ کر اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کر جس کی تو خلاف ورزی کرے۔“

۲۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا عَاهَدَ إِلَيَّ رَبِّي وَنَهَانِي عَنْهُ بَعْدَهُ عِبَادَةُ الْأَوْثَانِ وَشُرْبُ الْخَمْرِ مُلَاحَاةَ الرِّجَالِ.

”بتوں کی عبادت و شراب نوشی کی ممانعت کے بعد سب سے پہلے میرے رب نے مجھ سے جس بات کا عہد لیا اور جس سے مجھے روکا وہ ہے لوگوں سے جھگڑا کرنا۔“

۳۔ جھگڑا گمراہی لاتا ہے:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ.

”قوم گمراہ ہوتی ہے، جس میں جھگڑا ڈال دیا جاتا ہے۔“

۴۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ مَا ضَرَبُوهُ
لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ.

”وہی قوم ہدایت کے بعد گمراہی میں مبتلا ہوتی ہے جس میں جھگڑے ہونے لگتے ہیں۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ الزخرف کی یہ آیت پڑھی:

مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ.

۵۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق:

ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

رَحِمَ اللَّهُ مَنْ كَفَّ لِسَانَهُ عَنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ إِلَّا بِأَحْسَنِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ
يُرَدِّدُ قَوْلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

”اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائیں جو اہل قبلہ سے اپنی زبان روک کر رکھے، الا

یہ کہ حتی المقدور اچھی بات کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سات بار دہرائی۔“

۶۔ کمال ایمان کب حاصل ہوتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

لَا يَسْتَكْمِلُ عَبْدٌ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَدَعَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا
وَيَدَعَ كَثِيرًا مِنَ الْحَدِيثِ مَخَافَةَ الْكُذْبِ.

”آدمی اس وقت تک حقیقی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک جھگڑا نہ چھوڑے

اگرچہ حق پر ہی ہو، اور جب تک جھوٹ کے خوف سے زیادہ گفتگو سے پرہیز نہ کرے۔“

۷۔ حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑنا:

حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
 أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبْتُ وَجَبْتُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ مَا هَذَا الَّذِي
 قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بِنِي لَهُ فِي رِبْضِ
 الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْكِذْبَ بِنِي لَهُ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَنَ خُلُقَهُ
 بِنِي لَهُ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ.

”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، صحابہ نے عرض کیا یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا فرمایا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس نے حق پر ہونے
 کے باوجود جھگڑا چھوڑا اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے، جس نے جھوٹ چھوڑا اس
 کے لئے بھی جنت میں گھر بنایا جاتا ہے اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لئے اس کے لئے
 بھی جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔“

۸۔ جھگڑے کے لئے علم حاصل کرنے والے کی سزا:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيَجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ
 وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ.

”جس نے اس لئے علم حاصل کیا کہ وہ اہل علم پر فخر کرے یا کم علموں سے جھگڑا
 کرے یا اس لئے کہ لوگوں کو لا جواب کرے اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کریں گے۔“

۹۔ بھائی کا حق:

حضرت حریث بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُجَارِ أَخَاكَ وَلَا تُشَارِبَهُ وَلَا تُمَارِبَهُ.

”نہ تو اپنے بھائی پر فخر جتلاؤ، نہ از خود مشورہ دو اور نہ جھگڑا کرو۔“

۱۰۔ سب سے بہترین شریک:

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كُنْتُ شَرِيكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا

الْمَدِينَةَ قَالَ لِي أَتَعْرِفُنِي قُلْتُ نَعَمْ كُنْتُ شَرِيكِي فَنِعِمَّ الشَّرِيكَُ

كُنْتُ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي.

”میں زمانہ جاہلیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شریک تھا، جب ہم

مدینہ منورہ آئے تو مجھ سے فرمایا کیا مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں آپ میرے

شریک تھے اور بہت خوب شریک تھے نہ تو آپ معاملہ سے بدلتے تھے اور نہ جھگڑا کرتے

تھے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا ابن أبي شيبة حدثنا المحاربي عن ليث عن عبد الملك عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۲) حدثني نصر بن علي الجهضمي أخبرني أبي عن يحيى بن المتوكل عن إسماعيل بن رافع عن ابن أم سلمة عن أم سلمة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۳) حدثنا بشر بن معاذ حدثنا عبد الواحد بن زياد حدثنا عبد الرحمن بن إسحاق حدثنا الحجاج بن دينار عن أبي غالب عن أبي أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۴) وحدثني عبد الرحمن بن صالح حدثنا ابن فضيل عن حجاج بن دينار الشاعر عن أبي غالب عن أبي أمامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثنا جعفر حدثنا عبد الله بن صالح حدثني رشدين عن العمري عن هشام بن عروة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) حدثنا سعيد بن سليمان الواسطي عن عباد بن العوام عن عبد الله بن سعيد عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۷) حدثنا هارون بن معروف حدثنا أنس بن عياض عن سلمة بن وردان قال حدثني مالك بن اوس بن الحدثان رضي الله عنه.
- (۸) حدثنا أحمد بن المقدم العجلي حدثنا أمية بن خالد حدثنا إسحاق بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله قال حدثني ابن كعب بن مالك عن أبيه رضي الله عنهم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول.
- (۹) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا ابوبكر بن أبي مریم عن حريث بن عمرو رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۱۰) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا المسعودي حدثنا الأعمش عن مجاهد قال حدثني مولاى عبد الله بن السائب قال.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ ابن ابی لیلیٰ کا ارشاد:

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”میں کبھی اپنے ساتھی سے جھگڑا نہیں کرتا کیونکہ جھگڑے میں یا تو جھوٹ کا ارتکاب ہو جاتا ہے یا کوئی اور گناہ۔“

۲۔ شیطان کو موقع نہ دو:

حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:
”جھگڑے سے بچو کیونکہ جھگڑے کے وقت عالم بھی جاہل ہو جاتا ہے اور اسی وقت شیطان اسے راہ راست سے پھسلانے کی کوشش کرتا ہے،
حماد کہتے ہیں محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور شیطان کا پھسلانا یہی جھگڑا ہی تو ہے۔“

۳۔ خارشى اونٹ:

محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:
”حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ہی کچھ لوگ آپس میں جھگڑنے لگے، میں نے دیکھا کہ آپ کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھے اور دوبارہ فرمایا: تم خارشى اونٹ ہو۔“

۴۔ حکمت سے خالی کام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:
”جھگڑا ایسی چیز ہے کہ نہ تو اس کی کوئی حکمت سمجھ میں آتی ہے اور نہ ہی اس کے فتنہ سے بچا جاسکتا ہے۔“

۵۔ ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ جھگڑتے دیکھا تو فرمایا:

”چھوڑیے، خیر کے سوا کوئی کلمہ نہ کہیے، اپنے بھائی کو وہ بات نہ کہو جو تم خود کسی اور سے سننا پسند نہیں کرتے، آدمی کو اس کی باتوں کا جواب دینا ہوگا، اس کی باتیں محفوظ کی جاتی ہیں، انسان باتیں کر کے بھول جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں محفوظ ہوتی ہیں۔“

۶۔ جھگڑے سے دور رہو:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

”جب کسی کو جھگڑا کرتے سنو تو وہاں سے ہٹ جاؤ۔“

۷۔ جھگڑنا گناہ گار کرتا ہے:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”تیرے گناہ گار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ تو لوگوں سے جھگڑتا پھرے۔“

۸۔ علم کو جھگڑنے کا ذریعہ نہ بناؤ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

”نہ تو علم کو تین چیزوں کے لئے حاصل کرنا چاہیے نہ تین اسباب سے چھوڑنا چاہیے علم کو جھگڑنے کے لئے یا فخر کرنے کے لئے یا دکھلانے کے حامل نہ کرو، اور علم کو نہ تو شرم کی وجہ سے چھوڑو، نہ بے پرواہی کی وجہ سے اور نہ جہالت پر رضا مندی کی وجہ سے۔“

۹۔ حضرت مجاہد کا واقعہ:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

میرا ایک قریشی دوست تھا، میں نے اس سے کہا آؤ ہم ایک معاملہ میں رائے زنی کریں اور دیکھیں کہ کس کی رائے بہتر ہے، اس نے کہا ہماری تمہاری محبت جیسی ہے اسے ویسا ہی رہنے دو، میں نے کہا:

”یہ قریشی تو سمجھ و بصیرت میں مجھ سے بڑھ گیا۔“

۱۰۔ جھوٹ، جھگڑا، غم اور بد خلقی کا نقصان:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ:

”جس کا جھوٹ زیادہ ہو اس کا حُسن چلا جاتا ہے، جو لوگوں سے جھگڑتا ہو اس کی مروت چلی جاتی ہے، جس کا غم زیادہ ہو اس کا جسم مریض ہو جاتا ہے اور جس کے اخلاق برے ہوں وہ اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔“

۱۱۔ سب سے زیادہ غلطیوں والا:

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہم یہ بات کیا کرتے تھے کہ جو دوسروں کی غلطیاں گنتا رہتا ہے اس کی اپنی غلطیاں سب سے زیادہ ہوتی ہیں۔“

۱۲۔ حضرت لقمان علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ:

”اے بیٹے علم اس لئے حاصل نہ کرنا کہ اس کے ذریعہ اہل علم پر فخر کرے، کم علموں سے جھگڑے اور مجالس میں ریا کاری کرے۔“

۱۳۔ نہ جھگڑا کرو نہ مذاق:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ:

”نہ تو بھائی سے جھگڑا کرو نہ مذاق کرو۔“

۱۴۔ محبت کا نسخہ:

میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپ کا بھائی آپ کے ساتھ رہتا ہے اور اکتاتا نہیں ہے؟ فرمایا:

”میں نہ تو از خود اسے کوئی مشورہ دیتا ہوں اور نہ اس سے جھگڑا کرتا ہوں۔“

۱۵۔ بے دلیل جھگڑنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَادَلَ فِيْ حَصُوْمَةٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَّمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَتْرُكَ .
 ”جو کسی معاملہ میں بغیر علم کے جھگڑے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں آجاتا ہے،

جب تک کہ اس جھگڑے کو چھوڑے نہیں۔“

۱۶۔ اللہ تعالیٰ کے مبغوض لوگ:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِيْمُ .

”بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو ضدی اور

جھگڑالو ہوں۔“

۱۷۔ شیطان کے جذبات:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اس میں شک نہیں کہ جھگڑے میں کی جانے والی جذباتی باتیں شیطان کے

جذبات ہوتے ہیں۔“

۱۸۔ جھگڑے سے بچو:

ربیع بن ملاح کہتے ہیں میں نے ابو جعفر کو یہ فرماتے سنا کہ:

”جھگڑے سے بچو کیونکہ جھگڑا دین کو ختم کرتا ہے۔“

ربیع کہتے ہیں میں نے ایک اور آدمی سے سنا جس نے ابو جعفر سے سنا، کہ انہوں نے فرمایا:

”جھگڑا عداوت پیدا کرتا ہے اور بصیرت کو ختم کرتا ہے۔“

۱۹۔ متقی جھگڑا نہیں کرتا:

عبدالکریم ابوامیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:
”کسی متقی آدمی نے کبھی جھگڑا نہیں کیا۔“

۲۰۔ حضرت عامرؓ کا قول:

صالح بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
”بے مقصد جھگڑا کرنے والے لوگوں نے مجھے مسجد جانے سے روک رکھا ہے۔“

۲۱۔ سلم بن قتیبہ کا واقعہ:

سلم بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ
بشیر بن عبید اللہ بن ابی بکرۃ رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس سے گزرے تو پوچھا کیوں
بیٹھے ہو؟ میں نے کہا میرا اپنے چچا زاد بھائی سے جھگڑا ہے، وہ میرے گھر کی کئی چیزوں کا
دعویٰ کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا آپ کے والد کا مجھ پر احسان ہے میں اسی کا بدلہ دینا چاہتا ہوں،
اس لئے تمہیں خیر خواہی کی بات کہتا ہوں:

”اللہ کی قسم میں نے جھگڑے سے بڑھ کر دین، مروءۃ اور راحت کیلئے مضر چیز نہیں
دیکھی اور دل کو سب سے زیادہ پریشان رکھنے والی چیز بھی جھگڑا ہے۔“

سلم کہتے ہیں یہ سن کر میں جھگڑے سے صلح کرنے کے لئے اٹھا اور فریق مخالف
کے پاس گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا میرا آپ کا جھگڑا ختم ہوا، اس نے کہا
تمہیں سمجھ آگئی ہے کہ وہ چیزیں میری ہیں، میں نے کہا یہ بات نہیں ہے مگر میں اپنے آپ کو
جھگڑے سے بچانا چاہتا ہوں، اس لئے تمہارے دعوے کو سچ مانتا ہوں۔

اس نے کہا یہ بات ہے تو میں بھی اپنا دعویٰ چھوڑتا ہوں اور وہ سب چیزیں تمہاری ہوئیں۔
سلم کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد ایک دفعہ میں بشیر کے پاس سے گزرا تو وہ کسی سے
جھگڑا کر رہے تھے، میں نے انہیں ان کی وہی نصیحت یاد دلائی، انہوں نے کہا اگر میرا معاملہ
تمہارے معاملہ جتنا ہوتا تو ضرور اس نصیحت پر عمل کرتا لیکن یہ بیس کروڑ سے زائد کا معاملہ ہے۔

۲۲۔ محمد بن علی کا قول:

محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”جھگڑنے والوں کی مجلس میں نہ بیٹھو یہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔“

۲۳۔ حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کبھی جھگڑا نہیں کیا؟

میں نے کہا ہاں میں نے کبھی جھگڑا نہیں کیا، کہا بالکل کبھی نہیں؟ میں نے کہا ہاں کبھی نہیں۔“

۲۴۔ دین کے لئے خطرناک چیز:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”جو آدمی بہت جھگڑالو ہوتا ہے وہ اپنے دین کو خطرے میں ڈالتا ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن الحكم قال.
- (۲) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حماد بن زید عن محمد بن واسع قال كان مسلم بن یسار یقول.
- (۳) حدثنا خالد بن خداش حدثنا حاد بن زید عن محمد بن واسع قال رأیت صفوان بن محرز.
- (۴) حدثنا محمد بن إسحاق الباهلی حدثنا سفیان قال حدثنی رجل صالح قال.
- (۵) وحدثنی علی بن الحسین عن زید بن الحباب عن صالح بن موسی عن أبیه قال.
- (۶) حدثنی علی بن الحسین عن إبراهيم بن مهدي حدثنا إسماعیل بن عیاش عن عمرو بن مهاجر قال.
- (۷) حدثنا إسحاق بن إسماعیل حدثنا جریر عن برد عن سلیمان بن موسی قال.
- (۸) حدثنی أبو سلمة المخزومی یحیی بن المغيرة حدثنی أخی محمد ابن المغيرة عن عبد الله بن الحارث الجمحی عن زید بن أسلم عن أبیه عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه.
- (۹) حدثنا إسماعیل بن عبد الله بن زرارة حدثنا المبارك بن سعید حدثنا حمید الملائی عن مجاهد رحمه الله قال.
- (۱۰) حدثنی القاسم بن هاشم حدثنا حماد بن مالک الدمشقی حدثنا عبدالعزیز بن حصین قال بلغنی أن عیسی ابن مریم علیه السلام قال.
- (۱۱) حدثنی العباس بن جعفر حدثنا هاشم بن الولید قال سمعت الفضل بن عیاض رحمه الله عن هشام ابن حسان عن محمد بن سیرین قال.
- (۱۲) حدثنا أبو عبدالرحمن القرشی حدثنا أبو غسان حدثنا سفیان بن عیینة عن داؤد بن شاپور قال سمعته من شهر بن حوشب قال قال لقمان علیه السلام لابنه.
- (۱۳) وحدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبد الله أنبأنا الفضیل عن لیث عن مجاهد رضی الله عنه قال.
- (۱۴) حدثنا إبراهيم بن سعید حدثنا موسی بن أيوب حدثنا عتاب بن بشیر عن علی بن بذیمة قال.
- (۱۵) حدثنا سعید بن محمد الجرمی حدثنا أبو تمیلة قال حدثنی ابو حدثنی ازهر بن مروان الرقاشی حدثنا مسکین أبو فاطمة رجاء أبو یحی عن بن أبی کثیر عن أبی سلمة عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.
- (۱۶) حدثنا أبو خيثمة حدثنا وكيع حدثنا ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.

(١٤) حدثنا إسماعيل بن إسحاق الأزدي حدثنا إسحاق بن محمد الفروي عن عبد الله بن عمر عن حميد الطويل عن أنس رضي الله عنه قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه.

(١٨) حدثنا علي بن الحسين العامري حدثنا أبو النضر هاشم بن القاسم عن الأشجعي حدثنا الربيع بن الملاح قال سمعت أبا جعفر يقول .

(١٩) حدثني أبي وأحمد بن منيع قالا حدثنا مروان بن شجاع عن عبد الكريم أبي امية قال .

(٢٠) حدثنا محمد بن عبد الملك القرشي حدثنا أبو عوانة عن صالح ابن مسلم قال قال عامر .

(٢١) حدثني أبو بكر محمد بن هاني حدثني أحمد بن شوية حدثني سليمان بن صالح حدثني عبد الله بن المبارك عن جويرية بن أسماء عن سلم ابن قتيبة قال .

(٢٢) حدثني عبد الرحمن بن صالح حدثنا حفص بن غياث عن ليث عن الحكم عن محمد بن علي قال .

(٢٣) حدثني محمد بن أبي حاتم حدثنا عبد الله بن داود قال سمعت سفيان عن الحسن بن عمرو عن فضيل قال قال إبراهيم .

(٢٤) حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد قال قال عمر بن عبد العزيز رحمه الله .

باب ۵

گفتگو میں حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ کلام میں حد سے تجاوز کرنے والے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا:

أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

”سنو کہ کلام میں حد سے تجاوز کرنے والے ہلاک ہو گئے۔“

۲۔ خطرناک چیز:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”أَخَوْفُ مَا أَخَافُ أُمَّتِي كُلَّ مُنَافِقٍ عَلِيمِ اللِّسَانِ.“

”مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف زبان دراز منافق کا ہے۔“

۳۔ عمر بن سعد کا واقعہ:

مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ:

”جَاءَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ إِلَى أَبِيهِ يَسْأَلُهُ حَاجَةً فَتَكَلَّمَ بَيْنَ حَاجَتِهِ بِكَلَامٍ

فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كُنْتَ مِنْ حَاجَتِكَ أَبْعَدَ مِنْكَ الْيَوْمَ

إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي النَّاسَ زَمَانٌ

يَتَخَلَّلُونَ فِيهِ الْكَلَامَ بِالسِّنْتِهِمْ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقْرُ الْكَلَا بِالسِّنْتِهَا.“

”عمر بن سعد اپنے والد صاحب کے پاس اپنی کسی حاجت بارے بات کرنے آئے اور اپنی حاجت کے دوران کوئی اور بات شروع کر دی تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم آج سے زیادہ کبھی اپنی حاجت سے زیادہ دور نہ تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جب وہ بات کو زبانوں کے ساتھ ایسے اپنی طرف پھیریں گے، جیسے نیل گھاس کو اپنی زبان سے اپنی طرف کرتا ہے۔“

۴۔ بدترین لوگ:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شِرَارُ أُمَّتِي الَّذِينَ غَدُوا بِالنَّعِيمِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَلْوَانَ الطَّعَامِ وَيَلْبَسُونَ أَلْوَانَ الشِّيَابِ وَيَتَشَدَّقُونَ فِي الْكَلَامِ.

”میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جنہیں نعمتیں عطا ہوئی ہیں رنگ رنگ کے کھانے کھاتے ہیں مختلف قسم کے لباس پہنتے ہیں اور باچھیں پھاڑ پھاڑ کر باتیں کرتے ہیں۔“

۵۔ جادو بیانی:

جعفر نحوی کہتے ہیں کہ وہ کوفہ میں اپنے ساتھیوں کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا:

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا.

”بے شک بعض بیان جادو ہیں، بے شک بعض علم جہالت ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر دانائی پر مبنی ہوتے ہیں اور بعض باتیں بوجھ بن جاتی ہیں۔“

اہل مجلس میں سے سب سے نو عمر صعصعہ بن صوجان نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ مجلس والوں میں سے ایک آدمی نے ان پر نگاہ رکھی، جب سب لوگ چلے گئے تو اس نے صعصعہ سے پوچھا تم نے یہ کس وجہ سے کہا کہ اللہ

تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ اگر یہ ان کا ارشاد نہ بھی ہوتا تب بھی ایسا ہی ہے، کہا کیوں نہیں یہ ایسا ہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ کسی آدمی پر کسی کا حق ہوتا ہے اور وہ صاحب حق سے زیادہ زبان آور ہونے کی وجہ سے لوگوں کو مسحور کر کے اس کا حق لے جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ بعض علم جہالت ہوتا ہے، وہ اس طرح کہ صاحب علم اپنے علم کے ساتھ بعض غیر معلوم شدہ باتیں بھی ملا لیتا ہے اور جہالت کا مرتکب ہوتا ہے، یہ ارشاد فرمانا کہ بعض شعر حکمت پر مبنی ہوتے ہیں، اس کی دلیل وہ اشعار ہیں جو مواعظ میں استعمال ہوتے ہیں اور لوگ ان سے سبق حاصل کرتے ہیں اور یہ ارشاد فرمانا کہ بعض باتیں بوجھ ہوتی ہیں اس سے مراد وہ کلام ہے جو نا اہل پر پیش کی جاتی ہے یا جو بات بے مقصد کی جاتی ہے۔

حواشی

- (۱) حدثنا أبو خيثمة والقواريري قالا حدثنا يحيى القطان عن ابن جريج أخبرني سليمان بن عتيق عن طلق بن حبيب عن الأحنف بن قيس عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم.
- (۲) حدثنا عبید اللہ بن عمر الجشمی حدثنا ديلم بن غزوان عن ميمون الكردي عن أبي عثمان النهدي.
- (۳) حدثنا ابن أبي شيبة حدثنا حفص بن غياث عن إسماعيل بن أبي خالد.
- (۴) حدثنا إسماعيل بن إبراهيم الترمذاني حدثنا علي بن ثابت عن عبد الحميد بن جعفر الأنصاري عن عبد الله بن حسين عن أمه عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

غیبت کی مذمت و ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ مسلمانوں کا احترام:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

”كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.“

”ہر مسلمان کے لئے ہر مسلمان کا خون، مال اور آبرو محترم ہے۔“

۲۔ بھائی بھائی بن کر رہو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَغْتَبَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

”ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، بڑائی نہ جتلاؤ اور نہ غیبت

کرو۔، اے خدا کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔“

۳۔ غیبت زنا سے بڑھ کر ہے:

حضرت جابر و حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالْغَيْبَةَ فَإِنَّ الْغَيْبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزَّانَا إِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَزْنِي فَيَتُوبُ
فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغَيْبَةِ لَا يُغْفِرُ لَهُ حَتَّىٰ يُغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ.

”غیبت سے بچو کیونکہ غیبت زنا سے بھی زیادہ بری ہے آدمی زنا کا مرتکب ہو تو توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں لیکن غیبت والے کی بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ آدمی نہ بخشے جس کی غیبت کی گئی ہے۔“

۴۔ غیبت کرنے والوں کا انجام:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي عَلَى قَوْمٍ يَخْمَشُونَ وَجُوهَهُمْ بِأَظْفِيرِهِمْ
فَقُلْتُ يَا جَبْرِيْلُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ النَّاسَ وَيَقْعُونَ
فِي أَعْرَاضِهِمْ.

”معراج کی رات میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جو اپنے چہرے اپنے ناخنوں سے نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی غیبت کرتے تھے اور ان کی عزت اچھالتے تھے۔“

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت:

حضرت سلیم بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلِمَنِي خَيْرًا يَنْفَعُنِي
اللَّهُ بِهِ قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ تُصَبُّ مِنْ دَلْوِكَ
فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقَىٰ وَأَنْ تَلْقَىٰ أَخَاكَ بِبِشْرٍ حَسَنٍ وَإِذَا أَدْبَرَ فَلَا
تَغْتَابَهُ.“

”میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے بھلائی سکھائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں، ارشاد فرمایا: کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا

اگر چہ کسی پیاسے کے برتن میں پانی ڈال دو، اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے مل لو اور جب وہ چلا جائے تو اس کی غیبت نہ کرو۔“

۶۔ کسی کے خفیہ معاملات نہ ٹولو:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْمَعُ الْعَوَاتِقَ فِي بُيُوتِهَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِقَلْبِهِ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يُفْضِحْهُ وَهُوَ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا حتیٰ کہ گھروں میں خواتین نے بھی سنا، ارشاد فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے اور دل سے ایمان نہیں لائے ہو مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور نہ ان کے خفیہ معاملات ٹولو جو اپنے بھائی کے خفیہ معاملات کے پیچھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے خفیہ معاملات کا تعاقب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کے پوشیدہ معاملات کا تعاقب کریں اسے گھر میں ہوتے ہوئے رسوا کرتے ہیں۔“

۷۔ مسلمانوں کی لغزشوں کے پیچھے نہ لگو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَتَّبِعُوا عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَثْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَثْرَتَهُ حَتَّى يُفْضِحْهُ فِي جَوْفِ بَيْتِهِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا کہ مسلمانوں کی کوتاہیوں کے پیچھے نہ پڑو، کیونکہ جو مسلمانوں کی کوتاہیوں کے پیچھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیوں کا تعاقب کرتے ہیں اور اسے اپنے گھر میں رسوا کر دیتے ہیں۔“

۸۔ دو روزہ داروں کا واقعہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَقَالَ لَا يُفْطِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى
أَذْنَ لَهُ فَصَامَ النَّاسُ حَتَّى إِذَا أَمْسَوْا جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَقُولُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَلَلْتُ صَائِمًا فَأَذِّنْ لِي فَأُفْطِرُ فَيَأْذَنُ لَهُ وَالرَّجُلُ
وَالرَّجُلُ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَاتَانِ مِنْ أَهْلِكَ ظَلَّتَا
صَائِمَتَيْنِ وَإِنَّهُمَا يَسْتَحْيَانِ أَنْ يَأْتِيَاكَ فَأَذِّنْ لَهُمَا أَنْ يُفْطِرَا فَأَعْرَضَ
عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَاوَدَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ صَامَ مَنْ ظَلَّ هَذَا الْيَوْمَ يَأْكُلُ لِحُومِ النَّاسِ إِذْ هَبَ
فَمُرَّهُمَا إِنْ كَانَتَا صَائِمَتَيْنِ فَلْيَسْتَقِيئَا فَرَجَعَ إِلَيْهِمَا فَأَخْبَرَهُمَا فَاسْتَقَاءَ
تَا فَقَاءَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عِلْقَةً مِنْ دَمٍ فَرَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَقِيَتَا فِي
بُطُونِهِمَا لَأَكَلْتُهُمَا النَّارُ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن کے روزہ کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی روزہ نہ چھوڑے، حتیٰ کہ میں خود کسی کو اجازت دوں، یہ سن کر سب لوگوں نے روزہ رکھا، جب شام آنے لگی تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روزہ سے تھا مگر اب روزہ کھولنے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت دے دی، پھر ایک اور آدمی آیا پھر ایک اور آیا حتیٰ کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساتھیوں میں سے دونو جوانوں نے روزہ رکھا ہے وہ آپ کے پاس آنے سے حیا کرتے ہیں آپ ان کے لئے روزہ کھولنے کی اجازت عطا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، اس آدمی نے پھر عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اعراض فرمایا، اس آدمی نے پھر

عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا اس آدمی نے کیسا روزہ رکھا ہے جو پورا دن لوگوں کے گوشت کھاتا رہا جاؤ اور ان سے کہو اگر روزہ دار ہیں تو قے کریں، وہ صاحب ان کے پاس واپس گئے اور انہیں بتایا تو انہوں نے قے کی تو ان میں سے ہر ایک نے جمے ہوئے خون کی قے کی، وہی صاحب واپس لوٹے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ بتایا تو ارشاد فرمایا:

”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے اگر یہ خون کے لوٹھڑے ان کے پیٹ میں رہتے تو انہیں آگ کھاتی۔“

۹۔ دو انصاریہ خواتین کا واقعہ:

حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِمْرَأَتَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ صَامَتَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَتَا تَأْكُلَانِ لُحُومَ النَّاسِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هُنَا إِمْرَأَتَيْنِ صَامَتَا وَقَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُونا مِنَ الْعَطَشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ قَالَ ثُمَّ جَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَحْسَبُهُ قَالَ فِي الظَّهِيرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمَا وَاللَّهِ لَقَدْ مَاتَتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُونا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْتُونِي بِهِمَا فَجَاءَتَا فَدَعَا بَعْسًا أَوْ قَدْحًا فَقَالَ لِإِحْدَاهُمَا قِيْنِي فَقَاءَتْ مِنْ قِيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ حَتَّى مَلَأَتِ الْقَدْحُ وَقَالَ لِلْأُخْرَى قِيْنِي فَقَاءَتْ مِنْ قِيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا مِمَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُمَا وَأَفْطَرَتَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا جَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَتَا تَأْكُلَانِ لُحُومَ النَّاسِ.

”میں نے ایک آدمی سے سنا جو ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بیان کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دو انصاری خواتین نے روزہ رکھا اور ایک ساتھ بیٹھ کر لوگوں کے گوشت کھانے لگیں، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہاں کی دو عورتوں نے روزہ رکھا ہے اور پیاس سے مرنے کے قریب ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، تو وہ شخص خاموش ہو گیا، راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے پھر وہ آدمی سہ پہر کو آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی قسم وہ مرنے لگی ہیں یا کہا کہ قریب ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں میرے پاس لاؤ، وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑا چھوٹا پیالہ منگوایا اور ان میں سے ایک سے فرمایا اس میں قے کرو، تو اس نے خون و پیپ وغیرہ کی قے کی حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا، دوسری سے فرمایا قے کر، اس نے بھی پیپ خون وغیرہ کی قے کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہوں نے حلال چیزوں سے روزہ رکھا مگر حرام پر کھول لیا، ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی اور لوگوں کے گوشت کھانے لگیں۔“

۱۰۔ مسلمانوں کے عیب نہ ڈھونڈو:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِقَلْبِهِ لَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِينَ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يُفْضِحْهُ وَإِنْ كَانَ فِي بَيْتِهِ.“

”اے زبان کے مومنو! مسلمانوں کی خفیہ باتوں کے پیچھے نہ پڑو اور نہ ہی ان کی لغزشوں کے پیچھے لگو، کیونکہ جو مسلمانوں کے عیب ٹٹولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں پر گرفت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کی لغزشوں پر گرفت کریں اسے رسوا کرتے ہیں خواہ وہ گھر ہی میں ہو۔“

۱۱۔ ایک خاتون کا واقعہ:

یحییٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمْرَأَةً إِلَى الطَّعَامِ وَكَانَ فِي لِسَانِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ لَمْ تَفْعَلِي فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ آخَرَ تَحَفَّظْتُ بَعْضَ التَّحْفُظِ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَائِمَةٌ قَالَ قَدْ كَذَبْتِ وَلَمْ تَفْعَلِي فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ تَحَفَّظْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي صَائِمَةٌ قَالَ قَدْ فَعَلْتِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خاتون کو کھانا پیش کیا اس خاتون کی زبان میں کوئی نقص تھا، اس نے عرض کیا یا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں روزہ سے ہوں، ارشاد فرمایا: تم نے روزہ نہیں رکھا، پھر ایک دن وہ مجلس سے پیچھے ہٹنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کی دعوت دی عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں روزہ سے ہوں، ارشاد فرمایا تم نے جھوٹ بولا ہے تم نے روزہ نہیں رکھا، تیسرے دن وہ پیچھے ہٹنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں روزہ دار ہوں، ارشاد فرمایا: تحقیق تم نے روزہ رکھا ہے۔“

۱۲۔ سب سے بڑا سود:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا أَيْسَرُهُ كِنِكَاحِ الرَّجُلِ أُمَّهُ وَأَرْبَى الرَّبَا عَرَضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ.

”سود کے ستر درجے میں کم از کم درجہ کے سود کا اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرنے کے برابر گناہ ہے، اور سب سے بڑا سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔“

۱۳۔ بدترین سود:

ابو کحج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

أَرْبَى الرَّبَا تَفْضِيلُ الْمَرْءِ عَلَى أَخِيهِ بِالشَّتْمِ.

”بدترین سود یہ ہے کہ آدمی گالی گلوچ کے ذریعے اپنے بھائی پر زیادتی کرے۔“

۱۴۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ:

”خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الرَّبَا وَعَظَّمَ شَأْنَهُ

فَقَالَ إِنَّ الدَّرْهَمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرَّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْخَطِيئَةِ

مِنْ سِتِّ وَثَلَاثِينَ زَنِيَّةٍ يَزْنِيهَا الرَّجُلُ وَأَرْبَى الرَّبَا عَرَضُ الرَّجُلِ

الْمُسْلِمِ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے خطاب فرمایا: اور اس میں سود کا ذکر

کیا تو اس کی بہت زیادہ قباحت بیان کی۔ اور فرمایا ایک درہم سود کا جو آدمی حاصل کرتا ہے،

یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں چھتیس مرتبہ زنا کے گناہ سے بھی بہت بڑا ہے، اور سب سے بڑا سود

مسلمان کی آبروریزی کرنا ہے۔“

۱۵۔ دو قبر والوں کا واقعہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرِ فَاتَى عَلِيَّ قَبْرَيْنِ

يُعَذَّبُ صَاحِبُهُمَا فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُمَا لَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ

يَغْتَابُ النَّاسَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَتَأَدَّى مِنْ بَوْلِهِ وَدَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ

أَوْ جَرِيدَتَيْنِ فَكَسَرَهُمَا ثُمَّ أَمَرَ بِكُلِّ كَسْرَةٍ فَغَرَسَتْ عَلِيَّ قَبْرَ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ سَيَهُونُ مِنْ عَذَابِهِمَا مَا كَانَتَا
رَطَبَتَيْنِ أَوْ مَا لَمْ يَبْسَا.

”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی دو قبروں کے پاس آئے جن کے مردوں کو عذاب ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں کسی بڑے گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ ان میں سے ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے اور دوسرے کو پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یا دو تازہ ٹہنی منگوائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو توڑا، پھر حکم فرمایا ہر ٹکڑے کو ان کی قبروں میں گاڑ دیا جائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک یہ لکڑیاں تازہ رہیں گی یا خشک نہیں ہوتیں اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔“

۱۶۔ سب سے بڑا بد بخت:

حضرت شفی بن ماتع اصحی سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

أَرْبَعَةٌ يُؤْذُونَ أَهْلَ النَّارِ عَلَى مَا بِهِمْ مِنَ الْأَذَى يَسْعُونَ بَيْنَ الْحَمِيمِ
وَالْجَحِيمِ يَدْعُونَ بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ يَقُولُ بَعْضُ أَهْلِ النَّارِ لِبَعْضٍ مَا بَالَ
هُؤُلَاءِ قَدْ آذَوْنَا عَلَى مَا بَنَا مِنَ الْأَذَى قَالَ فَرَجُلٌ مُغْلَقٌ عَلَيْهِ تَابُوتٌ مِنْ
جَمْرٍ وَرَجُلٌ يُجْرُ أَمْعَاءَهُ وَرَجُلٌ يَسِيلُ فُؤُهُ قَيْحًا وَدَمًا وَرَجُلٌ يَأْكُلُ
لَحْمَهُ فَيُقَالُ لِلَّذِي يَأْكُلُهُ لَحْمَهُ مَا بَالَ قَدْ آذَانَا عَلَى مَا بَنَا مِنَ الْأَذَى
فَيَقُولُ إِنَّ الْأَبْعَدَ كَانَ يَأْكُلُ لُحُومَ النَّاسِ بِالْغَيْبَةِ وَيَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ.

”چار آدمی جہنمیوں کو ایذا دیں گے باوجود یہ کہ وہ سب جہنم کے عذاب میں ہوں گے، وہ چار آدمی کھولتے ہوئے پانی اور بھڑکتی ہوئی آگ میں بھاگیں گے اور ہائے

ہلاکت و تباہی“ پکارتے پھریں گے، جہنمی ایک دوسرے سے کہیں گے انہیں کیا ہے کہ انہوں نے اپنے اپنے عذاب کے علاوہ تکلیف میں مبتلا کر رکھا ہے، ان میں ایک تو وہ ہوگا جس پر آگ کا تابوت بندھا ہوگا، دوسرا اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہوگا، تیسرے کے منہ سے خون اور پیپ بہ رہی ہوگی اور چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہوگا، جو گوشت کھا رہا ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ تم نے ہمیں دوہرے عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے تو وہ کہے گا:

”بے شک سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جو دنیا میں غیبت کر کے لوگوں کے

گوشت کھاتا تھا اور چغل خوری کرتا تھا۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أحمد بن جمیل المروزی أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا داود بن قیس حدثني أبو سعيد مولى عبد الله بن عامر بن كریز عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله عليه وسلم.
- (۲) حدثنا إبراهيم بن المنذر الخرامی حدثنا سفيان بن حمزة عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۳) حدثنا يحيى بن أيوب حدثنا أسباط عن أبي رجاء الخراسانى عن عباد بن كثير عن الجريرى عن أبي نضرة عن جابر وأبي سعيد رضى الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۴) حدثني ابوبكر محمد بن أبي عتاب حدثنا عبدالقدوس أبوالمغيرة عن صفوان بن عمرو عن عبدالرحمن بن جبیر بن نفيير عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثنا أبو خيثمة حدثنا يزيد بن هارون عن زياد بن أبي زياد عن محمد بن سيرين قال سليم بن جابر.
- (۶) حدثنا إبراهيم بن دينار حدثنا مصعب بن سلام عن حمزة بن حبيب الزيات عن أبي إسحاق عن البراء رضى الله تعالى عنه.
- (۷) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن رجل من أهل البصرة عن ابى برزة.
- (۸) حدثنا على بن الجعد أنبأنا الربيع بن صبيح عن يزيد الرقاشى عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال.
- (۹) حدثني عبد الله بن أبى بدر أنبأنا بن هارون أنبأنا سليمان التيمى.
- (۱۰) حدثنا يحيى بن عبدالحميد الحماني وأحمد بن عمران الأخنسى قالا حدثنا ابوبكر بن عياش.
- (۱۱) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب أخبرني هشام الدستوائى عن يحيى عن أبى كثير قال.
- (۱۲) حدثنا سويد بن سعيد حدثنا يحيى بن زكريا أبى زائدة عن عبد الله بن سعيد عن أبيه عن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۱۳) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان عن ابن أبى نجيح عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.

- (۱۴) حدثنا محمد بن علي بن شفيق قال سمعت أبي حدثنا أبو مجاهد عن ثابت البناني عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۱۵) حدثنا محمد بن علي حدثنا النضر بن شميل أنبأنا أبو العوام واسمه عبدالعزیز بن ربیع الباهلی حدثنا أبو الزبير واسمه محمد عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال.
- (۱۶) حدثنا داود بن عمرو الضبي حدثنا إسماعيل بن عياش حدثني ثعلبة بن مسلم الخثعمي عن أيوب بن بشير العجلي عن شفي بن ماتهع الأصبحي.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ:

قیس کہتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ عمرو بن العاصؓ ایک مردار نچر کے قریب سے گزرے تو فرمایا خدا کی قسم اپنے بھائی کا گوشت کھانے سے یعنی غیبت کرنے سے بہتر ہے کہ اس مردار کا گوشت کھایا جائے۔“

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ کا ارشاد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا آخرت میں اس کے بھائی کا گوشت اس کے سامنے لایا جائے گا اور کہا جائے گا اس مردہ گوشت کو کھا جس طرح تو نے اس کی زندگی میں اسے کھایا تھا مجبوراً اسے کھائے گا اور زبردستی نکلے گا۔“

۳۔ عبیدہ سلمانیؓ کی نصیحت:

عبیدہ بن السلمانی فرماتے ہیں کہ:

”بچو تم ان لوگوں سے جو روزہ افطار کرنے والے ہیں، جھوٹ اور غیبت سے۔“

۴۔ حضرت مجاہدؓ کا ارشاد:

مجاہد کہتے ہیں کہ:

”کامل مسلمان وہ ہے جس کو اس کا روزہ فرمانبردار بنا دے، یہاں تک کہ وہ

جھوٹ اور غیبت سے بچ جائے۔“

۵۔ دو آدمیوں کا واقعہ:

ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ:

”دو آدمی مسجد حرام کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے، ان دونوں کے پاس سے ایک آدمی گزرا جو بیجزوں کی طرح چل رہا تھا، پھر صحیح طرح چلنے لگا، انہوں نے کہا اس میں ابھی بیجزوں کی خصلت ہے، پھر اس کے بعد نماز کھڑی ہو گئی تو وہ دونوں مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھی۔ فراغت کے بعد انہیں اپنی بات پر شرمندگی محسوس ہوئی تو وہ دونوں حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وضو اور نماز دوبارہ لوٹائیں اور چونکہ وہ دونوں روزہ دار بھی تھے اس لئے روزہ کے قضا کرنے کا بھی حکم دیا۔“

۶۔ خالد ربعی کا واقعہ:

خالد ربعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

”میں ایک دفعہ مسجد میں داخل ہوا اور چند آدمیوں کے پاس جا کر بیٹھ گیا، وہ آپس میں ایک آدمی کی غیبت کرنے لگے، میں نے ان کو اس فعل سے روکا تو وہ رُک گئے پھر کوئی گفتگو شروع ہوئی تو دوبارہ غیبت کرنے لگے، تو میں ان کے پاس سے اٹھ کر الگ بیٹھ گیا، پھر جب رات کو میں سویا تو نیند میں دیکھتا ہوں کہ بہت لمبا اور سخت سیاہ آدمی جس کے ساتھ ایک جماعت بھی ہے، سفیدی کا نام و نشان نہیں ہے، اس کے پاس خنزیر کا گوشت ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ خنزیر کا گوشت کھا، میں نے کہا کیا میں خنزیر کا گوشت کھاؤں، خدا کی قسم میں اس کو نہیں کھاؤں گا، اس نے میری گردن کو پکڑا اور کہا اسکو کھا، اس نے بہت زور سے جھڑکا اور یہ گوشت میرے منہ میں ٹھونسا، اس کے بعد میں اس کو آہستہ سے چبانے لگا اور میں اس کو ناجائز ہی سمجھ رہا تھا، میں ڈر رہا تھا کہ اس کو منہ سے نکال کر ڈال دوں یا نہ، اسی اثناء میں بیدار ہو گیا، خالد الربعی کہتے ہیں اس گوشت کی بدبو تیس دن تک برقرار رہی اور ان دنوں میں جب بھی کھانا تناول کرتا تو اپنے منہ میں اس گوشت کا ذائقہ محسوس کرتا۔“

۱۲۔ قبر کا عذاب:

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ:

”قبر کا ایک تہائی عذاب غیبت کی وجہ سے اور ایک تہائی پیشاب کے قطروں سے نہ بچنے کی وجہ سے اور ایک تہائی چغل خوری کی وجہ سے ہوتا ہے۔“

۱۳۔ حضرت ضحاکؓ کا قول:

حضرت ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ:

”وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ فِي اللِّمَزِ كَمَا مَطَّلِبُ غَيْبَتِ هِيَ۔“

۱۴۔ دین کو مونڈنے والی:

ربیع بن صبیح کہتے ہیں میں نے حضرت حسنؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”خدا کی قسم غیبت مؤمن کے جسم میں کھانا سرایت کرنے سے بھی زیادہ جلدی

اس کے دین کو مونڈ دینے والی ہے۔“

۱۵۔ اسلاف کا طرزِ عمل:

عتاب بن بشیر خصاف خصیف اور عبدالکریم بن مالک فرماتے ہیں کہ:

”ہم نے اپنے بڑوں کے زمانہ کو پایا وہ عبادت کو روزے اور نماز میں منحصر نہیں

کرتے تھے بلکہ لوگوں کی آبرو بارے محتاط رہنے کو بھی اپنے رب کی اطاعت سمجھتے تھے۔“

۱۶۔ اپنے عیب یاد رکھو:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

”اے انسان جس وقت تجھے اپنے ساتھی کے عیب کے تذکرہ کا خیال آئے اسی

وقت اپنے عیب بھی اپنے سامنے رکھ۔“

۱۷۔ وبالِ جان:

یزید بن الاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اے لوگو! اپنے آپ کو انسانوں کے برے تذکرے میں منہمک نہ کرو، اس لئے کہ یہ وبالِ جان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کر لو اس لئے کہ یہ اللہ کی طرف سے نزولِ رحمت کا سبب ہے۔“

۱۸۔ اپنے عیب دیکھو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اے لوگو! تم میں سے ایک کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آ جاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔“

۱۹۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط:

صالح مزنی کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ نے حضرت ابو دردؓ کی طرف ایک خط لکھا:

”اما بعد! سو میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اس لئے کہ یہ بہت سی بیماریوں کا علاج ہے، اور میں آپ کو لوگوں کے تذکرے میں مشغول ہونے سے روکتا ہوں کیونکہ یہ خاموشی بھی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔“

۲۰۔ ایمان کی مٹھاس کب حاصل ہوتی ہے؟

عمران بن خالد الخزاعی کہتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے:

”اے ابن آدم بلاشبہ تو ایمان کی مٹھاس اور چاشنی کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک تو لوگوں کی عیب بینی ترک نہ کر دے جو تیرے اندر ہے اور جب تک کہ تو اس عیب کو زائل کرنے کی ابتداء نہ کرے، پھر جب وہ عیب زائل ہو جائے تو اس کے بعد تو جو کام بھی کرے گا خالصہ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے کرے گا اور ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام بندوں سے زیادہ محبوب بندہ بن جاتا ہے۔“

۲۱۔ غافل انسان:

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ:

”جس طرح انسان نے لوگوں کی عیب گوئی کے لئے اپنے آپ کو فارغ رکھا میرا خیال اس آدمی کے متعلق یہ ہے کہ اس پر ایسی غفلت چھائی ہوئی ہے جس نے اس کو اپنی ذات سے بھی غافل کر رکھا ہے۔“

۲۲۔ دھوکہ میں مبتلا شخص:

المفصل بن غسان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بکر بن عبد اللہ نے کہا کہ:

”جب تم ایسے آدمی کو دیکھو کہ وہ لوگوں کے عیوب بیان کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتا ہے اور اپنے عیوب اس کے سامنے پیش نظر نہ ہوں، سو جان لو کہ وہ دھوکہ میں مبتلا ہے، اس کو اس عمل کی سزا ضرور ملے گی۔“

۲۳۔ احنف بن قیس کا طرز عمل:

احنف بن قیس نے فرمایا:

”جب کسی عیب کو میں اپنے اندر دیکھتا ہوں اور وہی عیب کسی دوسرے کے اندر بھی موجود ہے تو اس عیب کو اس کی طرف منسوب کر کے بیان نہیں کرتا، کیونکہ وہی عیب میرے اندر بھی موجود ہے۔“

۲۴۔ اصمعیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

”احنف بن قیس کے پاس جب کسی آدمی کا نامناسب تذکرہ ہوتا تو فرماتے اس تذکرے کو چھوڑو، وہ اپنا رزق کھا رہا ہے اور وقت مقررہ پر اس کی موت اس کو آدبوچے گی، اور اصمعیٰ اپنے والد کے علاوہ سے روایت کرتے ہیں کہ احنف بن قیس نے فرمایا اس کا تذکرہ چھوڑو یہ اپنا رزق کھا رہا ہے۔“

۲۵۔ اپنا عیب دیکھو:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”اے بنی آدم! تو بھائی کی آنکھ کا معمولی میل دیکھ لیتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر
 نہیں دیکھتا۔“

۲۶۔ شفا و بیماری:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو یہ شفاء ہے، لوگوں کا ذکر چھوڑو کہ یہ بیماری ہے۔“

۲۷۔ فرشتوں کی تنبیہ:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”بنی آدم کے ساتھ فرشتے ہیں جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کا ذکر بھلائی
 کے ساتھ کرتا ہے تو وہ فرشتے کہتے ہیں تجھے بھی یہ بھلائی حاصل ہو۔ اور جب وہ اپنے بھائی
 کی برائی ذکر کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ابن آدم! تمہارے عیب اللہ تعالیٰ نے چھپا
 رکھے ہیں، اپنے آپ کو سنبھال اور اپنی پردہ پوشی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر۔“

۲۸۔ حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ:

سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں ہم حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھے
 کہ زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے قتل کا تذکرہ ہوا۔ حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 ”میں تمہیں اس آدمی کے بارے میں ڈراتا ہوں جس نے ہمیشہ اپنے ہاتھ کو
 روک کر رکھا، اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور اپنے دل کو بیماریوں سے پاک رکھا۔“

۲۹۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب اعمال:

فضالہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ
 تعالیٰ سے درخواست کی مجھے ایسے اعمال ارشاد فرمائیے جو آپ کے ہاں سب سے زیادہ
 محبوب ہوں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اے داؤد! میری مخلوق میں سے کسی کا تذکرہ برائی سے نہ کرو، میری مخلوق میں سے کسی کی غیبت نہ کرو، میری مخلوق میں سے کسی سے حسد نہ کرو۔“

حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میرے عمل کے لیے یہی کافی ہیں۔

۳۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت:

خالد بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اگر تم کسی سوئے ہوئے آدمی کے پاس سے گزرو اور ہوانے اس کا کپڑا اس کے جسم سے کھول دیا ہو تو کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا ہم اس کا کپڑا درست کر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس کا باقی حصہ بھی کھول دو گے، ساتھیوں نے کہا سبحان اللہ ہم ایسا نہیں کریں گے، فرمایا نہیں مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ تم اس کا باقی حصہ بھی ننگا کر دو گے کیونکہ میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ کسی کی برائی سنتے ہیں تو اس کو بڑھا چڑھا کر آگے پھیلاتے ہیں۔“

۳۱۔ کسی کو طعنہ نہ دو:

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”سورة الحجرات کی آیت ”وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ“ کا مطلب یہ ہے کہ ایک

دوسرے کو طعنہ نہ دو۔“

۳۲۔ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

ریاح بن عبیدہ کہتے ہیں میں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ حجاج بن یوسف کا تذکرہ ہوا، میں اسے برا بھلا کہنے لگا۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے منع کیا اور فرمایا:

”اے ریاچ رہنے دو، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ظالم کسی پر ظلم کرتا ہے اور مظلوم

اسے برا بھلا کہتے کہتے اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ اس پر ہونے والے ظلم کا بدلہ ہو جاتا ہے اور

مظلوم کی بدگوئی ظالم کیلئے مفید ہو جاتی ہے۔“

۳۳۔ شفاء اور داء:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:
 ”ذکر اللہ پر قائم رہو کیونکہ اس میں شفاء ہے اور لوگوں کے تذکروں سے بچو
 کیونکہ یہ داء (بیماری) ہے۔“

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:
 ”جب دوسروں کے عیب کے تذکرے کا ارادہ ہو تو اپنے عیب یاد کر لیا کرو۔“

حواشی

- (۱) حدثنا عبد اللہ بن ابی بدر أنبأنا يزيد بن هارون عن إسماعيل بن ابی خالد عن قيس قال .
- (۲) حدثنا يحيى بن يوسف الزمى حدثنا محمد بن سلمة الحرانى عن محمد بن إسحاق عن محمد عن موسى بن يسار عن أبى هريرة رضى الله عنه قال .
- (۳) حدثنا يحيى بن يوسف الزمى حدثنا يحيى بن سليم عن هشام عن ابن سيرين عن عبدة السلماني قال .
- (۴) حدثنا أبو نصر التمار حدثنا فضيل بن عياض عن ليث عن مجاهد قال .
- (۵) حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأنا سعيد بن عامر عن الربيع بن صبيح .
- (۶) حدثنى عبد الله بن أبى بدر أنبأنا يزيد بن هارون عن هشام بن حسان عن خالد الربعى قال .
- (۷) وسمعت أنا يحيى بن أيوب يذكر عن نفسه .
- (۸) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن المبارك أنبأنا سفيان عن ابن أبى نجيح عن مجاهد .
- (۹) حدثنا أحمد بن جميل أخبرنا ابن المبارك عن أبى مودود عن زيد مولى قيس الحذاء عن عكرمة عن ابن عباس .
- (۱۰) حدثنا أحمد بن محمد بن أيوب حدثنا إبراهيم بن سعد عن محمد بن إسحاق عن وهب بن منبه .
- (۱۱) حدثنى أبو حاتم حدثنا أصبغ أخبرنى ابن وهب أخبرنى عبد الله ابن عياش عن يزيد بن قوذر عن كعب قال .
- (۱۲) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا ابن عليه حدثنا سعيد بن أبى عروبة عن قتادة رضى الله عنه قال .
- (۱۳) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا محمد بن يزيد الواسطى أنبأنا جوير عن الضحاك .
- (۱۴) حدثنا محمد بن أبى حاتم الأزدي حدثنا داود بن المحبر حدثنا الربيع بن صبيح قال سمعت الحسن رضى الله عنه يقول .
- (۱۵) حدثنى عيسى ابن عبد الله التميمى قال .
- (۱۶) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك عن إسرائيل عن أبى يحيى عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله عنهما قال .
- (۱۷) حدثنى عبد الله بن أبى بدر أنبأنا كثير بن هشام عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الأصم قال .

- (۱۸) حدثنا خالد بن مرداس حدثنا أبو عقيل عن حفص بن عثمان قال كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه يقول.
- (۱۹) حدثني أبو محمد الأزدي حدثنا علي بن ثابت عن صالح المزني قال.
- (۲۰) حدثنا نصر بن طرخان حدثنا عمران بن خالد الخزاعي قال.
- (۲۱) حدثني عبد الله بن أبي بدر أنبأنا يزيد بن هارون عن المسعودي عن عون بن عبد الله قال.
- (۲۲) حدثني المفضل بن غسان عن أبيه قال قال بكر بن عبد الله.
- (۲۳) حدثني أبي أنبأنا الأصمعي عن معتمر بن سليمان عن حزم القطعي عن سليمان التيمي قال.
- (۲۴) حدثنا أحمد بن سعيد الدارمي حدثنا الأصمعي عن أبيه قال.
- (۲۵) وحدثنا أحمد بن جميل المروزي أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا جعفر بن حيان عن الحسن رضى الله عنه قال.
- (۲۶) حدثني العباس العنبري حدثنا محمد بن عبيد حدثنا محرز وهو أبو رجاء الشامي عن عمر بن عبد الله عن عمران بن عبد الرحمن قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه.
- (۲۷) حدثني محمد بن قدامة الجوهري و محمد بن عبد المجيد التيمي وهذا لفظ محمد بن عبد المجيد قالا حدثنا يحيى بن سليم عن اسماعيل بن كثير عن مجاهد رضى الله عنه قال.
- (۲۸) حدثني محمد بن اسحاق الباهلي حدثنا سفيان رحمة الله عليه قال.
- (۲۹) حدثني حمزة بن العباس أنبأنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله أنبأنا ابن لهيعة حدثني الحارث بن يزيد عن علي بن رباح قال سمعت وهبا الذماری يحدث عن فضالة بن عبيد قال.
- (۳۰) حدثني سريج بن يونس حدثنا يونس حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا هشام بن حسان عن خالد الربعي قال.
- (۳۱) وحدثني الحسن بن الصباح أنه حدث عن عبد الرحمن المحاربي عن أبي رجاء عن عمر مولى غفرة عن عبد الله بن معمر قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه.
- (۳۲) حدثنا حسين بن علي حدثنا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس رضى الله عنهما قال.
- (۳۳) حدثنا حسين بن علي حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا اسرائيل عن ابي يحيى عن مجاهد رحمة الله.
- (۳۴) حدثنا الحسين بن جنيد حدثنا شعيب بن حرب حدثنا علي بن مسعدة حدثنا رباح بن عبيدة قال.

باب ۷

غیبت کسے کہتے ہیں

غیبت

کسی کا ایسا تذکرہ کرنا جسے وہ اچھا نہ سمجھے غیبت کہلاتا ہے۔ خواہ یہ تذکرہ اس کے جسم سے متعلق ہو یا دین کے یا کاروبار کے یا اس کی ذات، شکل و صورت، اخلاق، مال، والدین، اولاد، اہل و عیال، نوکر، پگڑی، لباس، رفتار، نشست و برخاست وغیرہ کسی بھی چیز سے متعلق ہو۔

اس تذکرہ کے غیبت ہونے میں برابر ہے کہ اس کی ناپسندیدہ خصلت کا ذکر زبان سے ہو، تحریر سے یا ہاتھ، آنکھ سر وغیرہ کے اشارہ سے ہو۔

کسی کے جسم سے متعلق غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ وہ اندھا ہے، لنگڑا ہے، بھینگا ہے، بہرا ہے، لمبا ہے، ٹھگنا ہے یا کالا ہے وغیرہ۔ کسی کے دین کے بارے میں غیبت کرنے کی مثال جیسے کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ بدکار ہے، فاسق ہے، چور ہے، خائن ہے، ظالم ہے، نماز میں سستی کرنے والا ہے، طہارت میں سست ہے، زکوٰۃ صحیح جگہ نہیں دیتا، غیبت سے پرہیز نہیں کرتا۔

کسی کی عادات بارے میں اس کی غیبت کی مثال یہ ہے کہ کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ بے ادب ہے، کسی کے حق کا خیال نہیں رکھتا، بہت بولتا ہے، بہت کھاتا یا سوتا ہے، بے وقت سوتا ہے، اپنی جگہ پر نہیں بیٹھتا۔

کسی کے والد بارے میں اس کی غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ اس کا باپ غلط کار ہے، دھوبی ہے، لوہار ہے یا بڑھئی ہے وغیرہ۔

کسی کے اخلاق کے بارے میں اس کی غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ وہ بدخلق ہے، متکبر ہے، نمود و نمائش کا شوقین ہے، جلد باز ہے، سخت ہے، عاجز ہے، کمزور دل ہے یا جذباتی ہے وغیرہ۔

کسی کے کپڑے کے بارے میں۔ اس کی غیبت کی مثال جیسے یہ کہنا کہ اس کی آستین بڑی ہے، دامن لمبا ہے، قمیص میلا ہے وغیرہ اسی سے باقی چیزوں سے متعلق کسی کی غیبت کی صورتوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اسی طرح کسی کا کوئی ایسا واقعہ نقل کرنا جس میں اس کا ناپسندیدہ تذکرہ ہو وہ بھی غیبت ہے اور حرام ہے۔ اپنی کسی کتاب میں بھی کسی کا کوئی ایسا تذکرہ حرام ہے ہاں البتہ اگر کسی کے غلط قول و عمل کی تردید مقصود ہوتا کہ دوسرے اس سے دھوکہ نہ کھائیں یہ غیبت نہیں بلکہ نصیحت واجبہ ہے جس پر ثواب ملے گا۔

مبہم طریقہ سے کسی کا ایسا تذکرہ کرنا جس سے مخاطب کسی معین فرد مراد لے سکتا ہو یہ بھی غیبت ہے جیسے یہ کہنا بعض فقہاء نے یا بعض علم کے مدعیوں نے یا بعض مفتیوں نے یا بعض تقویٰ کے دعویداروں نے ایسا کیا ہے اور سننے والا سمجھ رہا ہو کہ اس کی مراد فلاں ہے۔

اگر کسی نے پوچھا فلاں کا کیا حال ہے اور مخاطب نے یہ جواب دیا کہ ”اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری اصلاح فرمائیں“ یا ”اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں“ یہ بھی غیبت ہے۔

جس طرح غیبت کرنے والے کا غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح سننے والے پر بھی لازم ہے کہ جب وہ کسی کو غیبت کرتا ہو اسے تو اس کو روکے، اگر روکنے میں کسی نقصان کا غالب گمان ہو تو دل سے برا سمجھے اور مجلس سے جدا ہو جائے اگر زبان سے یا کسی اور فعل سے غیبت کو روک سکتا ہے تو اس پر ایسا کرنا لازم ہے، اگر نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

اگر کوئی دل سے تو غیبت سننے پر خوش ہے مگر زبان سے کہا ”چپ ہو جاؤ“ تو ایسے آدمی کے بارے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ گناہ سے بری نہیں ہے، لہذا دل سے غیبت کی ناپسندیدگی کا اظہار ضروری ہے۔

اگر کسی ایسی مجلس میں پھنس گیا ہے جہاں غیبت ہو رہی ہے اور یہ نہ تو روک سکتا

ہے نہ مجلس سے الگ ہو سکتا ہے یا روکا ہے مگر اس کا اثر نہیں ہے تو یہ غیبت سے دلی نفرت کو کام میں لائے، دل اور زبان سے یا فقط دل سے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرے اور اپنی توجہ کو غیبت سننے سے ہٹالے، غیر ارادی و جبری طور پر جو کچھ یہ سنے گا اس کا گناہ نہ ہوگا اور جب بھی اٹھ جانے کا موقع ملے تو اٹھ جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا

فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِ مَعَ

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ.“

”اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات کے خلاف باتیں کرنے میں لگن ہوں تو ان سے اعراض کیجئے حتیٰ کہ وہ ان باتوں کو چھوڑ کر کوئی اور بات کرنے لگیں اور اگر شیطان آپ کو ان سے ہٹ جانا بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھئے۔“

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اگر میں کسی کی غیبت کرتا تو والدین کی کرتا کیوں کہ وہی میری نیکیوں کے سب

سے زیادہ حقدار ہیں۔“

اگر کوئی آدمی اپنے والدین، اساتذہ یا دیگر محسنین میں سے کسی کی غیبت سنے تو

غیبت کرنے والی کی بات کو رد کرے اور اسے منع کرے۔ (اضافہ از ”الاذکار“ للنووی)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ بہتان اور غیبت میں فرق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

”هَلْ تَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ

بِمَا يُكْرَهُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا

تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ.

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کی حقیقت کیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا تو کسی کے سامنے اپنے بھائی کا تذکرہ اس طرح کرے جو اس کو ناگوار ہو،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا اگر سو فیصد وہی بات اس بھائی میں پائی جائے

جو میں کہتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو تو کہتا ہے اگر وہی پائی جائے اس میں

تو جان لے، تو نے اسکی غیبت کی اور اگر اس میں وہ بات نہیں پائی جاتی تو، تو نے اس

پر بہتان باندھا۔

۲۔ کسی کو کمزور بتلانا:

عمر بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کی، فرماتے ہیں

کہ:

”ذَكَرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا أَعْجَزَهُ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَبْتُمْ أَخَاكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْنَا

مَا فِيهِ قَالَ إِنْ قُلْتُمْ مَا فِيهِ اغْتَبْتُمُوهُ وَإِنْ قُلْتُمْ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهْتُمُوهُ.

”ایک آدمی کا آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں تذکرہ کیا گیا تو

صحابہ نے کہا وہ کتنا کمزور ہے؟

فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے بھائی کی غیبت کی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے اس کے متعلق ایسی بات کہی جو اس کے اندر موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کے بارے میں ایسی بات کہو جو اس میں ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں موجود نہیں تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔“

۳۔ کسی کو ٹھنگنا کہنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”أَنَا ذِكْرُ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَصِيرَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اغْتَبَيْتِهَا.“

”میرے سامنے ایک عورت کا تذکرہ کیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ وہ تو چھوٹے قد کی ہے، اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی غیبت کی ہے۔“

۴۔ کسی کے ٹھنگنا ہونے کا اشارہ کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

دَخَلْتُ امْرَأَةً قَصِيرَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقُلْتُ

بِإِبْهَامِي هَكَذَا وَأَشْرْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَصِيرَةٌ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَبَيْتِهَا.

”ایک چھوٹے قد کی عورت داخل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی مجلس میں تشریف فرما تھے، تو میں نے اس عورت کے متعلق اپنے دونوں انگوٹھوں کو ملا کر نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کیا کہ یہ تو ٹھنگنی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو نے اس کی غیبت کی۔“

۵۔ کسی کو عاجز بتلانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعْجَزَ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمْ لَحْمَ أَخِيكُمْ وَاعْتَبْتُمُوهُ.“

”ہم ایک دفعہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء میں ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں آدمی کو کس نے عاجز بنا دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔“

۶۔ تھوک میں گوشت کا ٹکڑا نکلنا:

غبطہ بنت خالد کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ

فرما رہی تھیں:

لَا يَغْتَابُ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَحَدًا فَإِنِّي قُلْتُ لِإِمْرَأَةٍ مَرَّةً وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ لَطَوِيلَةُ الذَّيْلِ فَقَالَ الْفِطِيُّ الْفِطِيُّ فَلَفِظْتُ بِضَعَةٍ مِنْ لَحْمٍ.

”اے عورتو! تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے اس لئے کہ میں نے ایک مرتبہ ایک عورت کے متعلق یہ کہا کہ یہ بہت لمبی ہے اور اس وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھوکو، تھوکو، میں نے تھوکا تو گوشت کا ٹکڑا نکلا۔“

۷۔ غیبت والوں کی بُو:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ لَنَا رِيحٌ مُنْتَنَةٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَرُونَ مَا هَذِهِ الرِّيحُ هَذِهِ
رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ.

”ایک مرتبہ ہم نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک بدبودار ہوا اٹھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے یہ کس قسم کی بدبودار ہوا ہے، یہ مؤمنین کی غیبت کرنے والوں کی بدبو ہے۔“

۸۔ افضل عمل:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

”قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ يَسْلِمُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
لِسَانِكَ وَيَدِكَ.

”ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیری زبان اور تیرے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔“

حواشی

- (۱) حدثنا يحيى بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أخبرني العلاء ابن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۲) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا علي بن عاصم عن المثني بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال.
- (۳) حدثنا أبو خيثمة حدثنا عبدالرحمن بن مهدي عن سفيان عن علي بن الأقرم عن أبي حذيفة عن عائشة رضي الله عنها.
- (۴) حدثنا أبو عبدالرحمن القرشي حدثنا أبو معاوية قال ذكر الشيباني عن حسان بن مخارق عن عائشة رضي الله عنها قالت.
- (۵) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا فران بن تمام عن محمد بن أبي حميد عن موسى بن وردان عن أبي هريرة رضي الله عنه قال.
- (۶) حدثنا عبيد الله العتكي حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا الهنيد ابن القاسم قال سمعت غبطة بنت خالد قالت سمعت عائشة رضي الله عنها تقول.
- (۷) حدثنا خيثمة حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثني أبي قال وحدثني واصلة مولى أبي عيينة قال حدثني خالد بن عرفطة عن طلحة بن نافع عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال.
- (۸) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا المسعودي وقيس بن الربيع عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت ابن عمرؓ سے غیبت بارے سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ:
”جس کی تو برائی بیان کر رہا ہے اگر وہی بات اس میں پائی جاتی ہے تو یہ غیبت
ہے، اگر وہ بات اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ بہتان ہے۔“

۲۔ حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”تو کسی انسان کے بارے میں ایسی بات کہہ بیٹھے اور تو جانتا ہو کہ وہ اس کو ناپسند
سمجھتا ہے سو جان لو کہ تم نے اس کی غیبت کی، اور جو بات تو نے کہی اگر وہ اس میں نہیں پائی
جاتی تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔“

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:
”اپنے بھائی کا تذکرہ کرے اس طرح کہ تو جانتا ہے وہ بات اس میں پائی جاتی
ہے تو یہ غیبت ہے اور تیری وہ بات جو اس میں نہ پائی جائے تو یہ بہتان ہے۔“

۴۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احتیاط:

عمر بن یوسف فرماتے ہیں کہ:
”حضرت حسنؓ نے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس بات سے ڈرتے
تھے کہ کہیں ہمارا حمید الطویل (یعنی لمبے قد والا حمید) کہنا غیبت شمار نہ ہو جائے۔“

۵۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

جریر بن حازم نے بیان کیا کہ ابن سیرین نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور پھر فرمایا

کہ:

”یہ کالا انسان ہے، اس کے بعد فرمایا میں اللہ سے اس کی معافی چاہتا ہوں

کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی غیبت کی۔“

۶۔ ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ہشام بن حسان فرماتے ہیں کہ:

”انسان کسی کی ناپسندیدہ بات کا تذکرہ کسی کے سامنے کرے تو یہ غیبت ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أحمد بن منیع أبو نصر التمار حدثنا حماد بن سلمة عن عباس الجریری عن سنان بن سلمة قال.
- (۲) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا حسین بن محمد عن المسعودی عن عون بن عبد الله قال.
- (۳) وحدثنا أحمد بن منیع حدثنا ابن علیة حدثنا هشام الدستوائی عن حماد عن إبراهيم قال.
- (۴) حدثنا یحیی بن ایوب حدثنا مروان بن معاویة عن عمر بن یوسف قال قال الحسن یخشون أن ینکون قولنا حمید الطویل غیبة.
- (۵) حدثنا أحمد بن منیع حدثنا محمد بن میسر أبو سعد حدثنا جریر ابن حازم قال.
- (۶) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب عن هشام بن حسان قال.

وہ صورتیں جن میں غیبت کی اجازت ہے

وہ مصلحتیں جن کے سبب غیبت کی اجازت ہے

غیبت حرام ہے مگر بعض مصلحتوں کی وجہ سے حلال بھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ مصلحتیں صرف وہ ہیں جو شریعت نے بتائی ہیں۔ ان کی تعداد چھ ہے:

پہلی مصلحت:

ظلم ہے: اگر کوئی مظلوم ہے تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ حاکم و قاضی کے سامنے جس سے انصاف کی توقع ہے ظالم کا ظلم بیان کرے۔

دوسری مصلحت:

کسی برائی کو روکنے کے لیے مدد حاصل کرنا: اگر کسی برائی کو روکنے کے لیے کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو جس سے مدد کی امید ہے اس سے برائی کرنے والے کی برائی کا ذکر کرنا جائز ہے۔

تیسری مصلحت:

فتویٰ حاصل کرنا: مفتی سے فتویٰ لینے کے لیے اسے یوں کہنا کہ میرے بھائی نے یا فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے یا میرے خاوند نے یا بیوی نے مجھ پر ظلم کیا ہے، یہ جائز ہے۔ لیکن اس میں بھی احتیاط اسی میں ہے کہ کسی کی تعیین کیے بغیر کام ہو سکے تو بہتر ہے مثلاً یوں کہے کہ اگر کوئی بھائی یا خاوند یا بیوی ایسا کرے تو اس کا کیا حکم ہے۔ تاہم نام لینا بھی جائز ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ ہندہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے شکایت کی کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس تذکرہ سے منع نہیں فرمایا۔

چوتھی مصلحت:

مسلمانوں کو شر سے خبردار کرنا: اور اس کئی صورتیں ہیں، حدیث کے راوی کی کمزوریوں پر مطلع کرنا، گواہی دینے والے کے عیب پر مطلع کرنا، کسی نے کسی جگہ رشتہ سے متعلق مشورہ لیا ہے تو اسے ان لوگوں کے منفی پہلوؤں کے بارے میں بتانا وغیرہ لیکن اس میں حسد یا کوئی اور مقصد کارفرمانہ ہو۔ یا اسی طرح کسی کی کوئی کمزوری اس کے سرپرست کو بتانا تاکہ وہ اس کا ازالہ کرے۔

پانچویں مصلحت:

اگر کوئی آدمی اعلانیہ گناہ یا بدعت کرتا ہے تو جو گناہ وہ اعلانیہ کرتا ہے ان کا تذکرہ جائز ہے۔ ان کے علاوہ اگر اس کا کوئی پوشیدہ گناہ ہے تو اس کا تذکرہ جائز نہیں ہے۔

چھٹی مصلحت:

اگر کسی کا معروف لقب اس کی کسی کمزوری و عیب کے اظہار پر مبنی ہو اور کسی جگہ اس معروف لقب کے بغیر اس کا تعارف نہ ہو رہا ہو تو اس کا ذکر جائز ہے جیسے اعمش (بھینگا) اَعْرَج (لنگڑا) اَعْمَى (نابینا) وغیرہ۔

یہ تمام تر تفصیلات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”الْأَحْيَاء“ میں ذکر کی ہیں ان کے علاوہ اور کئی سارے علماء نے اپنی کتابوں میں بھی یہ سب ذکر کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں آنے والی احادیث، اقوال و واقعات میں مذکورہ بالا تفصیلات کے کافی وافی دلائل موجود ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ بدترین شخص:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آئِذْنُوا لَهُ فَبُئْسَ
ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بُئْسَ رَجُلٌ الْعَشِيرَةُ فَلَمَّا أَنْ دَخَلَ الْأَنَّ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا
خَرَجَ قُلْنَا قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ أَلَّتْ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ أَيُّ عَائِشَةَ شَرُّ النَّاسِ
مُتْرَلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ.

”ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے آنے دو، یہ قبیلہ کا بدترین آدمی ہے، پھر جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کی، جب وہ چلا گیا تو ہم نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اس کے بارے سخت الفاظ فرمائے جب وہ آیا تو نرمی فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روز جزا اللہ کے ہاں لوگوں میں سے بدترین وہ ہوگا کہ لوگ اُس کے شرکی وجہ سے اُس سے دور بھاگیں گے۔ لوگ جس کے شر سے بچنے کے لئے اس سے دور رہیں۔“

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

إِنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَلْقَةٍ فَأَثْنُوا
عَلَيْهِ شَرًّا فَرَحَّبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ يُخَافُ لِسَانَهُ أَوْ
يُخَافُ شَرَّهُ.

”ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آ رہا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے حلقہ میں تھے حاضرین نے اس کا برا تعارف کرایا، جب وہ آپ کے

پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے خوش آمدید کہا پھر جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں بدترین شخص وہ ہوگا کہ لوگ جس کی زبان یا اس کے شر سے ڈرتے ہوں۔“

۳۔ فاسق کو اس کی برائی بتاؤ:

بھز بن حکیم اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَتْرَعُونَ عَن ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتَى يَعْرِفُهُ النَّاسُ أَذْكَرُوهُ بِمَا فِيهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ .

”کیا تم لوگوں کے سامنے بدکار کے تذکرہ سے ڈرتے ہو؟ اس کی جن باتوں

سے لوگ ڈرتے ہیں وہ اسے بتاؤ۔“

۴۔ فاسق کی تعریف سے بچو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبُ اللَّهِ وَاهْتَزَّ لِذَلِكَ الْعَرْشُ .

”جب فاسق کی تعریف کی جائے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں اور اس

تعریف کی وجہ سے عرش لرز جاتا ہے۔“

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَغْضَبُ إِذَا مَدِحَ الْفَاسِقُ .

”جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أبو خيثمة وإسحاق بن إسماعيل قالا حدثنا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر سمع عروة قال حدثني عائشة رضي الله تعالى عنها قالت .
- (۲) حدثنا علي بن الجعد أخبرني عثمان بن مطر عن ثابت عن أنس
- (۳) حدثنا أبو طالب عبد الجبار بن عاصم حدثنا الجارود بن يزيد عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .
- (۴) حدثنا رياح بن الجراح العبدى حدثنا سابق بن عبد الله وكان من البكائين رحمه الله عن أبي خلف عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .
- (۵) حدثنا محمد بن أبي سمينة حدثنا المعافى بن عمران بن سابق عن أبي خلف عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ پوشیدہ گناہ گار کی برائی غیبت ہے:

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ:

”جو اعلانیہ گناہ نہیں کرتا اس کی برائی بیان کرنا غیبت ہے۔“

۲۔ تین آدمی جن کی برائی کرنا جائز ہے:

ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

”تین آدمیوں کی برائی غیبت نہیں ہوتی۔ (۱) ظالم حکمران (۲) بدعتی (۳) اعلانیہ

گناہ کرنے والا۔“

۳۔ فاسق آدمی:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”فاسق کی برائی کرنا حرام نہیں ہے۔“

۴۔ بدعتی آدمی:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”بدعتی کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔“

۵۔ ہانی بن ایوب کہتے ہیں میں نے محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ سے رافضیوں کی غیبت بارے پوچھا

تو فرمایا:

”اگر ان سے ملاقات رہتی ہے تو ان کی غیبت بھی غیبت ہے۔“

۶۔ ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

”تین آدمیوں کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں ہے:

(۱) فاسق۔ (۲) ظالم۔ (۳) بدعتی۔“

۷۔ نام لئے بغیر برائی کرنا:

حضرت ابراہیم نخعیؑ سے نقل ہے کہ:
”پہلے لوگ جب تک کسی کا نام نہ لیتے اس کی برائی کرنے کو غیبت نہیں سمجھتے

تھے۔“

۸۔ ظالم کے لئے دُعاء نہ کرو:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
”جس نے ظالم کی بقاء کی دُعاء کی تو یقیناً اس نے اللہ کی نافرمانی کو محبوب جانا۔“

۹۔ اعلانیہ گناہ کرنے والے کی برائی جائز ہے:

صلت بن طریف کہتے ہیں کہ:

”میں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا اعلانیہ گناہ کرنے والے کی برائی بیان کرنا غیبت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، اس کے احترام کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“

۱۰۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:
”فاجر کی برائی بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک آدمی بزید بن مہلب کے ساتھ نکلا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی برائی بیان کی۔“

۱۱۔ حضرت سعید بن جبیرؓ کا قول:

حمید طویل سے روایت ہے کہ:

”سعید بن جبیرؓ سے غیبت کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے فرمایا کہ جو بات میں آدمی کے منہ پر کہتا ہوں پھر اس کی عدم موجودگی میں کہتا ہوں تو یہ غیبت نہیں ہے۔“

۱۲۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”تین آدمیوں کی برائی بیان کرنا غیبت نہیں ہے: (۱) بدعتی (۲) اعلانیہ گناہ

کرنیوالا (۳) ظالم حکمران۔

۱۳۔ بدعتی کی برائی کرنا:

زاہدہ بن قدام کہتے ہیں: میں نے منصور بن معتمر کو کہا کہ:

”کیا میں روزہ کی حالت میں سلطان کی برائی کر سکتا ہوں تو انہوں نے کہا نہیں،

میں نے کہا بدعتی کی انہوں نے کہا ہاں۔“

۱۴۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان:

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ:

”جب کسی کا فسق ظاہر ہو جائے تو اس کی برائی غیبت نہیں ہے جیسے خنثی (نامرد)

کو خنثی کہنا اور حروریہ کو حروریہ کہنا۔“

نوٹ: حروریہ خارجیوں کو کہا جاتا تھا کیونکہ اس دور میں حروراء نامی شہر خارجیوں کا

گڑھ تھا اس لیے ہر خارجی حروری کہلانے لگا۔

۱۵۔ حضرت صلت فرماتے ہیں کہ میں نے سوال کیا حضرت حسن سے کہ:

”میں نے کہا کسی آدمی کے گناہوں اور قتل و غارت کا مجھے علم ہو، کیا اس کی برائی

غیبت ہے انہوں نے کہا نہیں، فاجر قابل تعریف نہیں ہے۔“

۱۶۔ حضرت حسن فرماتے ہیں:

”تین آدمیوں کی آبرو تمہارے لیے محترم نہیں ہے ایک اعلانیہ اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی کرنے والا، دوسرا ظالم حکمران تیسرا بدعتی۔“

حواشی

- (۱) حدثنا الحسن بن يحيى أنبأنا عبدالرزاق عن زيد بن أسلم قال.
- (۲) حدثنا يوسف بن موسى حدثنا عبدالرحمن بن مغراء حدثنا الأعمش عن إبراهيم قال.
- (۳) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن الحسن رضي الله تعالى عنه قال.
- (۴) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا الربيع بن صبيح عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۵) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا حسين الجعفي عن هانيء ابن ايوب قال.
- (۶) وبلغني عن أحمد بن عمران الأخنسي حدثنا سليم بن حيان عن الأعمش عن إبراهيم قال.
- (۷) حدثنا أبي أنبأنا هشيم عن الأعمش عن إبراهيم.
- (۸) حدثني محمد بن عبدالمجيد التميمي حدثنا عبيدالله بن عمرو عن يونس عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۹) حدثني يحيى بن جعفر أنبأنا عبدالملك بن إبراهيم الجدي حدثنا الصلت بن طريف قال.
- (۱۰) حدثني محمد بن عباد بن موسى حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث بن همام عن قتادة قال.
- (۱۱) حدثني محمد حدثنا زيد بن الحباب عن حماد بن سلمة عن حميد الطويل رضي الله عنه قال.
- (۱۲) حدثني محمد حدثنا يحيى بن أبي بكير عن شريك عن عقيل عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۱۳) حدثني محمد حدثنا مروان بن معاوية عن زائدة بن قدامة قال.
- (۱۴) حدثنا عبيدالله بن جرير حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا المبارك عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۱۵) حدثني عبيدالله حدثنا موسى بن إسماعيل حدثنا الصلت بن طيف المغولي قال.
- (۱۶) حدثني أبي أنبأنا علي بن شفيق أنبأنا خارجة حدثنا ابن جابان عن الحسن قال.

باب ۹

غیبت کا کفارہ

جس آدمی سے گناہ ہو جائے اس پر لازم ہے کہ وہ اس سے توبہ کرے۔ توبہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے۔ توبہ کیلئے تین چیزیں لازمی ہیں:

(۱) اس گناہ کو چھوڑ دے۔

(۲) جو ہو چکا اس پر دل سے افسوس و ندامت ہو۔

(۳) آئندہ اسے نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔

اگر کوئی ایسا گناہ ہو جائے جس سے کسی آدمی کا حق متاثر ہوا ہو تو اس سے توبہ کے لیے ایک چوتھی شرط بھی ہے کہ جس کا حق مارا ہے اس کا حق واپس کرے یا اس سے معاف کرائے۔

غیبت کا تعلق چونکہ بندوں سے ہے لہذا اس سے توبہ کے لیے مذکورہ چار شرطوں کو پورا کرنا لازم ہے۔

جس کی غیبت کی ہے اس سے معذرت طلب کرے، اگر وہ فوت ہو گیا ہے یا زندہ ہے مگر اس سے ملاقات و رابطہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو اس کے لیے دُعاء و استغفار کی کثرت کرے۔

اور جس سے کوئی معذرت طلب کرے اس کے لیے بھی اجر و فضیلت اسی میں ہے کہ وہ اسے معاف ہی کر دے اور اپنے دل کو اس طرح سمجھائے کہ جو ہونا تھا ہو گیا اب اپنے بھائی کو معاف کر کے حُسن سلوک کا ثواب پاؤں گا، مجھے صبر کا اجر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ.“ (جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو اس کا یہ کام بڑے کاموں سے ایک ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”خُذِ الْعَفْوَ“ (معافی کو اختیار کر) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جس کو کوئی راضی کرنا چاہے اور وہ راضی نہ ہو تو یہ راضی نہ ہونے والا شیطان ہے یعنی جھگڑے اور برائی کو بڑھانا چاہتا ہے۔ (اضافہ از ”الاذکار للنووی“)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ غیبت کا کفارہ:

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”كَفَّارَةٌ مِّنْ اِغْتَابٍ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُ.“

”غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی تو نے غیبت کی اس کے لئے بخشش کی دُعاء

مانگتا رہ۔“

حواشی

(۱) حدثنی أبو عبیدة عبد الوارث بن عبد الصمد حدثنا أبی حدثنا عنبسة بن عبد الرحمن القرشی عن خالد بن یزید عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ غیبت کا کفارہ:

حمید اعرج کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
 ”بھائی کا گوشت کھانے کا کفارہ یہ ہے کہ اس کی تعریف کرو اس کے لئے
 دُعائے خیر کرو۔“

۲۔ جھوٹ کا کفارہ:

زید بن ابی انیسہ روایت کرتے ہیں کہ:
 ”حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے جھوٹ کے گناہ سے توبہ کے
 بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، اس کی توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ:
 ”تم نے جس پر جھوٹ بولا ہے اس کے پاس جا اور کہہ کہ میں نے تمہارے
 بارے میں جو کہا ہے جھوٹ بولا ہے، ظلم کیا ہے اور برائی کی ہے، اگر میرا مواخذہ کرو تو آپ
 کا حق ہے اور اگر چاہیں تو معاف کریں۔“
 ۳۔ ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس نے بھائی کی غیبت کی، تو اس کے لیے استغفار کرے، یہ اس کا کفارہ ہے۔“

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:
 ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے حواری ایک مردار کتے کے پاس سے گزرے
 تو حواریوں نے کہا اس کی کتنی بدبو ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کے دانتوں کی
 سفیدی بھی کتنی زیادہ ہے جو لوگوں کو نصیحت کر رہی ہے اور غیبت سے منع کر رہی ہے۔“
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ صرف اس کی بدبو پر ہی تبصرہ نہ کرو بلکہ اس کے اور
 بھی معاملات قابلِ عبرت ہیں۔

۵۔ مہلب رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

حسین بن عبدالرحمن کہتے ہیں مہلب بن ابی صفرۃ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو کسی کی غیبت کرتے سنا تو فرمایا:

”رُک جاؤ، اللہ کی قسم تمہارے منہ سے اس کی بدبو کبھی ختم نہ ہوگی۔“

۶۔ کتوں جیسی خصلت:

حسین کہتے ہیں، علی بن حسینؑ نے ایک آدمی کو کسی کی غیبت کرتے سنا تو فرمایا:

”غیبت سے بچو کیونکہ یہ تو کتوں جیسی خصلت رکھنے والوں کی خوراک ہے۔“

۷۔ خون کا لوٹھڑا نکلنا:

حسین بیان کرتے ہیں، قتیبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو کسی کی غیبت کرتے ہوئے سنا تو فرمایا:

”اللہ کی قسم، تم نے خون کا لوٹھڑا نکل لیا ہے جسے نیک لوگ ہمیشہ تھوک دیتے ہیں۔“

۸۔ منصور رحمۃ اللہ علیہ کا طرزِ عمل:

منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

”اگر مجھے میرا کوئی بھائی ملے تو خوشی ہوتی ہے بشرطیکہ وہ مجھے میرے کسی دوست بارے تکلیف نہ دے، اور جس نے میری غیبت کی ہو اس کی غیبت مجھے نہ پہنچائے، میں جس کے ساتھ بھی بیٹھتا ہوں اس فکر میں رہتا ہوں کہ کہیں میں کسی بات کی وجہ سے گنہگار نہ ہو جاؤں یا یہ مجھے کسی بات کی وجہ سے گنہگار نہ کرے جب تک کہ مجلس ختم نہ ہو جائے۔“

۹۔ نیکیوں کو جلانے والی:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

”غیبت سے بچو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، غیبت نیکیوں کو اس سے زیادہ جلاتی ہے جتنا آگ لکڑیوں کو جلاتی ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أبو كريب حدثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة حدثنا محمد بن عبد الله الليثمي عن حميد الأعرج عن مجاهد رضى الله عنه قال كفارة أكلك لحم أخيك أن تشى عليه و تدعو له بخير.
- (۲) حدثنى محمد بن إدريس حدثنا أبو النصر الدمشقى حدثنا إسماعيل بن عياش عن أبى شيبة بن يزيد الهاوى عن زيد بن أبى أنيسة عن عطاء بن أبى رباح أنه سئل عن التوبة من الفرية قال تمشى إلى صاحبك فتقول كذبت بما قلت لك وظلمت وأساءت فإن أخذت فبحقك وإن شئت عفوت.
- (۳) حدثنى محمد بن إدريس حدثنا داود بن معاذ ابن أخت مخلد بن حسين عن شيخ له عن أبى حازم رضى الله عنه قال من اغتاب أخاه فليستغفر له فإن ذلك كفارة لذلك.
- (۴) حدثنى محمد بن عثمان العقيلي حدثنا أبو عون صاحب القرب عن مالك بن دينار رحمه الله قال مر عيسى عليه السلام والحواريان على جيفة كلب فقال الحواريون ما أنتن ريح هذا فقال عيسى عليه السلام ما أشد بياض أسنانه يعظهم وينهاهم عن الغيبة.
- (۵) حدثنى حسين بن عبدالرحمن قال سمع المهلب بن أبى صفرة رجلا يغتاب رجلا فقال أكفف فوالله لا ينقى فوك من سهكها.
- (۶) حدثنى حسين قال سمع على بن حسين رجلا يغتاب رجلا فقال إياك والغيبة فإنها إدام كلاب الناس.
- (۷) حدثنا حسين قال سمع قتيبة بن مسلم رجلا يغتاب رجلا فقال أما والله لقد تلمظت بمضغة طالما لفظتها الكرام.
- (۸) حدثنا حسين بن عبدالرحمن أنه حدث عن بشر بن السرى قال قال منصور بن زاذان رحمه الله إن الرجل من إخوانى يلقانى فأفرح إن لم يسؤنى فى صديقى ويبلغنى الغيبة ممن اغتابنى وإنى لفى جهد من جليسى حتى يفارقنى مخافة إن يآثم ويؤثمنى.
- (۹) حدثنى أبو الحسن الرقى على بن عبدالله حدثنا عبدالله بن يوسف حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر جدى أبى عن الحسن رحمه الله أنه كان يقول إياكم والغيبة والذى نفسى بيده لهى أسرع فى الحسنات من النار فى الحطب.

غیبت سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ ایمان دار کی ذمہ داری:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ.

”جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات

کہے یا خاموش رہے۔“

۲۔ دو منفرد خصلتیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَحْفُ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي

المِيزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَيْكَ بِحُسْنِ الخُلُقِ

وَطُولِ الصُّمْتِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا عَمَلُ الخَلَائِقِ بِمِثْلِهِمَا.

”اے ابو ذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں بتاؤں جو اوروں کے مقابلہ میں بدن پر

ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیوں نہیں،

ارشاد فرمایا حسن خلق اور طویل خاموشی کو لازم پکڑو، تمام انسانوں کے اعمال میں ان جیسا

اور کوئی عمل نہیں ہے۔“

۳۔ جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کٹیں گے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

”مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي عَلَى قَوْمٍ تُقْرَضُ شَفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضٍ مِنْ نَارٍ
كَلَّمَا قُرِضَتْ عَادَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ
أُمَّتِكَ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ.“

”جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، کاٹے جاتے اور وہ دوبارہ بحال ہو جاتے، میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے وہ خطیب ہیں جو کہتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔“

۴۔ ناپسندیدہ ترین شخص:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَلْدُ
الْخَصِيمُ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی وہ

تھا جو جھگڑالو اور ضدی ہو۔“

۵۔ تانبے کے ناخنوں والے:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا عَرَجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمَثُونَ وَجُوهَهُمْ
وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ
النَّاسِ وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.

”جب مجھے معراج کرایا گیا تو میرا گزرا ایسے لوگوں پر ہوا جن کے تانے کے ناخن تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا اے جبریلؑ یہ کون ہیں؟ اس نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے، اور ان کی آبرو پر عیب لگاتے تھے۔“

۶۔ سب سے بڑے جھوٹے:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فَرِيئَةً اِثْنَانِ شَاعِرٌ يَهْجُوا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرِهَا وَرَجُلٌ اِنْتَفَى مِنْ أَبِيهِ.“
 ”سب سے بڑے جھوٹے دو آدمی ہیں ایک وہ شاعر جو قبیلے کی برائی ہی کرتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے باپ کا انکار کرے۔“

۷۔ مومن کا احترام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سَبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.“

”مومن کو گولی دینا بدکاری ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔“

۸۔ نعمان بن عمرو بن مقرن فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.“

”مومن کو گالی دینا بدکاری ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔“

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.“

”مومن کو گالی دینا بدکاری اور قتل کرنا کفر ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا خيثمة حدثنا عبدالرحمن بن مهدي عن سفيان عن أبي حصين عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۲) حدثني الحسين بن السكن بن أبي السكن القرشي حدثنا المعلى ابن أسد العمي حدثنا بشار بن الحكم قال ثابت البناني حدثنا عن أنس بن مالك رضي الله عن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۳) حدثنا الحسين بن مهدي حدثنا عبدالرزاق أنبأنا جعفر بن سليمان عن عمر بن نبهان عن قتادة عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۴) حدثنا حسين بن مهدي حدثنا عبدالرزاق أنبأنا معمر عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها قالت.
- (۵) حدثنا حسين بن مهدي حدثنا عبدالقدوس أبو المغيرة حدثنا صفوان بن عمرو والسكسكي حدثني راشد بن سعد وعبدالرحمن بن جبير بن نفيير عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) حدثنا عثمان بن شيبة حدثنا جرير بن عبد الحميد عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن يوسف بن ماهك عن عبيد بن عمير عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۷) حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا معتمر عن أبيه حدثنا أبو عمرو الشيباني عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۸) حدثنا أبو بكر حدثنا جرير عن منصور عن أبي خالد الوالبي عن النعمان بن عمرو بن مقرن قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۹) حدثنا أبو بكر حدثنا محمد بن الحسن الأسدي حدثنا أبو هلال حدثنا محمد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ بیس سال کی مشق:

عبداللہ بن ابی زکریا دمشقیؒ فرماتے ہیں:
 ”میں نے بیس سال غیر متعلقہ معاملات میں گفتگو سے پرہیز رکھا۔ بعض دفعہ
 میں اس پر بڑی مشکل سے قابو پاسکا۔“

علی بن حملہ کہتے ہیں ابن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس میں کسی کو غیبت نہ کرنے
 دیتے، فرماتے اگر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر لوگوں کے تذکرے کرو
 گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔“

۲۔ چار چیزوں کی چابی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”چار چیزیں خاموشی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، عبادت، تواضع، اللہ تعالیٰ کا
 ذکر اور قناعت۔“

۳۔ ہلاکت کا شکار:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”جو آدمی اپنے کلام کو اپنا عمل نہیں سمجھتا، اپنے اخلاق کو دین نہیں سمجھتا وہ غیر
 شعوری طور پر ہلاکت کا شکار ہو رہا ہے۔“

۴۔ کلام کو عمل سمجھو:

وہیب بن ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جو کلام کو اپنا عمل سمجھے اس کا کلام قلیل ہوتا ہے“

۵۔ دین کو سمجھنے والا:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا اس نے دین کو نہیں سمجھا۔“

۶۔ عبد الملک بن شریح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اگر انسان اپنے لئے کوئی چیز منتخب کرنا چاہے تو خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں

ہو سکتی۔“

۷۔ مال اور کلام:

عیاض بن عبد اللہ فہری کہتے ہیں:

”آدمی جس طرح مال کے معاملہ میں گمراہی و سرکشی میں مبتلا ہوتا ہے اسی طرح

کلام کے معاملہ میں بھی ہوتا ہے۔“

۸۔ چار قسم کا کلام:

”محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کلام چار ہی قسم کا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، کسی

علمی بات کو پوچھ کر حاصل کرنا یا اپنے متعلق کسی دنیاوی معاملہ میں گفتگو کرنا۔“

۹۔ دانا کی زینت:

بنی اسرائیل کے ایک متقی نے کہا کہ:

”عورت کی زینت حیا ہے اور دانا کی زینت خاموشی ہے۔“

۱۰۔ داؤد علیہ السلام کا فرمان:

حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے کہ:

”بعض دفعہ اپنی کی ہوئی کسی گفتگو پر پچھتانا پڑتا ہے مگر خاموشی پر کبھی ندامت کی

نوبت نہیں آئی۔“

۱۱۔ اچھائی کا معیار:

تکھی بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جب تم کسی میں دو خصلتیں دیکھو تو سمجھو کہ اس کی باقی عادتیں بھی اچھی
 ہوں گی، زبان پر قابو رکھنا اور نماز کی پابندی کرنا۔“

۱۲۔ بیس سال خاموشی سیکھی:

عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”میں نے بیس سال خاموشی سیکھی مگر پھر بھی مقصد پورا نہیں ہوا۔“

۱۳۔ عبداللہ بن ابی زکریا:

”عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ جب کسی مجلس میں ہوتے اور مجلس والے ذکر
 اللہ کے علاوہ اور باتیں کرنے لگتے تو آپ ان سے توجہ ہٹا لیتے اور جب اللہ تعالیٰ کا ذکر
 کرنے لگتے تو سب سے زیادہ توجہ کرنے والے آپ ہی ہوتے۔“

۱۴۔ مسلم بن زیاد کہتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ سے جب تک کوئی سوال نہ کرتا، کلام
 نہ کرتے، آپ سب سے زیادہ ہنس مکھ تھے۔“

۱۵۔ برکت کا خاتمہ:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ:
 ”جب مجلس میں سے کوئی بے مقصد بات کہہ بیٹھتا تو ہم ان کی برکت سے بے
 امید ہو جاتے۔“ یعنی اس کی وجہ سے ان کی بشارت ختم ہو جاتی۔

۱۶۔ بہت بڑی دانائی:

کعب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ:
 ”کم بولنا بہت بڑی دانائی ہے لہذا خاموشی کو لازم پکڑ لو، خاموشی بہت اچھی
 خصلت ہے، اس سے بوجھ کم ہوتا ہے اور گناہ ہلکے ہوتے ہیں۔“

۱۷۔ عمل اچھا تو زبان اچھی:

مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جس کا عمل سو فیصد اچھا ہو اس کی زبان بھی سو فیصد اچھی ہوتی ہے اور جس کے

اعمال ملے جلے ہوں اس کی زبان بھی ملی جلی ہوتی ہے۔“

۱۸۔ حضرت ابن عباس کا قول:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے طواف کے دوران اپنی زبان کو

پکڑ کر کہا:

”اے زبان اچھی بات کہہ اور اجر پا، یا خاموش رہ اور ندامت سے پہلے سلامتی

میں رہ۔“

۱۹۔ مورق رحمۃ اللہ علیہ:

مورق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”ایک معاملہ کے حصول کے لئے میں اتنے اتنے سال سے کوشش کر رہا ہوں اور

میں کبھی بھی اس طلب کو چھوڑوں گا نہیں، ساتھیوں نے پوچھا اے ابو معتمر وہ کیا ہے؟ فرمایا

غیر متعلقہ معاملہ میں گفتگو سے پرہیز کرنا۔“

۲۰۔ قول و عمل:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں نے ہمیشہ اپنے قول کو اپنے عمل پر اس اندیشے کے ساتھ پیش کیا کہ کہیں

میرا عمل میرے قول کو جھٹلا نہ دے۔“

۲۱۔ حضرت ربیع کی نصیحت:

ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے بکر بن معز سے فرمایا کرتے:

”اے بکر اپنی زبان کو قابو میں رکھ، مفید بات کے علاوہ بات نہ کر، میں اس

بارے میں بے احتیاطی کرنے والوں سے دین کے بارے میں مطمئن نہیں ہوں۔“

۲۲۔ ابن ابی زکریا:

علی بن ابی حملہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن ابی زکریا رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے سنا کہ:

”میں نے بیس سال خاموشی کی عادت پر گزارے مگر پھر بھی اپنے مقصود کے مطابق خاموشی پر قادر نہیں ہوں۔“

آپ کی مجلس میں اگر کوئی کسی کی غیبت کرتا تو فرماتے:

”اگر تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اگر لوگوں کے تذکرے کرو تو ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔“

۲۳۔ فرشتوں کی قلم دوات:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”اے ابن آدم تجھ پر دو ذمہ دار فرشتے مقرر ہیں تیرا العاب ان کی سیاہی ہے اور تیری زبان ان کی قلم ہے۔“

۲۴۔ لعنت بھیجنے والا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”جو کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو زمین کہتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جس نے مجھ پر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔“

۲۵۔ حضرت ابن عبدالعزیز کی نصیحت:

ابن شوذب بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک آدمی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کسی کے ظلم کی شکایت کرتے ہوئے اسے برا بھلا کہنے لگا، حضرت عمر نے فرمایا تمہارا اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملنا بہتر ہے کہ اس ظالم کا ظلم اپنی اصلی حالت میں تمہارے ساتھ موجود ہو، بجائے اس کے کہ تم نے اسے برا بھلا کہہ کر اس کے ظلم کو ہلکا کر دیا ہو۔“

۲۶۔ علماء کی برائی سے بچو:

ایک صاحب ایک دن حسن بن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی کی برائی کرنے لگے تو فرمایا:

”چھوڑیے علماء کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا دل مردہ کر دیں گے۔“

۲۷۔ جاہلوں جیسے رد عمل سے بچو:

موسیٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”ایک دن عقیل نے مجھ سے ایک بات بیان کی تو میں نے اس سے نفرت کا اظہار کیا، حجاج ابن فرقصہ میرے ساتھ تھے وہ مجھے کہنے لگے ان کی بات پر جاہلوں جیسا رد عمل ظاہر نہ کرو۔“

۲۸۔ ابن ابی عیاش:

ایک آدمی نے ابن ابی عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے کہا فلاں آدمی آپ کی برائی کرتا ہے، فرمایا:

”اسے میرا سلام کہنا اور یہ پیغام دینا کہ اس نے میرے گناہوں کے معاف ہونے میں میری مدد کی ہے۔“

۲۹۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی احتیاط:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بات کرنے میں بڑے محتاط تھے، ایک دفعہ جب ان کی بغل میں پھوڑا نکلا ہوا تھا تو لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین پھوڑا کہاں نکلا ہے؟ فرمایا:

”بازو کی اندروالی جانب“۔ یعنی بغل کا نام لینا مناسب نہ سمجھا۔

۳۰۔ ایک بنی اسرائیلی کا واقعہ:

مخلد بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک آدمی بہت خاموش رہتا تھا ایک دفعہ ان کے بادشاہ نے ان سے کوئی سوال کیا تو وہ اس پر بھی نہ بولا، بادشاہ نے کہا اسے شکار پر لے جاؤ، ہو سکتا ہے یہ وہاں بول پڑے، چنانچہ شکار کے لئے جنگل پہنچے تو انہوں نے ایک پرندہ کی آواز سنی، اور اس پر جال پھینک کر اسے پکڑ لیا، تب وہ آدمی بولا اور کہا:

”خاموشی ہر چیز کے لئے مفید ہے حتیٰ کہ پرندوں کے لئے بھی۔“

۳۱۔ خیر کا خاتمہ:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب مجلس میں کوئی جوان فضول بات کہتا ہے تو ہم اس کی خیر سے مایوس ہو جاتے ہیں۔“ مطلب یہ کہ فضول باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

دل کی غیبت

جیسے زبان کے ساتھ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا حرام ہے اسی طرح دل میں بھی کسی سے بدگمانی رکھنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ“ (بدگمانی سے بہت پرہیز رکھو) صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے۔

قرآن و حدیث میں بدگمانی سے بچنے کا جو حکم ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دل میں کسی کے بارے میں برا خیال آئے تو اس کی تصدیق کر کے اس پر پکے نہ ہو جاؤ کہ فلاں ایسا ہے۔ باقی دل میں جو خیال آتے ہیں وہ مراد نہیں ہیں۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو گمان گناہ ہے وہ یہ ہے کہ دل کے خیال پر اعتماد کر کے اس کا اظہار کرنا، اگر اس پر اعتماد کر کے اظہار نہیں کیا تو گناہ نہیں ہے۔

علماء فرماتے ہیں انسان کے دل میں جو وسوسے اور خیالات آتے ہیں ان کی چار قسمیں ہیں: (۱) رحمانی۔ (۲) ملکی۔ (۳) شیطانی۔ (۴) نفسی۔ پہلی دو قسم کے خیالات خیر کے ہوتے ہیں۔ آخری دو قسم کے خیالات شر ہوتے ہیں۔ لہذا انسان کو جب شر کا خیال آئے تو اس پر لازم ہے کہ اس کو ختم کرنے کی کوشش کرے نہ یہ کہ اسی پر پکا ہو جائے۔

حواشی

- (۱) حدثنا عبدالرحمن بن واقد حدثنا ضمرة حدثنا علي بن حملة قال قال عبدالله بن أبي زكريا الدمشقي.
- (۲) حدثنا علي بن الجعد و محمد بن يزيد الآدمي قالا حدثنا أبو معاوية حدثنا العوام بن جويرية عن الحسن عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال.
- (۳) حدثنا هارون بن معروف حدثنا عبدالله بن وهب حدثنا عبدالله ابن المسيب عن الضحاك بن شرحبيل عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه كان يقول.
- (۴) حدثنا محمد بن مسعود أنبأنا عبدالرزاق قال سمعت وهيب بن الورد رحمه الله يقول.
- (۵) حدثني سريج بن يونس حدثنا علي بن ثابت عن أبي الأشهب عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۶) حدثني محمد بن إدريس حدثنا أصبغ أخبرني ابن وهب حدثنا بكر بن مضر عن عبدالملك بن شريح قال.
- (۷) وحدثني محمد بن إدريس حدثنا أصبغ أنبأنا ابن وهب أخبرني عياض بن عبدالله الفهري قال.
- (۸) حدثني محمد بن إدريس حدثنا أصبغ حدثنا ابن وهب حدثني سحبل بن محمد الأسلمي قال.
- (۹) حدثني أبو حاتم حدثنا ابن عفير حدثنا يحيى بن أيوب عن محمد بن موسى بن علي عن أبيه قال.
- (۱۰) حدثني أبو حاتم الرازي حدثنا أصبغ حدثنا ابن وهب أخبرني عبدالحميد بن سالم المهري عن عبدالله بن حبيب رحمه الله أن داود النبي عليه السلام قال.
- (۱۱) حدثني محمد بن إدريس حدثنا هشام بن خالد حدثنا أبو خليل عتبة بن حماد عن الأوزاعي عن يحيى.
- (۱۲) حدثني محمد بن إدريس حدثنا محمد بن هب بن عطية حدثنا الهيثم بن عمران العنسي أن عبدالله بن أبي زكريا قال.
- (۱۳) حدثني محمد بن إدريس حدثنا محمد بن وهب حدثنا عبيد بن الوليد بن أبي السائب حدثني أبي قال.
- (۱۴) وحدثني محمد بن إدريس حدثنا يزيد بن عبدالله بقية حدثنا مسلم بن زياد قال.
- (۱۵) حدثني محمد بن إدريس حدثنا موسى بن أيوب حدثنا عقبة بن علقمة عن إبراهيم بن أدهم رحمه الله.

- (۱۶) حدثني محمد بن منصور حدثنا حسين بن محمد حدثنا ابن عياش عن أبي سلمة الصنعاني رحمه الله.
- (۱۷) حدثنا بشر بن معاذ حدثنا حماد بن يحيى الأبح عن محمد بن واسع عن مطرف بن بن الشخير قال.
- (۱۸) حدثني أزهر بن مروان حدثنا جعفر بن سليمان حدثنا عنبسة الخواص قال قال ابن عباس رضي الله عنهما.
- (۱۹) حدثني أزهر بن مروان حدثنا جعفر بن سليمان حدثنا المعلى قال قال مورق.
- (۲۰) حدثني أحمد بن بحير حدثنا قبيصة حدثنا سفيان الثوري عن أبي حيان عن إبراهيم التيمي رحمه الله قال.
- (۲۱) حدثني سريج بن يونس حدثنا المبارك بن سعيد عن رجل قد سماه عن بكر بن ماعز قال.
- (۲۲) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا ضمرة عن علي بن أبي حملة عن عبد الله بن أبي زكريا قال سمعته يقول.
- (۲۳) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا أبي عن طلحة بن زيد قال قال الحسن رضي الله عنه.
- (۲۴) حدثني إبراهيم حدثنا موسى بن أيوب حدثنا بقية عن ابن أبي مريم عن المهاجر عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال.
- (۲۵) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا ضمرة عن ابن شوذب قال.
- (۲۶) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا مخلد حدثنا بعض أصحابنا قال.
- (۲۷) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا مخلد.
- (۲۸) وحدثني إبراهيم حدثنا موسى بن أيوب حدثنا مخلد قال.
- (۲۹) وحدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا موسى بن أيوب حدثنا ضمرة عن العلاء بن هارون قال.
- (۳۰) وحدثني إبراهيم حدثنا موسى حدثنا مخلد قال.
- (۳۱) حدثنا عبد الله وحدثني إبراهيم حدثنا موسى بن أيوب حدثني عقبه بن علقمة المعاندي عن إبراهيم بن أدهم رحمه الله و نفعنا ببركته قال.

مسلمان بھائی کی آبرو کا دفاع کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ آگ سے آزادی:

ابودرداء سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
 مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.
 ”جس نے بھائی کی پیٹھ پیچھے اس کی عزت کو بچایا اللہ تعالیٰ پر اس کو آگ سے

بچانا لازم ہے۔“

۲۔ جہنم سے حفاظت:

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ حَمَى عِرْضَ أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 يَجْمِئُهُ عَنِ النَّارِ.

”جس نے اپنے بھائی کی دنیا میں عزت محفوظ رکھی تو اللہ قیامت کے دن ایک

فرشتہ اس کی طرف بھیجیں گے جو اس کو آگ سے محفوظ رکھے گا۔“

۳۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا:

مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ بِالْمَغِيبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.

”جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ

پر اس کو آگ سے بچانا لازم ہے۔“

۴۔ آبروریزی کی سزا:

جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ أَمْرٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ تَنْتَهَكَ فِيهِ حُرْمَتُكَ
وَيَنْقُصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ وَمَا
مِنْ أَمْرٍ يَنْصُرُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ يَنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ
وَيَنْتَهَكَ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ.

”کہ جو آدمی بھی کسی مسلمان کو ایسی جگہ میں رسوا کرتا ہے جہاں اس کی آبروریزی اور ہتک ہوتی ہے تو اللہ ضرور اس کو ایسی جگہ رسوا کرتے ہیں جہاں یہ اپنی مدد چاہتا ہے، اور جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت بچاتا ہے ایسی جگہ میں جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہو رہی ہو تو اللہ ضرور ایسی جگہ اس کی مدد کرتے ہیں جہاں وہ مدد چاہتا ہے۔“

۵۔ غیبت کی مجلس:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا کہ:

”إِذَا وَقَعَ فِي رَجُلٍ وَأَنْتَ فِي مَلَا فَكُنْ لِلرَّجُلِ نَاصِرًا وَلِلْقَوْمِ زَاجِرًا
أَوْقَمَ عَنْهُمْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوهُ. سُوْرَةُ الْحَجْرَاتِ.

”جب کسی آدمی کی غیبت ہو رہی ہو اور تم بھی اسی مجلس میں ہو، تو اس آدمی کی مدد

کرو اور لوگوں کو ڈانٹ دو یا ان سے الگ ہو جاؤ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ. (سورة الحجرات) کیا تم میں سے کوئی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔“ بلکہ اسے تو تم برا سمجھتے ہو۔“

۶۔ بھائی کی مدد کا انعام:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”مَنْ أُغْتِيبَ عِنْدَهُ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَسْتَطِيعُ نَصْرَهُ أُذْرَكَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.“

”جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے قدرت کے باوجود اس کی طرف داری نہ کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی گرفت کریں گے۔“

۷۔ عیب جوئی کی سزا:

حضرت معاذ الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ بَغِيْبَةٍ بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَفَا مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى جَسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ.

”جس نے کسی مومن کی آبرو کو منافق کی غیبت سے بچایا تو اللہ ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو روز جزاء اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا، اور جو شخص مسلمان کے عیب تلاش کرتا ہے تاکہ اس کو رسوا کرے تو اللہ اس کو جہنم کے پل پر روک لیں گے یہاں تک کہ وہ اپنی بات کی سزا مکمل کر لے۔“

۸۔ بھائی کی آبرو کے دفاع کا انعام:

احمد بن جمیل کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی یہ کہتے ہیں حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَدَّ عَنْ عَرَضِ أَخِيهِ رَدًّا لِلَّهِ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

”جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چہرے سے آگ دور رکھیں گے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أبو خيثمة حدثنا جرير عن شهر بن حوشب عن أم الدرداء عن أبي الدرداء رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۲) حدثنا أبو بلال الأشعري حدثنا أبو المنقذ القرشي عن شيخ من أهل البصرة عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۳) حدثنا أبو خيثمة ثنا عثمان بن عمر عن عبيد الله بن أبي زياد عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال.
- (۴) حدثنا الحسن بن عبد العزيز الجروى حدثنى على بن الحسن العسقلانى عن عبد الله بن المبارك عن ليث بن سعد قال حدثنى يحيى بن سليم بن زيد مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سمع إسماعيل بن شير مولى بنى مغالة يقول سمعت جابر بن عبد الله وأبا طلحة الأنصاريين رضى الله عنهما يقولان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثنى يعقوب بن عبيد حدثنا هشام بن عمار حدثنا أبو المعبر الحمصى عن شيخ من أهل البصرة عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) حدثنى إبراهيم بن راشد أبو إسحاق حدثنا فهد بن عوف عن حماد بن سلمة عن شيخ من أهل البصرة عن العلاء بن أنس عن أنس عن مالك رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۷) حدثنا الحسن بن عيسى أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا يحيى ابن أيوب عن عبد الله بن سليمان أن اسماعيل بن يحيى المعافرى أخيره عن سهل بن معاذ بن أنس الجهنى عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۸) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك حدثنا أبو بكر النهشلى عن مرزوق أبي بكر التيمى عن أم الدرداء عن أبي الدرداء رضى الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاء و علماءؒ کے ارشادات و واقعات

۱۔ مسلمان کو غیبت سے بچانے کا اجر:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:
 ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کے وقت اس کی طرف داری کی تو اللہ
 دنیا و آخرت میں اس کی طرف داری کریں گے۔“

۲۔ برے کو برانہ کہنے کا نقصان:

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ:
 ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم بے وقوف کو دیکھتے رہو اور اس کی برائی بیان نہیں
 کرتے جب کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کرتا ہے تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی زبان
 سے ڈرتے ہیں، آپؓ نے کہا کہ یہ شہید نہ بننے سے چھوٹا نقصان ہے۔“

۳۔ مخالف کو غیبت سے بچانا:

حضرت طارقؓ نے فرمایا کہ:
 ”حضرت سعد اور خالدؓ کے درمیان معمولی سا اختلاف ہو گیا تو ایک آدمی حضرت
 سعد کے سامنے حضرت خالد کی غیبت کرنے لگا۔ آپؓ نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ ہمارا
 ذاتی اختلاف ہمارے دین کے لئے نقصان دہ نہیں ہونا چاہیے۔“

۴۔ عمرو بن عتبہؓ:

عمرو بن عتبہ کے غلام کہتے ہیں کہ:

”عمرو بن عتبہ نے مجھے دیکھا کہ میں ایسے آدمی کے ساتھ بیٹھا ہوں جو کسی کی
 غیبت کر رہا تھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ تو ہلاک ہو، حالانکہ انہوں نے اس سے پہلے یہ بات
 کہی تھی اور نہ کبھی اس کے بعد، اور کہا کہ اپنے کانوں کو غیبت سننے سے بچا جیسا کہ زبان کو
 غیبت کرنے سے بچاتا ہے کیونکہ سننے والا کہنے والے کے برابر ہے۔ بس صرف اور صرف

اس کی خامیاں جو اس کے اندر ہیں وہی تیرے پیش نظر رہیں اور برائی تو وہ ہے جو دل میں ہو۔ اگر بے وقوف کی بات رد کر دی جائے تو خوش بخت ہے، اس کو رد کرنے والا جیسا کہ بد بخت ہے اس کا کہنے والا۔“

۵۔ میمون بن سیاہ:

حضرت حزم فرماتے ہیں کہ:

”حضرت میمون بن سیاہ کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کو اپنے پاس غیبت کرنے دیتے تھے، اگر کوئی ایسا کرتا تو اس کو روکتے اگر رُک جاتا تو ٹھیک بصورت دیگر وہاں سے کھڑے ہو جاتے اور چل پڑتے۔“

۶۔ ناحق برائی پھیلانے کی سزا:

جبیر بن نفیر حضرتی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”جس نے کسی کے بارے میں ناحق برائی پھیلائی تاکہ اس کی رسوائی ہو تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے قیامت کے دن جہنم میں عذاب دیں۔“

۷۔ حضرت انسؓ کا ارشاد:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”جس نے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر ایک لقمہ کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو آگ کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اسے آگ کا لباس پہنائیں گے اور جو مسلمان بھائی کے سامنے دکھلاوے و نمائش کے لئے کھڑا ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ساتھ بھی ایسا ہی کریں گے۔“

۸۔ جھوٹ کو طول دینے کا گناہ:

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ:

”جھوٹ کہنے والا اور جو اس جھوٹ کو طول دینے والا ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں۔“

۹۔ بے حیائی کی اشاعت کا گناہ:

شبیل بن عوف کہتے ہیں کہ:

”جس نے بے حیائی کی بات سن کر پھر اس کو پھیلا دیا تو وہ بے حیائی کرنے

والے کی طرح ہے۔“

۱۰۔ ہلاکت کا مستحق:

ابو الجوزاء کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

دریافت کیا کہ وہ کون ہے جس کے لئے ہلاکت بتلائی ہے اور فرمایا ہے: وَيُلِّ لِكُلِّ هُمَزَةٍ؟

”حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ وہ ہے جو چغل خوری کر کے

بھائیوں میں جدائی ڈالتا ہے اور سب کو ورغلاتا ہے۔“

۱۱۔ حَمَالَةَ الْحَطَبِ:

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ:

”ابولہب کی بیوی کو قرآن کریم نے حَمَالَةَ الْحَطَبِ سے اس لئے تعبیر کیا کہ

وہ چغل خوری بہت کرتی تھی۔“

۱۲۔ عرش کے سایہ میں جگہ پانے والا:

عمر بن ميمون کہتے ہیں کہ:

”جس وقت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب کے پاس جانے میں جلدی کریں گے تو

اچانک اللہ پاک کے عرش کے سایہ تلے ایک آدمی کو دیکھیں گے اور اس کے اس مقام کی وجہ

سے رشک کریں گے کہ بلاشبہ یہ انسان اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مکرم ہے اس کے بعد حضرت

موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے۔ اے اللہ تعالیٰ! یہ کون شخص ہے اس کا نام کیا

ہے؟ تو حق تعالیٰ جل شانہ نہیں بتائیں گے۔ عمر بن ميمون کہتے ہیں میں تمہیں اس کی تین

صفات بتایا ہوں۔ (۱) جو کچھ اللہ کا دیا ہو کسی کے پاس ہے اس پر حسد نہیں کرتا (۲) اپنے

والدین کی نافرمانی نہیں کرتا تھا (۳) چغل خوری نہیں کرتا تھا۔“

۱۳۔ برائی پھیلانا برائی ہے:

حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ:

”جس نے کسی کی برائی کو پھیلا یا وہ ایسا ہے جیسے خود اسی نے یہ برائی کی ہو۔“

۱۴۔ آگ میں پھرنے والا:

عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ:

”ہمارے پاس ایک عجمی لونڈی تھی، جب اس کی موت کا وقت آیا تو وہ کہنے لگی

کہ فلاں آدمی آگ میں پھر رہا ہے ہم نے اس کی موت کے بعد اس آدمی کے متعلق

دریافت کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ چغل خوری کرتا تھا۔“

۱۵۔ چغل خوری کی ہلاکتیں:

حمید بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک آدمی نے کسی کا غلام خریدنا چاہا تو اس نے کہا اسے خریدو مگر میں اس کے

چغل خوری کے عیب سے بری ہوں، خریدار نے کہا درست ہے آپ اس عیب کے ذمہ دار

نہ ہوں گے چنانچہ وہ اس غلام کو خرید کر لے گیا۔

غلام نے ان کے پاس جا کر چغل خوری شروع کی اور مالک سے کہا تمہاری بیوی

تم سے باغی ہے اور وہ یہ یہ کرتی ہے اور تمہیں قتل بھی کرنا چاہتی ہے، ادھر اس کی بیوی سے کہا

تمہارا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے اور اس نے اپنے معاملات تجھ پر چھپا رکھے ہیں،

اگر تو چاہے تو میں اسے تیری طرف مائل بھی کر سکتا ہوں اور دوسری شادی سے باز بھی رکھ سکتا

ہوں بشرطیکہ جب وہ سویا ہوا ہو تو تم اُسترا لے کر اس کی گردن کے بال کاٹ لاؤ۔

اس کے خاوند سے کہا کہ تمہاری بیوی کا پروگرام یہ ہے کہ جب تم سوئے ہوئے

ہو گے تو وہ تمہیں قتل کر دے گی، یہ خبر پانے کے بعد شوہر جب سویا تو اس نے نیند نہیں کی بلکہ

یونہی آنکھیں بند کئے پڑا رہا، بیوی نے سمجھا سوچکا ہے تو وہ اُسترا لائی اور بال کاٹنے کے لئے

اس کی گردن کے قریب لے گئی، شوہر نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے قتل کر دیا، عورت کے

کنبہ والے آئے اور انہوں نے اس کے شوہر کو بھی قتل کر دیا۔“

۱۶۔ حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی گھر والیوں کی خیانت:

سلیمانؑ کہتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیویوں کے بارے میں فرمایا کہ فَخَانَتَاهُمَا یعنی ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے خیانت کی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ نوح علیہ السلام کی اہلیہ لوگوں سے کہتی کہ نوح مجنون ہے اور حضرت لوط علیہ السلام کی زوجہ لوگوں کو بتاتی کہ میرے خاوند کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔“

۷۱۔ بزیغ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ضحاکؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی گھر والیوں کی خیانت چغل خوری

تھی۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أبو كريب حدثنا عبد الله بن محمد أنبأنا حبان بن موسى عن إسماعيل بن مسلم عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهم قال.
- (۲) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو شهاب عن الأعمش عن أبي وائل أن عمر رضى الله عنه قال.
- (۳) حدثنا علي بن الجعد ثنا شعبة عن يحيى بن الحصين قال سمعت طارقا رضى الله عنه قال.
- (۴) حدثنا أبي عن شيخ من قريش قال.
- (۵) حدثنا أبو بكر بن هاشم بن القاسم حدثنا سعيد بن عامر عن حزم قال.
- (۶) أنبأنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن المبارك عن وهيب يعنى ابن خالد عن موسى بن عقبة عن سليمان بن عمرو بن ثابت عن جبير بن نفير الحضرمي أنه سمع أبا الدرداء رضى الله عنه يقول.
- (۷) حدثنا إسحاق بن إسماعيل أنبأنا جرير عن ليث عن عبد الملك عن أنس رضى الله عنه قال.
- (۸) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن لهيعة عن عبد الله بن هبيرة عن عبد الله بن زهير الغافقي عن علي رضى الله عنه قال.
- (۹) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا ابن المبارك أنبأنا إسماعيل بن أبي خالد عن شبيل بن عوف رحمه الله قال
- (۱۰) حدثني هارون بن عبد الله أنبأنا إبراهيم بن عبد الرحمن بن مهدي مسكين أبي فاطمة عن شيخ من أهل البصرة عن أبي الجوزاء قال.
- (۱۱) أنبأنا ابن جميل أنبأنا ابن المبارك أنبأنا سفيان عن منصور عن مجاهد.
- (۱۲) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا زهير بن معاوية عن أبي إسحاق عن عمرو بن ميمون قال.
- (۱۳) حدثنا خلف بن هشام حدثنا خالد عن بيان عن حكيم بن جابر رحمه الله قال.
- (۱۴) حدثني عبد الله بن أبي بدر أنبأنا وكيع عن الأعمش بن إبراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد رحمه الله قال.
- (۱۵) حدثنا إبراهيم أبو إسحاق حدثني زيد بن عوف حدثنا حماد بن سلمة عن حميد.
- (۱۶) حدثنا فضيل بن عبد الوهاب حدثنا أبو عوانة عن موسى بن أبي عائشة عن سليمان بن بريدة قال سمعت ابن عباس رضى الله عنهما يقول.
- (۱۷) حدثني فضيل حدثنا بزيغ قال.

چغمل خوری کی مذمت

چغمل خوری

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چغمل خوری کا مطلب ہے کسی کے بارے میں کی ہوئی بات اس تک پہنچانا جیسے کسی کو کہنا کہ فلاں تمہارے بارے میں یوں کہہ رہا تھا۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں چغمل خوری مذکورہ صورت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر اس بات کو افشاء کرنا چغمل خوری ہے جس کا ظاہر ہونا ناپسندیدہ ہو خواہ جس نے کی ہو اس کو اس کا ظاہر ہونا برا لگے یا جس کے بارے میں ہو اسے برا لگے یا کسی اور کو۔ خواہ اس بات کو زبان سے ظاہر کیا جائے یا لکھ کر یا اشارہ کر کے اور وہ بات خواہ کسی کا قول ہو، عمل ہو، عیب ہو، یا کچھ اور لہذا چغمل خوری کی حقیقت یہ ہوئی کہ ایسے راز کو ظاہر کرنا جس کا ظاہر ہونا ناپسندیدہ ہو۔

انسان پر لازم ہے کہ انسانوں کے جو بھی احوال و اقوال دیکھے، سنے ان کے بارے میں خاموش رہے۔ ہاں البتہ اگر کسی بات کے ظاہر کرنے سے کسی مسلمان کا فائدہ ہو یا کوئی گناہ سے بچ سکتا ہو تو الگ بات ہے۔

اگر کسی انسان سے کوئی کہے کہ فلاں تیرے بارے میں یوں کہتا ہے تو اس پر چھ امور لازم ہیں:

(۱) اس چغمل خور کی تصدیق نہ کرے کیونکہ چغمل خور فاسق ہے اور اس کی خبر مردود ہے۔

(۲) اسے اس سے منع کرے کہ کسی کی بات نقل کرنا بری بات ہے ایسا نہ کیا کرو۔

(۳) اس کے اس فعل سے اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چغمل خوری مبعوض ہے۔

(۴) جس کی بات اس تک پہنچائی گئی ہے اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ“ (زیادہ تر گمانوں سے بچو)۔

(۵) یہ بات سن کر تجسس و شکایت پر بھی تیار نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَلَا تَجَسَّسُوا“ (جاسوسی نہ کرو)۔

(۶) جس کام سے بات پہنچانے والے کو روک رہا ہے خود اس کام کا مرتکب نہ ہو، لہذا اس کی چغلی خوری کا تذکرہ کسی اور سے نہ کرے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا:

حضرت حذیفہؓ کو ایک آدمی کے متعلق یہ خبر پہنچی کہ وہ چغل خوری کرتا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ

”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

۲۔ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ (قال الأعمش و القاتات النمام)

”چغل خور جنت میں نہیں جاسکتا (اعمش کہتے ہیں کہ القاتات چغل خور کو کہتے ہیں)

۳۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کون ہیں؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا کہ:

”إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا الْمَوْطِنُونَ أَكْنَافًا الَّذِينَ يَأْلِفُونَ

وَيُؤْلَفُونَ وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ اللَّهُ الْمَشَائُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفْرَقُونَ بَيْنَ

الْإِخْوَانِ الْمُتَمَسِّسُونَ لِلْبُرَاءِ الْعَثَرَاتِ.“

”تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب وہ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے

ہوں، جو کنارے کنارے رہتے ہیں، محبت کرتے ہیں اور محبت پاتے ہیں۔ اللہ کے ہاں تم

میں سے زیادہ مبغوض وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں، دوستوں اور بے قصوروں کے

درمیان تفریق ڈالنے والے ہیں۔“

۴۔ بدترین لوگ:

اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ الْمَشَائُونَ بِالنَّمِيمَةِ الْمُفْسِدُونَ
بَيْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُونَ لِلْبُرَاءِ الْعَنْتِ.

”کیا میں تمہیں بدترین انسانوں کی خبر نہ دوں، صحابہ نے عرض کیا، کیوں نہیں!، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چغل خوری کرنے والے، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے، بے قصوروں کے نقائص تلاش کرنے والے۔“

۵۔ دشمنی پیدا کرنے والی چیز:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

”أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِالْعَضَّةِ (هِيَ النَّمِيمَةُ) الْقَالَةِ بَيْنَ النَّاسِ.

”کیا میں تمہیں چغل خوری کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کرتی ہے۔“

۶۔ مسلمان کی عزت اچھالنے کی سزا:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَشَارَ عَلَى مُسْلِمٍ كَلِمَةً لِيُشِينَهُ بِهَا بَغَيْرِ حَقِّ شَانِهِ اللَّهُ بِهَا فِي النَّارِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

”جس نے کسی مسلمان کے خلاف ایسا کلمہ اچھالا جس سے ناحق اس کی برائی کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جہنم میں رسوا کریں گے۔“

۷۔ جھوٹی گواہی کی سزا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

”مَنْ شَهِدَ عَلَى مُسْلِمٍ بِشَهَادَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.“
 ”جس نے مسلمان کے خلاف جھوٹی گواہی دی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں سمجھے۔“

۸۔ چغل خوری کی سزا:

ابوالعالیہؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”أَتَانِي الْبَارِحَةَ رَجُلَانِ فَاسْتَفَانِي فَأَنْطَلَقَا حَتَّى مَرَّ ابْنُ أَبِي عَلِيٍّ رَجُلٍ فِي يَدِهِ كَلَابٌ يُدْخِلُهُ فِي فِي رَجُلٍ فَيَشُقُّ شِدْقَهُ حَتَّى يَبْلُغَ لِحْيَيْهِ فَيَعُودُ فَيَأْخُذُ فِيهِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هُمُ الَّذِينَ يَسْعَوْنَ بِالنَّمِيمَةِ.“

”رات خواب میں میرے پاس دو آدمیوں نے آ کر مجھے ساتھ لیا اور چل پڑے حتیٰ کہ وہ مجھے ایک ایسے آدمی کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ میں ایک آنکڑا تھا جسے وہ ایک دوسرے آدمی کے منہ میں داخل کر کے اس کی باچھیں جبرڑوں تک چیرتا چلا جاتا ہے، پھر اس کا منہ درست ہو جاتا ہے، تو وہ پھر اسی طرح چیرتا ہے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ ایک نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو چغل خوری کرتے تھے۔“

۹۔ ہمام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرُوا رَجُلًا أَنَّهُ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ.

”ہم حضرت حذیفہؒ کے پاس تھے، لوگوں نے ایک آدمی کی برائی بیان کی کہ یہ شخص خلاف سنت بات حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب کرتا ہے، حضرت حذیفہؒ رضی اللہ تعالیٰ

عنه نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ چغمل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

۱۰۔ مسلمان کے عیب پھیلانے کی سزا:

حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ أَكْلَةً فِي الدُّنْيَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ بِهَا أَكْلَةً فِي النَّارِ
وَمَنْ لَبَسَ بِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ ثَوْبًا فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِنَ
النَّارِ وَمَنْ سَمِعَ بِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.“

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر دنیا میں ایک لقمہ کھایا، اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں اسے آگ کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچا کر دنیا میں ایک کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اس کی سزا میں اسے قیامت کے دن آگ کا کپڑا پہنائیں گے، اور جس نے مسلمان بھائی کے عیوب سن کر انہیں پھیلایا قیامت کے دن اس کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ کریں گے۔“

۱۱۔ چغمل خور کے لئے قبر کا عذاب:

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ:

”چغمل خوری سے بچو اس لئے کہ چغمل خور عذابِ قبر سے نجات نہیں پاسکتا۔“

حواشی

- (۱) حدثنا خالد بن خداش حدثنا مهدي بن ميمون عن واصل الأحمد عن أبي وائل قال بلغ حذيفة عن رجل أنه ينم الحديث فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۲) حدثنا أبو خيثمة حدثنا وكيع عن الأعمش عن إبراهيم عن همام عن حذيفة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۳) حدثنا إسماعيل بن إبراهيم بن بسام حدثني صالح المري عن سعيد الجريري عن أبي عثمان النهدي عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۴) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا بهز بن أسد عن شعبة عن أبي إسحاق قال سمعت أبا الأحوص يحدث عن عبد الله رضي الله عنه قال إن محمدا صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثنا داؤد بن عمرو الضبي حدثنا داؤد العطار عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۶) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا أبو معاوية عن عبد الله بن ميمون عن موسى بن مسكين عن أبي ذر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۷) حدثني عبد الله بن أبي بدر أنبأنا يزيد بن هارون أنبأنا جهير بن يزيد عن خداش بن عباس أو عياش عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول.
- (۸) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا جرير عن منصور عن أبي هاشم عن أبي العالية أو غيره قال حدثت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۹) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك حدثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم عن همام رحمه الله.
- (۱۰) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا المبارك بن فضالة عن الحسن رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۱۱) حدثنا محمد بن إدريس حدثنا أصبغ بن الفرغ أخبرني ابن وهب أخبرني عبد الله بن عياش عن يزيد عن كعب رضي الله عنه قال.

دورِ نخے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ آگ کی زبان والا:

حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ لِسَانًا مِنْ نَارِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

”جو انسان دنیا میں دو رخا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ کی زبان ہوگی۔“

۲۔ بدترین انسان:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ عِبَادِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءِ

بِحَدِيثِ هُوَ لَاءِ وَهُوَ لَاءِ هُوَ لَاءِ بِحَدِيثِ.“

”قیامت کے دن تم اللہ کے بندوں میں سے بدترین دورِ نخے کو پاؤ گے، جو ایک

گروہ کے پاس آتا ہے تو ان کے مطلب کی بات کہتا ہے اور دوسرے گروہ کے پاس جاتا

ہے تو اس کے برعکس بات کہتا ہے۔“

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَاءِ بِوَجْهِ وَهُوَ لَاءِ بِوَجْهِ.“

”تم انسانوں میں سے بدترین دورِ نخے کو پاؤ گے، جو ایک گروہ کے پاس ایک چہرے

سے آتا ہے اور دوسرے گروہ کے پاس دوسری شکل سے آتا ہے۔“

۴۔ آگ کی دوزبانیں:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

”مَنْ كَانَ لَهُ لِسَانٌ فِي الدُّنْيَا جَعَلَ لَهُ لِسَانٌ مِنْ نَارِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.“

”جو انسان دنیا میں دوزبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ کی

دوزبانیں بنا دی جائیں گی۔“

۵۔ امین نہ بن سکنے والا:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”لَا يَنْبَغِي لِدَى الْوَجْهَيْنِ أَنْ يَكُونَ أَمِينًا عِنْدَ اللَّهِ.“

”دو رخا آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں امین نہیں ہو سکتا۔“

حواشی

- (۱) حدثنا يحيى بن عبد الحميد الحماني حدثنا شريك حدثنا الركين بن الربيع عن نعيم بن حنظلة عن عمار بن ياسر رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۲) حدثنا أبو خيثمة حدثنا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۳) حدثنا أبو خيثمة حدثنا ابن عيينة عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۴) حدثنا الحسن بن حماد الضبي أنبأنا عبد الرحمن بن محمد المحاربي عن إسماعيل بن مسلم عن الحسن وقتادة عن أنس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثني الحسن بن عبدالعزيز حدثنا يحيى بن حسان حدثنا سليمان بن بلال عن كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ ابو اسماء رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت اسماء بن خارجہ کہتے ہیں کہ:

”میں ابو اسماء کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی پہلے کسی صاحب ثروت کے پاس گیا اور اس کی تعریف میں مبالغہ آرائی کی۔ جو اس کے بعد ابو اسماء کے پاس آیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ پھر ان دونوں کی گفتگو شروع ہوئی اور اس امیر کی غیبت میں مبتلا ہو گیا، حضرت ابو اسماء نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ جو دنیا میں دوڑا ہو روز جزاء اس کی آگ کی دوزبانیوں ہوں گی۔“

۲۔ نفاق:

عریب ہمدانی کہتے ہیں میں نے ابن عمر بن الخطابؓ کو کہا کہ:

”جب ہم امراء کے پاس جاتے ہیں تو ہم ان کی صفائی بیان کرتے ہیں حالانکہ وہ اس قابل نہیں ہوتے اور جب ہم واپس ہوتے ہیں تو ان پر بددعا کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم اس کو نفاق کے زمرے میں شمار کرتے تھے۔“

۳۔ ابو شعشاء کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گیا کہ:

”ہم امراء کے پاس جاتے ہیں ہم ان کو ایک بات کہتے ہیں اور جب ہم لوٹتے ہیں تو پہلی بات کے برعکس بات کہتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس کو نفاق کے زمرے میں شمار کرتے تھے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبداللہ بن المبارک أنبأنا عبدالرحمن المسعودی عن مالک بن أسماء بن خارجة قال .
- (۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا عبدالرحمن بن مهدی حدثنا سلام بن سلیم عن أبی إسحاق عن غریب الهمدانی قال .
- (۳) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا یعلی بن عبید حدثنا الأعمش بن إبراهيم عن أبی الشعثاء قال .

کسی کا مذاق اڑانے کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ مذاق اڑانے کی ممانعت:

حضرت ام ہانیؓ کہتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے قول و تَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرُ سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كَانُوا يَخْدِفُونَ أَهْلَ الطَّرِيقِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ فَهُوَ الْمُنْكَرُ الَّذِي
كَانُوا يَأْتُونَ.

”یہ ایسے لوگ تھے جو راہ گزرنے والوں پر کنکریاں مارتے تھے اور ان کا مذاق اڑاتے، سو یہ وہ گناہ تھا جو وہ کرتے تھے۔“

۲۔ قصہ گوئی سے پرہیز:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک آدمی کا قصہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مَا أَحَبُّ إِلَيَّ حَكِيئَةُ إِنْسَانًا وَأَنْ لِي كَذَا وَكَذَا.“

”میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں کسی آدمی کا قصہ بیان کروں اور مجھے اتنا

واتنا مال ملے۔“

۳۔ خروجِ ریح پر ہنسنے کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن زمعہ فرماتے ہیں میں نے سنا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خطبہ کے دوران اپنے اصحاب کو خروجِ ریح پر ہنسنے سے روکا اور فرمایا:

عَلَامٌ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

”اور اس بات پر تم میں سے کسی کو ہنسی کیوں آتی ہے جو اس سے بھی صادر ہوتی

ہے۔“

۴۔ مذاق اڑانے والوں کا انجام:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا:

إِنَّ الْمُسْتَهْزِئِينَ بِالنَّاسِ يَفْتَحُ لِأَحَدِهِمْ بَابَ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ هَلُمَّ هَلُمَّ

فَيَجِيءُ بِكُرْبِهِ وَغَمِّهِ فَإِذَا جَاءَ أَغْلِقَ دُونَهُ ثُمَّ يَفْتَحُ لَهُ بَابَ آخَرَ فَيَقَالُ

لَهُ هَلُمَّ هَلُمَّ فَيَجِيءُ بِكُرْبِهِ وَغَمِّهِ فَإِذَا جَاءَ أَغْلِقَ دُونَهُ، فَمَا يَزَالُ

كَذَلِكَ حَتَّىٰ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُفْتَحُ لَهُ الْبَابُ فَيَقَالُ لَهُ هَلُمَّ هَلُمَّ فَمَا يَأْتِيهِ.

”انسانوں کا مذاق اڑانے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو

کہا جائے گا آؤ آؤ، سو وہ مشقت جھیل کر آئے گا، جب وہ قریب پہنچے گا تو دروازہ بند کر دیا

جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ سو جب وہ آئے گا تو

اس کے لئے دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح ہوتا رہیگا، یہاں تک کہ اس کے لئے

دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا آؤ آؤ، تو وہ نہیں آئے گا۔“

۵۔ مصیبت کی چابی:

حضرت حسن کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْقَوْلِ.

”مصیبت و پریشانی باتوں کی وجہ سے آتی ہے۔“

۶۔ توبہ کے باوجود عار دلانے کی سزا:

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ (قال ابن منيع قال أصحابنا) قَدْ تَابَ مِنْهُ لَمْ

يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ.“

”جس نے اپنے بھائی کو کسی ایسے گناہ کی وجہ سے عار دلائی جس سے وہ توبہ کر چکا

ہو تو اس کی موت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک وہ اس گناہ میں مبتلا نہ ہو۔“

۷۔ بھائی کا مذاق نہ اڑاؤ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِ حُجَّةً.

”اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑو اور نہ اس کا مذاق اڑاؤ۔“

۸۔ مذاق میں بھی جھوٹ سے بچنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَمْرُحُ قَالَ نَعَمْ وَلَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.

”عرض کیا گیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح بھی فرماتے ہیں؟

ارشاد فرمایا ہاں مگر میں حق سچ ہی کہتا ہوں۔“

حواشی

- (۱) قال: حدثنا أبو خيثمة حدثنا أبو أسامة قال حاتم بن أبي صغيرة أخبرني عن سماك بن حرب عن أبي صالح عن أم هانئ رضي الله عنها قالت سألت النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن قوله وتأتون في ناديك المنكر سورة العنكبوت قال.
- (۲) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا سفيان بن سعيد عن علي بن الأقرم عن أبي حذيفة عن عائشة رضي الله عنها قالت حكيت إنسانا قال النبي صلى الله عليه وسلم.
- (۳) الصمت: قال: حدثني الحسين بن الحسن حدثنا أبو أسامة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عبد الله بن زمعة رضي الله عنه أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يخطب فوعظهم في ضحكهم من الضرطة وقال.
- (۴) الصمت: قال: حدثني عبد الله بن أبي بدر أنبأنا روح ابن عباد عن مبارك عن الحسن رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) الصمت: قال: حدثني عبد الله بن أبي بدر أنبأنا يزيد بن هارون عن جرير بن حازم عن الحسن رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) الصمت: قال: حدثنا أحمد بن منيع حدثنا محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان عن معاذ جبل رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۷) حدثنا القاسم بن أبي شيبه حدثنا المحاربي عن ليث عن عبد الملك عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۸) حدثنا سعيد بن سليمان عن أبي عشر عن سعيد المقبري عن أبي هريرة رضي الله عنه قال.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت ابراہیمؑ کی احتیاط:

حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں کہ:

”مجھے میرا ضمیر ایک بات پر ابھارتا ہے۔ لیکن میں ڈرتا ہوں کہ اس بات کی وجہ

سے آزمائش میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ فقط یہی خوف مجھے بولنے سے روکتا ہے۔“

۲۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا فرمان:

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ:

”صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جو انسان اپنے بھائی پر طعن اور تشنیع کرے ایسے

گناہ کے سبب طعن کرے جس سے وہ تائب ہو چکا ہو تو یہ طعن و تشنیع کرنے والا اس وقت تک

نہیں مرے گا جب تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔“

۳۔ چھوٹا اور بڑا گناہ:

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

”قرآن پاک میں سورۃ کھف کی آیت **يَا وَيْلَتَنَا مَا لَ هَذَا الْكِتَابِ لَا**

يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا میں صغیرہ سے مراد کسی مؤمن کا مسکراتے ہوئے

مذاق اڑانا ہے اور کبیرہ گناہ سے مراد کسی مؤمن کا قہقہہ لگا کر مذاق اڑانا ہے۔“

۴۔ وقار کا نقصان:

احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”جس کے کلام میں ہنسی اور مذاق زیادہ ہو اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے، اور جو کام

کوئی کثرت سے کرتا ہے اسی سے مشہور ہو جاتا ہے۔“

۵۔ عزت کا خاتمہ:

محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری والد صاحبہ نے مجھ سے فرمایا:

”بچوں سے مذاق نہ کیا کر، ورنہ ان کی نظر میں تیری عزت نہ رہے گی۔“

۶۔ ناپسندیدہ خصلتیں:

مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کدام سے فرمایا:
”اے کدام میں نے تمہیں اپنی نصیحت کر دی ہے اپنے والد کی بات غور سے سن
کیونکہ وہی تجھ پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔“

”ذائق اور جھگڑے کو تو بالکل چھوڑ ہی دے یہ ایسی خصلتیں ہیں جنہیں نہ تو میں
اپنے کسی دوست کے لئے پسند کرتا ہوں نہ ہمسائے کے لئے اور نہ کسی ساتھی کے لئے، میں
نے ان دو خصلتوں کو بڑا آزمایا ہے اور جہالت آدمی کو اپنی قوم میں بے قیمت کر دیتی ہے۔“
۷۔ فرمانِ فاروقی:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
”جو مزاح کرتا ہے اس کی عزت کم ہو جاتی ہے۔“

۸۔ ایمان کی حقیقت تک رسائی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
”آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ حق پر ہونے
کے باوجود جھگڑے کو نہ چھوڑے اور مزاح میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے۔“

۹۔ کینہ پیدا کرنے والی چیز:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مزاح سے بچو کیونکہ اس سے کینہ پیدا ہوتا ہے اور مزاح
برائی کا سبب بنتا ہے، تم قرآن کریم کی باتیں کیا کرو اور اسی سے اپنی مجلسیں قائم کرو، اور اس
کے علاوہ بھی لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔“

۱۰۔ حضرت سعیدؓ کی نصیحت:

حضرت سعید بن العاص رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا:
”اے بیٹے! شریف آدمی سے مزاح نہ کرو کیونکہ وہ دل میں تم سے نفرت کرنے
لگے گا، اور کینے سے مزاح نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے گستاخی کرے گا۔“

۱۱۔ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تمہیں معلوم ہے کہ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں، فرمایا اس لئے کہ: ”مزاح، زاح سے ہے اور اس کا معنی ہے دور کرنا، مزاح بھی حق سے دور کر دیتا ہے اس لئے اسے مزاح کہتے ہیں۔“

۱۲۔ عداوت کا بیج:

خالد بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مزاح کینے کا سبب بنتا ہے، بزرگ کہتے تھے کہ ہر چیز کا بیج ہوتا ہے اور عداوت کا بیج مزاح ہے۔“

۱۳۔ شیطان کا آلہ:

حسن بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”مزاح شیطان کا آلہ اور نفس کا حربہ ہے۔“

۱۴۔ گمراہ کرنے والا عمل:

علی بن یعقوب قیسی کہتے ہیں ایک بزرگ شعر پڑھ رہے تھے جن کا مطلب یہ ہے کہ: ”مزاح چہرے کو بگاڑتا ہے کیونکہ مزاح مضر ہے اور گمراہ کرنے والا ہے، بے وقوف سے تو کبھی مزاح نہ کرو کیونکہ کبھی اس کے دل میں مزاح کی وجہ سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے۔“

۱۵۔ سچ کا خاتمہ:

حسین بن عبدالرحمن فرماتے ہیں ایک بزرگ نے فرمایا: ”مزاح سے رونق چلی جاتی ہے اور سچ ختم ہو جاتا ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا إسرائيل عن الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال
إني أجد نفسي تحدثني بالشيء فما يمنعني أن أتكلم به إلا مخافة أن أبتلى به.
- (۲) حدثنا خالد بن خداش حدثني صالح المري قال سمعت الحسن رحمه الله يقول
كانوا يقولون من رمى أخاه بذنب قد تاب إلى الله منه لم يمت حتى يبتليه الله به.
- (۳) حدثنا محمد بن عمران بن أبي ليلى حدثنا بشر بن عمارة عن أبي روق عن
الضحاک عن ابن عباس رضی الله عنهما في قوله عز وجل يا ويلتنا ما هذا
الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة إلا أحصاها سورة الكهف قال الصغيرة
التبسم بالإستهزاء بالمؤمن والكبيرة القهقهة بذلك.
- (۴) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن كثير عن عبد الله ابن واقد عن موسى
بن عقيل أن الأحنف بن قيس رحمه الله كان يقول.
- (۴) حدثنا عبد الله حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان بن محمد بن المنكدر قال.
- (۶) حدثني الحسين بن علي بن يزيد وغيره قالو أنبأنا جعفر بن عون قال سمعت مسعر بن
كدام رحمه الله يقول لابنه.
- (۷) حدثنا أحمد بن عبيد التميمي حدثنا عبد الله بن محمد التيمي حدثنا دريد بن مجاشع
عن غالب القطان عن مالك بن دينار عن الأحنف بن قيس رحمه الله قال قال عمر بن
الخطاب رضی الله عنه.
- (۸) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا شبابة بن سوار حدثنا شعبة عن الحكم رحمه الله قال
قال ابن عمر رضی الله عنهما.
- (۹) حدثنا أبو كريب حدثنا زكريا بن عدی عن عبد الله بن المبارك عن عبد العزيز بن أبي
رواد قال قال عمر بن عبد العزيز رحمه الله.
- (۱۰) حدثني أبو صالح المروزي حدثنا عبد العزيز بن أبي رزمة عن عبد الله بن المبارك
قال قال سعيد بن العاص رحمه الله لابنه.
- (۱۱) حدثني علي أبو الحسن حدثنا أبو صالح حدثني الليث بن سعد أن عمر بن الخطاب
رضی الله عنه قال.
- (۱۲) حدثني الحسين بن عبد الرحمن قال قال خالد بن صفوان رحمه الله.
- (۱۳) قال وبلغني عن الحسن بن حيي رحمه الله قال.
- (۱۴) حدثنا عبد الله حدثني علي بن يعقوب القيسي قال.
- (۱۵) حدثني الحسين بن عبد الرحمن رحمه الله قال.

ہمیشہ اچھی بات کہنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ جنت میں لے جانے والا عمل:

حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُوجِبُ الْجَنَّةَ قَالَ

عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ وَبَذْلِ الطَّعَامِ.

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا مجھے ایسی چیز

بتلائیے جو جنت کو واجب کر دے، ارشاد فرمایا: حسن کلام کو اور کھانا کھلانے کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔“

۲۔ جنت کے مخصوص محلات کے مستحق:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ

الطَّعَامَ وَأَطَابَ الْكَلَامَ.

”بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کے باہر کا حسن اندر سے بھی نظر

آتا ہے، انہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلائیں اور پاکیزہ گفتگو

کریں۔“

۳۔ اچھی بات صدقہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ.

”اچھا کلمہ کہنا صدقہ ہے۔“

۴۔ آگ سے بچنے کا سامان:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَكَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ.

”آگ سے بچو اگرچہ چھوارے کا ایک ٹکڑا دے کر اور اگر چھوارے کا ٹکڑا نہ ہو تو

اچھا کلمہ کہہ کر۔“

حواشی

- (۱) حدثنا بشار بن موسى حدثنا يزيد بن المقدم بن شريح قال حدثني أبي المقدم عن أبيه عن جده هانيء أبو شريح رضي الله عنه قال.
- (۲) حدثنا سويد بن سعيد حدثنا عبدالرحيم بن زيد عن أبيه عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله.
- (۳) حدثنا الحسن بن عيسى أنبأنا عبدالله بن المبارك أنبأنا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم.
- (۴) حدثنا محمد بن مسعود أنبأنا الفريابي أنبأنا سفيان عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن خيثمة عن عدی بن حاتم رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ جنت میں لے جانے والے اعمال:

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن منکدر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ:
”حاجت مندوں کو کھانا کھلانا اور عمدہ گفتگو کرنا، یہ دونوں چیزیں انسان کو جنت میں لے جاتی ہیں۔“

۲۔ جنت کے مخصوص محلات:

حضرت ابو مالک اشعریؓ فرماتے ہیں کہ:

”بلاشبہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندر والا حصہ باہر سے اور باہر والا حصہ اندر سے دکھائی دیتا ہے یہ صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جو عمدہ گفتگو کرتے ہیں اور حاجت مندوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور رات کے آخری حصے میں نماز پڑھتے ہیں جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔“

۳۔ اچھی بات کا حکم:

حضرت عطاء اور حضرت ابو جعفرؓ کہتے ہیں کہ:

”سورۃ بقرہ کی آیت ”وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا“ میں اچھی بات کہنے کا جو حکم ہے وہ عام ہے اور سب لوگوں کے لئے ہے لہذا کافر و مشرک سے بھی اچھی بات کہو۔“

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد:

حضرت مالک بن انسؓ کہتے ہیں کہ:

”ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے خنزیر گزرا تو فرمایا سلامتی سے گزر جاؤ، کسی نے کہا آپ خنزیر سے بھی اس طرح کہتے ہیں؟ فرمایا میں اپنی زبان پر بری بات لانے کو پسند نہیں کرتا۔“

۵۔ حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد:

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ:

”اللہ پاک کی مخلوق میں کوئی انسان تجھے سلام کرے تو اس سلام کا جواب دے اگرچہ سلام کرنے والا مجوسی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ خداوند ذوالجلال فرماتے ہیں اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو احسن طریقے سے سلام کا جواب دو یا اس سلام کے مثل جواب دو یعنی السلام علیکم کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ لہو یا پھر السلام علیکم کے جواب میں وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ كُفُو۔“

۶۔ حضرت عطاءؓ کا ارشاد:

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کا قول ”وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا“ کا مطلب یہ ہے کہ تمام لوگوں سے اچھی گفتگو کرو اس میں مشرک اور اس کے علاوہ سب داخل ہیں۔“

۷۔ ہر ایک کے سلام کا جواب دو:

حضرت ابوسنان کہتے ہیں کہ:

”میں نے سعید بن جبیرؓ کو کہا ایک مجوسی مجھے اپنے بعض معاملات کا سرپرست بناتا ہے اور وہ مجھے سلام کرتا ہے کیا میں اس کے سلام کا جواب دوں، حضرت سعیدؓ فرمانے لگے میں نے حضرت ابن عباسؓ سے اس مسئلہ کے متعلق سوال کیا تھا، تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اگر فرعون بھی مجھے سلام کرتا تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا۔“

۸۔ کینے کا علاج:

ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ:

”بعض دانا انسانوں کا قول یہ ہے کہ شائستہ کلام پسلیوں میں موجود پوشیدہ کینے کو

دھودیتا ہے۔“

۹۔ اچھی بات میں بخل نہ کرو:

ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ:

”بعض دانا انسانوں نے کہا ہر ایسی بات جو تیرے دین کا نقصان نہ کرے اور تیرے پروردگار کو ناراض نہ کرے اور اس سے تیرا ساتھی خوش ہو جائے تو ایسی بات کہنے میں بخل کا مظاہرہ مت کر، امید قوی ہے کہ اللہ جل شانہ، اس کے بدلے تجھے محسنین کا اجر عنایت فرمائیں گے۔“

۱۰۔ حضرت عروہ کا واقعہ:

حضرت ہشلم بن عروہ کہتے ہیں کہ:

”میرے والد ماجد حضرت عروہ کی موجودگی میں ایک نصرانی طبیب کو چھینک آئی، تو حضرت نے فرمایا رحمک اللہ۔ اللہ تجھ پر رحم فرمائے، تو آپ کو کہا گیا کہ یہ نصرانی ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام جہان والوں پر ہے۔“

۱۱۔ بڑی نیکی والا:

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ:

”جس انسان کے اندر یہ تین خصلتیں ہوں گی، وہ بہت بڑی نیکی حاصل کر نیوالا ہوگا، (۱) انسان کا سخی دل ہونا، (۲) تکالیف پر صبر کرنا، (۳) عمدہ گفتگو کرنا۔“

۱۲۔ آسان نیکی:

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ:

”بہت بڑی نیکی کا حصول بہت آسان ہے، خندہ پیشانی سے ملنا، شائستہ گفتگو کرنا۔“

۱۳۔ سب سے بری چیز:

حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ:

”مؤمن کے اخلاق میں سب سے بری چیز بدگوئی و برائی ہے۔“

۱۴۔ بدگوئی کی سزا:

حضرت ابراہیم بن میسرہ کہتے ہیں کہ:

”بدگوئی کر نیوالا روز جزاء کتے کی صورت میں ہوگا یا کتے کے پیٹ میں ہوگا۔“

حواشی

- (۱) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان سمع محمد بن المنكدر يقول .
- (۲) حدثنا شجاع بن الأشرس حدثنا ليث بن سعد عن خالد بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال أنه بلغه عن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه قال .
- (۳) حدثني محمد بن قدامة الجوهري حدثنا محمد بن عبيد عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء و أبي جعفر في قوله عز وجل وقولوا للناس حسنا .
- (۴) حدثني الحسين بن علي بن يزيد أنبأنا عبد الله مسلمة حدثنا مالك بن أنس رضي الله عنه قال .
- (۵) حدثني يعقوب بن إبراهيم حدثنا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي حدثنا حسن بن صالح عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال .
- (۶) حدثنا خلف بن هشام حدثنا خالد عن عبد الملك عن عطاء رضي الله عنه .
- (۷) حدثنا خلف بن هشام حدثنا شريك عن أبي سنان قال .
- (۸) حدثنا علي بن أبي مريم عن أبي عبد الرحمن بن أبي عائشة قال قال بعض الحكماء .
- (۹) وحدثني علي عن أبي عبد الرحمن قال قال بعض الحكماء .
- (۱۰) حدثني محمد بن عياد بن موسى حدثنا زيد بن الحباب عن محمد بن سواء قال أخبرني همام بن يحيى عن هشام بن عروة رضي الله عنهما قال .
- (۱۱) حدثنا محمد بن عمارة الأسدي حدثنا مالك بن إسماعيل حدثنا مسلمة بن جعفر عن عمرو بن عامر البجلي عن وهب بن منبه قال .
- (۱۲) حدثني محمد بن الحسين حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا حماد ابن سلمة عن حميد الطويل قال قال ابن عمر رضي الله عنهما .
- (۱۳) ۳۲۵ (۱۳)
- (۱۴) ۳۲۶ (۱۴)

بے حیائی و بدکلامی کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ بے حیائی و بدگوئی سے بچو:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ.

”اے لوگو! اپنے آپ کو بے حیائی سے بچاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور بدگوئی کو پسند نہیں فرماتے۔“

۲۔ اُسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ابو عبداللہ الحدادی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و سیرت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ:

كَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَابًا فِي

الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا وَلَكِنْ يَغْفُو وَيُصْفَحُ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانیت میں سے عمدہ اخلاق والے تھے۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے حیائی کرنے والے تھے، نہ بدکلامی کرنے والے، نہ بازاروں میں اونچا بولنے والے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ معاف کرنے والے اور درگزر کرنے والے تھے۔“

۳۔ بے حیائی و بدگوئی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے:

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

أَلَا فَاتَّقُوا اللَّهَ وَإِيَّاكُمْ وَالْفَحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَلَا
التَّفَحُّشَ.

”اے لوگو! خبردار ہو جاؤ، خدائے تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرو اور اپنے آپ کو بے

حیائی سے بچاؤ کیونکہ حق جل شانہ بے حیائی اور بدکلامی کو پسند نہیں فرماتے۔“

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظَلَمَهَا
قَطُّ مَالٌ يَنْتَهِكُ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ شَيْءٌ فَإِذَا انْتَهَكَ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ
شَيْءٌ أَشَدَّهُمْ فِي ذَلِكَ غَضَبًا وَمَا خَيْرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا اخْتَارَ
أَيْسَرَهُمَا مَالٌ يَكُنْ إِثْمًا.

”حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی زیادتی کا بدلہ نہیں لیا، البتہ اللہ

پاک کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کی نافرمانی ہوتی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ

غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی دو امور میں

اختیار دیئے جاتے تھے تو ہمیشہ سہل کو اختیار فرماتے تا وقتیکہ اس میں کسی قسم کی معصیت نہ ہو۔“

۵۔ مردوں کو برا بھلا نہ کہو:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:

”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَبَّ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ لَا تَسُبُّوا هَؤُلَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُصُ إِلَيْهِمْ شَيْءٌ مِمَّا
تَقُولُونَ وَتُوذُونَ الْأَحْيَاءَ إِلَّا أَنْ الْبَدَاءَ لَوْمٌ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ بدر کے مشرکین کے مقتولین کو گالی

دینے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا برا بھلا نہ کہو، اس لئے کہ تمہاری گالی ان تک نہیں پہنچتی۔ اور تم اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف دیتے ہو، یاد رکھو! بیہودہ گفتگو کرنا کمینگی ہے۔“

۶۔ مؤمن بدگوئی نہیں کرتا:

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ الْبَدِيءِ.“

”مؤمن طعنہ زنی کرنیوالا، لعنت کرنیوالا اور بے حیائی و بدگوئی کرنیوالا نہیں ہوتا۔“

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ فَاحِشٍ أَنْ يَدْخُلَهَا.“

”بدگوئی و بے حیائی کرنے والے انسان کے لئے جنت میں داخل ہونا حرام ہے۔“

۸۔ بد بخت آدمی:

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعَةٌ يُؤْذُونَ أَهْلَ النَّارِ عَلَى مَا بِهِمْ مِنَ الْأَذَى يَسْعَوْنَ بَيْنَ الْحَمِيمِ
وَالْجَحِيمِ يَدْعُونَ بِالْوَيْلِ وَالشُّبُورِ وَرَجُلٌ يَسِيلُ فُؤُهُ قَيْحًا وَدَمًا فَيُقَالُ
لَهُ مَا بَالُ الْأَبْعَدِ قَدْ أَذَانَا عَلَى مَا بِنَا مِنَ الْأَذَى فَيَقُولُ إِنَّ الْأَبْعَدَ كَانَ
يَنْظُرُ إِلَى كُلِّ كَلِمَةٍ قَدْ عَجِبْتُهَا فَيَسْتَلِدُّهَا كَمَا يُسْتَلِدُّ الرَّفْتُ.

”چار آدمی جہنمیوں کے لئے مزید تکلیف کا باعث بنیں گے، جہنم و آگ

میں دوڑتے پھریں گے اور ہلاکت ہلاکت پکاریں گے، ایک آدمی کے منہ سے خون و پیپ بہہ رہے ہوں گے، اس کے بارے میں جہنمی کہیں گے اس بد بخت کو کیا ہے۔ اس نے ہمیں جہنم کی تکلیف سے اضافی تکلیف دی ہوئی ہے فرشتہ کہے گا یہ بد بخت ہر بری و بے حیائی کی بات سے ایسے لذت حاصل کرتا تھا جس طرح بدکاری سے لذت حاصل کی جاتی ہے۔“

۹۔ ناپسندیدہ آدمی:

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

”بلاشبہ رب ذوالجلال بے حیائی اور بدکلامی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتے۔“

۱۰۔ برا آدمی:

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ:

يَا عَائِشَةُ لَوْ كَانَ الْفَحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلٌ سُوًّا.

”اگر انسان میں بے حیائی، بدگوئی والی صفت پائی جاتی ہے تو وہ بہت برا آدمی

ہوتا۔“

۱۱۔ مؤمن کی خصلت:

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَلَا بِلَعَّانٍ وَلَا الْفَاحِشَ وَلَا الْبِدِيءَ.“

”مؤمن طعنہ زنی کرنے والا، لعنت کرنے والا، بے حیا اور بدگوئی کرنے والا

نہیں ہوتا۔“

۱۲۔ بری خصلت:

حضرت ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لَوْ كَانَ الْفَحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلٌ سُوًّا.

”اگر بدگوئی والی صفت کسی انسان میں ہے تو وہ بدخصلت آدمی ہے۔“

۱۳۔ نفاق کے شعبے:

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:
الْبَدَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنْ شُعْبِ الْنِفَاقِ.

”بیہودہ کلام اور وعدہ خلافی نفاق کے دو شعبے ہیں۔“

۱۴۔ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ.

”بے حیائی و بدگوئی سوائے ذلیل کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں دیتی۔“

۱۵۔ حضرت اسامہؓ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

”اللہ تعالیٰ بے حیاء و بدکلام کو پسند نہیں کرتے۔“

۱۶۔ ناپسندیدہ لوگ:

حضرت اسامہؓ بن زید کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.“

”بلاشبہ حق جل شانہ بے حیائی اور بدکلامی کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔“

۱۷۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ الصِّيَاحُ فِي الْأَسْوَاقِ.“

”اللہ تعالیٰ بے حیاء اور بدکلامی کرنے والے، بازاروں میں چیخنے چلانے والے کو

پسند نہیں فرماتے۔“

۱۸۔ غیر اسلامی خصلتیں:

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ:

”كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا وَأَبِي أَمَامِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْفَحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ وَإِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ إِسْلَامًا أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا.“

”میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے والد ماجد میرے آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے حیائی اور بدگوئی کو اسلامی اقدار سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور تمام انسانوں میں سے اسلام کے اعتبار سے سب سے اچھا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔“

۱۹۔ ایک آدمی کا واقعہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بئس أخو العشيرة فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فبش به فقالت عائشة فقلت له في ذلك فقال يا عائشة إن الله لا يحب الفحش ولا التفحش.

”ایک آدمی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا یہ اپنے قبیلے و کنبہ کا برا آدمی ہے، اجازت ملنے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو بشارت سے ملے، اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں کچھ اور فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیائی اور بدکلامی کو پسند نہیں فرماتے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا علی بن الجعد أخبرنی المسعودی و قیس بن الربیع عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن عبد الله بن مالك أو عن عبد الله ابن مالك عن عبد الله بن الحارث بن عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.
- (۲) حدثنا سويد بن سعد حدثنا يحيى بن زكريا حدثنا ابن أبي زائدة عن أبيه عن أبي إسحاق.
- (۳) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا المسعودی قال أنبأنا عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن أبي كثير الزبيدي عن عبد الله بن عمرو بن العاص أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال.
- (۴) حدثنا سويد بن سعيد حدثنا فضيل بن عياض عن منصور عن ابن شهاب عن عروة.
- (۵) حدثنا علی بن الجعد أخبرنی القاسم بن الفضل الحداني عن محمد بن علی رضی الله عنه قال.
- (۶) حدثنا يحيى بن يوسف الزمى حدثنا أبو بكر بن عياش عن الحسن بن عمرو عن محمد بن عبدالرحمن بن يزيد عن أبيه عن عبد الله رضی الله عنه عن النبي صلی الله علیه وآله وسلم قال.
- (۷) حدثني عصمة بن الفضل حدثنا يحيى بن يحيى حدثنا ابن لهيعة عن عياش بن عباس عن أبي عبدالرحمن عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنهما أن النبي صلی الله علیه وسلم قال.
- (۸) حدثنا داود بن عمرو الضبي حدثنا إسماعيل بن عياش حدثني ثعلبة بن مسلم الخثعمي عن أيوب بن بشير العجلي عن شفي بن ماتهع أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال.
- (۹) حدثني محمد بن عبد الله بن بزيع حدثنا فضيل بن سليمان حدثنا عبدالحميد بن جعفر عن أبيه.
- (۱۰) حدثنا الحكم بن موسى حدثنا الوليد بن مسلم عن طلحة بن عمرو.
- (۱۱) حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن سابق عن إسرائيل عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم.
- (۱۲) حدثني إبراهيم بن سعيد حدثنا عبيد بن أبي قررة عن ابن لهيعة عن أبي النضر عن أبي سلمة عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.

- (۱۳) حدثنا علي بن الجعد أخبرني أبو غسان محمد بن مطرف عن حسان بن عطية عن أبي
 أمامة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۱۴) حدثنا الحسن بن داود بن محمد بن المنكدر حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن ثابت
 عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۱۵) حدثنا أبو خثيمة حدثنا معلى بن منصور حدثنا يحيى بن زكريا حدثني عثمان بن
 حكيم حدثني محمد بن أفلح مولى أبي أيوب عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال.
- (۱۶) حدثنا أبو موسى الهروي حدثنا يحيى بن زكريا أبي زائدة حدثنا عثمان بن حكيم عن
 أفلح مولى أبي أيوب.
- (۱۷) حدثنا داؤد بن عمرو الضبي حدثنا مروان بن معاوية حدثنا أبو بكر الفضل بن مبشر
 الأنصاري قال سمعت جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم.
- (۱۸) حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا أبو أسامة عن زكريا بن سياه عن عمران بن رباح عن
 علي بن عمارة الثقفي.
- (۱۹) حدثنا أبو عقيل الأسدي حدثنا أبو أسامة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ بے حیائی کی باتوں کا انجام:

سعید بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بزرگ کہتے تھے جو بے حیائی کی باتوں سے لذت پاتا ہے قیامت کے دن اس

کے منہ سے خون اور پیپ بہے گی۔“

۲۔ مومن کے لئے بری خصلت:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”مومن کے لئے سب سے بُری خصلت بے حیائی و بدگوئی ہے۔“

۳۔ بے حیاء کا انجام:

ابراہیم بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کہا جاتا تھا کہ بے حیاء و بدکلام آدمی قیامت کے دن کتے کی شکل میں ہوگا یا یہ

کہ کتے کے پیٹ میں ہوگا۔“

۴۔ نفاق کی علامتیں:

حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:

”خبردار! برائی اور بیہودہ کلام نفاق کی علامتیں ہیں اور یہ ایسی چیزیں ہیں جو دنیا

میں تو بڑھتی ہیں اور آخرت میں کم ہوتی ہیں اور جو چیزیں آخرت میں گھٹتی ہیں ان کا نقصان

دنیا میں بڑھنے والی چیزوں کے فائدہ سے کہیں زیادہ ہے۔“

۵۔ ناپسندیدہ کلام:

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ:

”بلاشبہ بیہودہ کلام اللہ عزوجل کو بہت ہی ناپسند ہے۔“

۶۔ سب سے بڑی بیماری:

حضرت احنف بن قیس کہتے ہیں کہ:

”کیا میں تمہیں سب بے بڑی بیماری کی خبر نہ دوں، زبان کا بیہودہ کلام کرنا اور

گھٹیا اخلاق کا ہونا سب سے بڑی بیماری ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أحمد بن عيسى حدثنا عبد الله بن وهب بن ثابت بن ميمون عن سعيد بن أبي سعيد رحمه الله قال.
- (۲) حدثنا خلف بن هشام حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله رضي الله عنه قال.
- (۳) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا محمد بن مسلم عن إبراهيم بن ميسرة قال.
- (۴) حدثنا أبو كريب حدثنا زيد بن الحباب حدثنا المسعودي عن عون بن عبد الله رحمه الله قال.
- (۵) حدثنا أبو خيثمة سفيان بن عيينة عن عمرو بن ابن أبي مليكة عن يعلى بن مملك عن أم الدرداء عن أبي الدرداء رضي الله عنه.
- (۶) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا بن المبارك أنبأنا معمر قال الأحنف بن قيس رحمه الله.

ممنوع باتیں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بناؤ:

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ وَلَكِنْ لِيَقُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شِئْتُ.
”تم میں سے کوئی بھی ماشاء اللہ و شئت (جو اللہ اور آپ چاہیں) ہرگز نہ کہے بلکہ

ماشاء اللہ ثم شئت (جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں) کہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ:

”جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي الْأَمْرِ فَقَالَ

مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَعَلْتَنِي لِلَّهِ

عَدْلًا قُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ.“

”ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے آپ سے کسی

معاملہ میں گفتگو کی پھر اس کے بعد کہنے لگا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں۔ تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا تم صرف یوں کہو مَا شَاءَ

اللَّهُ وَحْدَهُ اکیلے اللہ تعالیٰ جو چاہیں۔

۳۔ ایک خطیب کی اصلاح:

حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ:

”خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ لَا تَقُلْ هَكَذَا قُلْ مَنْ
يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ غَوَى.“

”ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خطبہ دیا اور کہنے لگا جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا یقیناً وہ کامیاب ہوگا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا یقیناً گمراہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح نہ کہو بلکہ یوں کہو ”جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا یقیناً وہ کامران ہوگا اور جو شخص اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرے گا یقیناً وہ نامراد ہوگا۔“

۴۔ لات کی قسم اور جوئے کی دعوت کا کفارہ:

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى
أَقَامِرِكُ فَلْيَتَصَدَّقْ.

”تم میں سے کوئی آدمی اگر بالفرض لات کی قسم کھائے اُسے چاہیے کہ اس کے کفارہ کے لئے لا الہ الا اللہ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہہ دے آؤ جو ا کھیلیں تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔“

۵۔ والد کی قسم نہ کھاؤ:

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

إِنَّ اللَّهَ يَنْهَى كُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُذْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا.

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے والد کے نام کے ساتھ قسم اٹھانے سے روک دیا

ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس فعل کو منع کر رہے ہیں اس وقت سے میں نے اپنے والد کی قسم نہیں کھائی۔“

۶۔ انگور کو ”کرم“ نہ کہو:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ.

”اے لوگو! انگور کا نام کرم مت رکھو اس لئے کہ الکرم تو مسلمان آدمی ہے۔“

۷۔ خَبَثَتْ نَفْسِي نَهْ كَهْو:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَسَلَّمَ نَفْسِي نَهْ كَهْو:

”لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ لِقَسَتْ.

”اے لوگو! تم میں سے کوئی اپنے آپ کو خَبَثَتْ نَفْسِي (میرا باطن گندہ ہو گیا)

کہہ کرنے پکارے بلکہ اسے چاہیے کہ یوں کہے لِقَسَتْ نَفْسِي یعنی سخت ہو گیا میرا دل۔“

۸۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو رب نہ کہو:

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَلَا أَمْتِي وَلِيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَلَا يَقُلْ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَلَا رَبِّي وَلَكِنْ سَيِّدِي وَسَيِّدَتِي كُلُّكُمْ عِبِيدُ وَالرَّبُّ اللَّهُ.

”اے لوگو! تم میں سے کوئی اپنے غلام کو اور اپنی باندی کو عَبْدِي اور أَمْتِي نہ کہے،

اُسے چاہیے یوں کہے فَتَايَ وَفَتَاتِي اور غلام بھی اپنے مالک کو رَبِّي اور مالکن کو رَبَّتِي نہ

کہے اسے چاہیے یوں کہے سَيِّدِي اور سَيِّدَتِي، اس لئے کہ تم سب خدائے برتر کے بندے ہو

اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔“

اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے۔“

۹۔ عَبْدِي أَمْتِي نَهْ كَهْو:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَقُلُ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمْتِي كَلُّكُمْ عَبِيدُ اللَّهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ
وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَّتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي

”اے لوگو! تم میں سے کوئی اپنے غلام کو عبدی اور اپنی باندی کو اَمْتِي نہ کہے کیونکہ تم سب خدائے برتر کے بندے ہو اور سب عورتیں اللہ تعالیٰ کی بندیاں ہیں۔ بلکہ تمہیں چاہیے کہ اپنے غلام کو غلامی، فتای (میرا غلام، میرا جوان) اور اپنی باندی کو جَارِيَّتِي اور فَتَاتِي کہو۔

۱۰۔ مَنَافِقُ كُوَسْرِدَارٍ نَهْ بِنَاؤ:

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدُنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ سَيِّدُكُمْ فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ.

”منافق کو ”سیدنا“ نہ کہو یعنی یہ ہمارا سردار ہے، کیونکہ اگر یہ تمہارا سردار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ کو تم نے ناراض کر دیا۔“

۱۱۔ اِسْلَامٌ سَهْ بَرَاءَتِ كَا اِظْهَارِ كَرْنَهْ وَالَا:

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ

كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجَعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا.“

”جو یہ کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں، اگر وہ یہ کہنے میں جھوٹا ہے تو بھی وہ ایسا

ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر سچا ہے تو بھی وہ کامل طور پر اسلام میں واپس نہ آسکے گا۔“

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ میں اسلام سے بری ہوں

بہت بڑا گناہ ہے۔ صراحتاً یا کنایۃً ایسا کہنے سے بچنا ضروری ہے اگر خواہنا خواستہ

کسی نے ایسا کہا تو وہ توبہ کرے۔

حواشی

- (۱) حدثنا أبو خيثمة حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا شعبة عن منصور عن عبد الله بن يسار عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۲) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا المحاربي عن الأجلح عن يزيد بن الأصم.
- (۳) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا ابن عيينة عن المغيرة
- (۴) حدثنا خالد بن خدّاش حدثنا عبد الله بن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب أخبرني حميد بن عبدالرحمن أن أبا هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثني خالد يعني ابن خدّاش حدثنا عبد الله أخبرنا يونس عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) حدثنا أبو خيثمة حدثنا وكيع عن سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۷) حدثنا أبو خيثمة حدثنا وهب بن جرير حدثنا أبي قال سمعت النعمان يحدث عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال.
- (۸) حدثنا هاشم بن الوليد حدثنا ابن النضر بن شميل عن عوف عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۹) حدثنا يحيى بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أنبأنا العلاء بن عبدالرحمن عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۱۰) حدثني عبدالرحيم بن موسى الأبلّی حدثنا معاذ بن هشام حدثني أبي عن قتادة عن عبد الله بن بريدة عن أبيه رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۱۱) حدثنا أبو خيثمة حدثنا علي بن الحسين حدثنا الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن أبيه رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ استعاذہ کے ناپسندیدہ الفاظ:

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ:

”حضرت ابراہیمؑ ”أَعُوذُ بِاللَّهِ وَبِكَ“ کہنے کو ناپسند سمجھتے تھے (میں اللہ کی اور تیری پناہ میں آتا ہوں) ”أَعُوذُ بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ“ کو جائز سمجھتے تھے یعنی پہلے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور پھر تیری، اور آدمی کی یہ بات کہ ”لَوْلَا اللَّهُ وَفُلَانٌ“ کو ناپسند سمجھتے تھے (یعنی یہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ ہوتے اور فلاں شخص نہ ہوتا) اور آدمی کی یہ بات ”لَوْلَا اللَّهُ ثُمَّ فُلَانٌ“ کو جائز سمجھتے تھے (یعنی اگر پہلے اللہ تعالیٰ نہ ہوتے اور پھر فلاں شخص نہ ہوتا۔)

۲۔ جہنم سے بچنے کی دُعاء کے الفاظ:

حضرت ابو عمران الجونیؓ کہتے ہیں کہ

میں نے چار بزرگوں کو پایا جو یہ بات ناپسند سمجھتے تھے کہ یوں کہا جائے ”اللَّهُمَّ اَعْتِقْنَا مِنَ النَّارِ“ اے اللہ ہمیں آگ سے نجات عطا فرما، کیونکہ یہ کہتے ہیں آگ سے آزاد وہ شخص ہوتا ہے جو اس میں داخل بھی ہو بلکہ وہ خود یوں دُعاء مانگتے تھے: ”نَسْتَجِيرُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ“ (ہم آگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں)

۳۔ شفاعت:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

”ایک انسان نے دُعاء مانگی ”اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جن کے حق میں تیرے محبوب کی شفاعت مقدر ہے۔“ حضرت حذیفہ فرمانے لگے بلاشبہ حق جل شانہ نے کامل مؤمنین کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے مستغنی فرما دیا ہے۔ شفاعت گنہگار مؤمنین کے لئے ہوگی۔“

بیہودہ باتوں سے خوش ہونے والا:

حضرت ابوسعید کہتے ہیں:

”جو انسان بیہودہ باتوں سے خوش ہوتا ہے کل قیامت کے روز اس کے منہ سے

پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا۔

۴۔ رحمت کی جگہ:

حضرت لیث روایت کرتے ہیں کہ:

”حضرت مجاہدؒ ”اللَّهُمَّ ادْخِلْنِي فِي مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ“ (اے اللہ

مجھے اپنی رحمت کے مستقر میں داخل فرما) کے ساتھ دُعاء مانگنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ اس

لئے کہ اس کی رحمت کی جائے مقام (مُسْتَقَرٍّ) وہ آپ یعنی اللہ جل شانہ خود ہیں۔“

۵۔ اللہ تعالیٰ کی گواہی کی گواہی:

حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”ایک آدمی حضرت شریحؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں اللہ تعالیٰ شانہ کی گواہی

کی گواہی دیتا ہوں۔ حضرت شریحؒ نے اس کو فرمایا تو اللہ کی گواہی کی گواہی مت دے تو اپنی

گواہی دے کیونکہ اللہ جل شانہ کو صرف اور صرف حق بات پر گواہ بنایا جاسکتا ہے۔“

۶۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ:

حضرت ابن عباسؒ فرماتے ہیں کہ:

”حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے تو

آپ نے فرمایا ”اَشْرَبُوا يَا حَمِيرُ“ اے گدھو! پانی پی لو، تو اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی

کی۔ اے موسیٰ میری مخلوق جس کو میں نے پیدا کیا ہے تو ان کو اشربو یا حَمِيرُ کہتا ہے۔

یعنی ایسا نہیں کہنا چاہیے۔

۷۔ کسی کو گدھا یا خنزیر کہنا:

حضرت ابراہیمؑ کہتے ہیں کہ:

”جب ایک انسان دوسرے انسان کو ”یا حَمَارٌ“ (اے گدھے) اور یا خنزیر (اے خنزیر) کہے گا تو قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا کہ کیا تو نے مجھے دیکھا تھا کہ میں نے اس کو گدھا بنایا؟ کیا تو نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو خنزیر بنایا تھا؟۔“

۸۔ حضرت ابراہیمؑ کہتے ہیں کہ:

”جب ایک انسان اپنے بھائی کو ”یا خنزیر“ اے خنزیر کہہ کر پکارے گا تو قیامت کے دن اس کو کہا جائے گا تو نے مجھے اس کو خنزیر پیدا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟“

۹۔ میت کو کہے جانے والے الفاظ:

حضرت لیث کہتے ہیں کہ:

”حضرت مجاہدؒ میت کو کہی جانے والی بات اِسْتَاثَرَ اللّٰهُ بِہِ کونا پسند سمجھتے تھے، یعنی اللہ نے اس کو وفات دی۔“

۱۰۔ روایت کرنے کے الفاظ:

حضرت ابراہیمؑ کہتے ہیں کہ:

”مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ یوں کہا جائے عَلٰی قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بَلْکَ یُوْنُ کَہا جَآءَ کَمَا کَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَقْرَأُ مَطْلَبَ اسْکَآیَہِ یُوْنُ نہ کَہا جَآءَ کَہ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کِی قِرَاءَةِ کَہ مَطْلَبِ یُوْنُ ہِے بَلْکَ یُوْنُ کَہا کَرُو حَضْرَتِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ یُوْنُ پڑھتے تھے۔“

۱۱۔ لَعْمُرُ اللّٰہِ کہنا:

حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ:

”حضرت ابراہیمؑ لَعْمُرُ اللّٰہِ (اللہ کی عمر کی قسم) کہنے سے ناراض ہوتے تھے لیکن بچہ اللہ کہنے کو پسند فرماتے۔“

۱۲۔ کسی کی زندگی کی قسم کھانا:

حضرت اسماعیل بن سالم کہتے ہیں کہ حضرت قاسم بن مخیرہ فرماتے ہیں کہ:
”مجھے ایک انسان کی زندگی کی قسم کھانے سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ میں صلیب
کی قسم کھاؤں۔“

نوٹ: اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کی زندگی کی قسم کھانا صلیب کی قسم کھانے سے بڑا
گناہ ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ صلیب کی قسم کھانا درست ہے۔

۱۳۔ قسم صرف اللہ کی کھاؤ:

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ:

”تم کسی کی بات کَلَّا وَآبِيكَ. كَلَّا وَالْكَعْبَةِ. كَلَّا وَحَيَاتِكَ اور اس
جیسی اور باتوں میں اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہو، ان الفاظ کے ساتھ قسم مت کھاؤ،
اے انسان ہر حال میں صرف اللہ کی قسم کھا اور اللہ کے ماسوا کی قسم مت کھا۔“

۱۴۔ شرک خفی سے بچو:

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں:

”تم میں سے کوئی شرک خفی (خفیہ شرک) کرتا ہے حتیٰ کہ اپنے کتے کو بھی شریک
ٹھہرا لیتا ہے اور کہتا ہے اگر یہ کتانہ ہوتا تو آج کی رات ہمارا مال چوری ہو جاتا۔“

۱۵۔ اپنے آپ کو کاہل نہ کہو:

حضرت سماک الحنفی کہتے ہیں کہ:

”حضرت عبداللہ بن عباسؓ اسے ناپسند کرتے تھے کہ کوئی کہے کہ میں کاہل ہوں۔“

۱۶۔ أَصْبَحْنَا وَالْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ:

حضرت عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ:

”أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ وَالْمَلِكُ لِلَّهِ مت کہو بلکہ أَصْبَحْنَا وَالْمَلِكُ لِلَّهِ

وَالْحَمْدُ کہو۔ ہم نے اس حال میں صبح کی کہ سب حکمرانی اور تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا إسماعيل بن ابراهيم أبو يحيى التيمي حدثنا مغيرة قال.
- (۲) حدثنا هارون بن عبدالله حدثنا سيار حدثنا جعفر حدثنا أبو عمران الجوني قال.
- (۳) حدثنا عبدالله حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا المحاربي عن أبي مالك الأشجعي عن ربي عن حذيفة رضي الله عنه قال.
- (۴) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا عبدالله بن قبيصة عن ليث عن مجاهد رحمه الله.
- (۵) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد
- (۶) حدثنا سعيد بن سليمان عن أبي حفص الأبار عن الأعمش عن حيكم بن جبير عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما.
- (۷) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا محمد بن فضيل عن الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال.
- (۸) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا محمد بن حازم حدثنا الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال.
- (۹) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا حفص بن غياث عن ليث عن جاهد رحمه.
- (۱۰) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا ابن عيينة عن منصور عن إبراهيم رحمه الله.
- (۱۱) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا محمد بن فضيل عن مغيرة عن إبراهيم رحمه الله قال.
- (۱۲) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا هشيم عن إسماعيل بن سالم عن القاسم بن مخيمرة رحمه الله قال.
- (۱۳) حدثنا عبدالرحمن بن صالح حدثنا المحاربي عن العلاء بن المسيب عن أبيه عن كعب رضي الله عنه قال.
- (۱۴) حدثنا عبدالله حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا ابن أبي خالد عن مولى لا بن عباس عن ابن عباس رضي الله عنهما.
- (۱۵) حدثنا عبیدالله بن عمر الجشمي حدثنا يحيى بن سعيد عن مسعر عن سماك الحنفي سمع ابن عباس رضي الله عنهما.
- (۱۶) حدثنا أبو مسلم الحراني حدثنا مسكين بن بكير عن المسعودي عن عون بن عبدالله رحمه الله قال.
- (۱۷) حدثنا عبدالله حدثنا أبو مسلم حدثنا مسكين بن بكير عن السمعودي عن عون بن عبدالله رحمه الله قال.
- (۱۸) حدثنا محمد بن عمرو الباهلي حدثنا محمد بن جعفر عن شعبة قال سمعت خالدًا عن غيلان بن جرير عن مطرف قال.

دوسرے کے راز کی حفاظت کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ بات امانت ہے:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَّفَتَّ فَهِيَ أَمَانَةٌ.

”جب آدمی بات کرتے ہوئے کسی طرف دیکھے تو یہ بات امانت ہے۔“

۲۔ ابن شہاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْحَدِيثُ بَيْنَكُمْ أَمَانَةٌ.

”تمہاری آپس کی بات امانت ہے۔“

۳، ۴۔ انتہائی احتیاط کا حکم:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَقُمْتُهُ.

”تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا۔“

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے اپنی نیکی ظاہر کرنے کو برا سمجھایا یہ مطلب ہے کہ آدمی سے غفلت ہو جاتی ہے یا کبھی

سو بھی جاتا ہے۔ لہذا یہ دعویٰ حقیقت کے خلاف ہو جائے گا۔

۵۔ حضرت آدم علیہ السلام کا ارشاد:

صدقہ بن عبد ربہ بیان کرتے ہیں کہ:

لَمَّا كَبُرَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلَ بَنُو بَنِيهِ يَعْبَثُونَ بِهِ فَيَقُولُ لَهُ آبَاؤُهُمْ أَلَا
تَنْهَاهُمْ فَيَقُولُ يَا بَنِي إِبْنِي رَأَيْتُمْ مَا لَمْ تَرَوْا وَسَمِعْتُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا
رَأَيْتُمُ الْجَنَّةَ وَسَمِعْتُمْ كَلَامَ رَبِّي وَقَالَ لِي حِينَ أُخْرِجْتَنِي مِنْهَا إِنَّ أُمَّتَ
حَفِظْتَ لِسَانَكَ أَعَدَّتْكَ إِلَيْهَا.

”جب آدم علیہ السلام بڑی عمر کے تھے تو ان کے پوتے ان کے ساتھ کھیلتے تھے، ان کے والد کہتے ابا جان! آپ انہیں روکتے نہیں ہیں؟ فرماتے اے بیٹو! میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جو تم نے نہیں دیکھا، اور میں نے وہ کچھ سنا ہے جو تم نے نہیں سنا، میں نے جنت کو دیکھا ہے اور اپنے رب کا کلام سنا ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے جنت سے رخصت کیا تو فرمایا اگر اپنی زبان کی حفاظت کرو گے تو یہی عمل تمہیں واپس میرے پاس لائے گا۔“

۶۔ جنت سے دور کرنے والی چیز:

بنت ابی الحکم غفار یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کو ارشاد فرمائے سنا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْخُلُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا قَيْدٌ رُمِحَ
فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبْعَدَ مِنْ صُنْعَاءَ.

”آدمی جنت کے اتنا قریب ہوتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف نیزے کی تانت جتنا فاصلہ باقی ہوتا ہے پھر وہ کوئی ایسا کلمہ کہتا ہے جس کے سبب صنعاء تک کے فاصلہ سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے۔“

حواشی

- (۱) باب حفظ السر حدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبد اللہ بن المبارک أنبأنا ابن أبی ذئب أخبرنی عبدالرحمن بن عطاء عن عبدالملک بن جابر بن عتیق عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال.
- (۲) وحدثنا أحمد بن جمیل أنبأنا عبد اللہ أنبأنا حیوة بن شریح عن عقیل عن ابن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.
- (۳) حدثنا أبو خیثمة حدثنا یحیی بن سعید عن ابن أبی حبیبہ حدثنا الحسن عن أبی بکرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال.
- (۴) حدثنا أحمد بن إبراهیم حدثنا عبدالصمد حدثنا ہمام عن قتادة عن الحسن عن أبی بکرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال.
- (۵) حدثنی محمد بن قدامة حدثنی أبو حفص الدمشقی.
- (۶) حدثنا محمد بن عمرو أبو بکر الباہلی حدثنا محمد بن أبی عدی عن محمد بن إسحاق عن سلیمان بن سحیم عن امہ ابنة ابی الحکم الغفاریة رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت حسنؓ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”اپنے بھائی کے راز کو کسی سے ذکر کرنا بھی خیانت ہے۔“

۲۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد:

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ:
”اپنے راز کو اپنے تک ہی رکھو کیونکہ ہر خیر خواہ کے بھی خیر خواہ ہوتے ہیں، میں نے گمراہ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ چمڑے کے ایک ٹکڑے (زبان) کو بھی محفوظ نہیں رکھ سکتے۔“

۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کی احتیاط:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
”میں نے اپنا راز کبھی کسی ایسے آدمی کو نہیں بتایا جس نے اسے فاش کیا ہو اور مجھے اسے ملامت کرنی پڑی ہو، میں کسی کو اپنا ہمارا بنانے میں بڑی سختی سے کام لیتا ہوں۔“

۴۔ ولید بن عتبہ کا واقعہ:

میرے والد نے اپنے شیخ کے حوالہ سے بیان کیا کہ:
”حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولید بن عتبہ کو کوئی راز کی بات بتائی، کوئی تذکرہ ہوا تو ولید نے اپنے والد صاحب سے کہا ابا جان امیر المؤمنین نے جو بات آپ کو نہیں بتائی میں وہ آپ کے سامنے نہیں کھولنا چاہتا، والد صاحب نے کہا بیٹے مجھے وہ بات نہ بتاؤ کیونکہ جو راز کو چھپاتا ہے وہی صاحب اختیار ہوتا ہے اور جو راز کو ظاہر کر دیتا ہے تو پھر اس کے مخالف کو اس کے خلاف اختیار حاصل ہو جاتا ہے،

ولید کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے ابا جان باپ اور بیٹے میں بھی ایسا ہوتا ہے؟
والد نے کہا نہیں اے بیٹے اللہ کی قسم ایسا نہیں ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ تم افشاءِ راز کے
ساتھ اپنی زبان کو آلودہ نہ کرو،

ولید کہتے ہیں پھر میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور ان سے
واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا:

اے ولید میرے بھائی نے تمہیں غلامی کی رسی سے آزاد کرالیا۔“

۵۔ ایک دیہاتی کی نصیحت:

میرے والد صاحب نے ہمدان کے ایک آدمی کے حوالہ سے مجھے بتایا کہ میں
نے ایک دیہاتی سے سنا وہ اپنے چچا زاد بھائی کو سمجھا رہا تھا کہ:
”تم اپنے راز کو قلتِ کلام اور گفتگو میں محتاط رہنے سے ہی محفوظ رکھ سکتے ہو۔“

۶۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت:

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:
”اے بکر بن ماعز اپنی زبان کو روک کر رکھو، صرف وہی بات کہو جو تمہارے لئے
مفید ہو، ایسی بات نہ کہو جو نقصان دہ ہو۔“

۷۔ حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ کی احتیاط:

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے اس آدمی نے بتایا جو ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ
علیہ کی صحبت میں بیس سال رہا تھا کہ:
”حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ ایسا کلام کہا جو بارگاہِ الہی میں مقبول
ہوتا ہے۔“

۸۔ ابو حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

”میں نے حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا کے کسی معاملہ کا تذکرہ کرتے

نہیں سنا۔“

۹۔ حضرت ابراہیم تیمیؑ کی احتیاط:

عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:
 ”حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے کبھی سر اوپر اٹھاتے ہوئے نہیں
 دیکھا، نہ نماز میں اور نہ نماز کے علاوہ، اور نہ ہی میں نے انہیں کبھی دنیا کے کسی معاملہ میں
 مشغول پایا۔“

۱۰۔ ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی کو نصیحت:

ابو حیان تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد صاحب کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ:
 ”حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی ان کے پاس آئی اور کہا ابا جان میں جا
 کر کھیلتی ہوں، فرمایا بیٹا جاؤ اور اچھی باتیں کہو۔“

۱۱۔ قابل تعریف خصلت:

حضرت تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”ایک آدمی نے کسی کی تعریف کی تو ایک بزرگ نے اس سے پوچھا تم اس کے
 بارے میں کیا جانتے ہو؟ اس نے کہا وہ بولنے میں بہت محتاط ہے۔“

۱۲۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؑ کی احتیاط:

ابو عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”میں نے بولنے میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر محتاط کسی کو
 نہیں دیکھا۔“

۱۳۔ امیہ بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ
 ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک آدمی نے
 دوسرے سے کہا ”تمہاری بغل کے نیچے“

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر کوئی خوب سے خوب تر انداز
 میں بات کرے تو اسے کیا نقصان ہے؟

حاضرین نے کہا اس آدمی کی اس بات کی بہتر تعبیر کیا ہو سکتی ہے؟ فرمایا اگر یہ کہتا
”تیرے ہاتھ کے نیچے“ تو خوب ہوتا۔“

۱۴۔ مؤمن کا عمل:

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
”مومن جب بات کرنے لگتا ہے تو سوچتا ہے اگر بات کرنے میں اس کا فائدہ
ہو تو بولتا ہے اور اگر نقصان ہو تو خاموش رہتا ہے اور بدکردار آدمی کی زبان تو بس چلتی ہی
رہتی ہے۔“

۱۵۔ دانا و نادان کا فرق:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ دانا کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہوتی ہے جب
وہ بولنے کا ارادہ کرتا ہے تو دل سے پوچھتا ہے اگر بات مفید ہو تو بولتا ہے ورنہ خاموش رہتا
ہے۔ اور جاہل کا دل اس کی زبان پر ہوتا ہے، اس کی زبان پر جو آتا ہے کہتا رہتا ہے دل کی
طرف رجوع نہیں کرتا۔“

۱۶۔ حضرت ابو حازم کا قول:

عبد العزیز بن ماجشون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:
”حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حاکم سے فرمایا اگر مجھے اپنی زبان کی
حفاظت کا فکر نہ ہوتا تو آج میں تم پر اپنا سینہ صاف کر دیتا۔“
۱۷۔ طلحہ بن مصرف:

صلت بن بسطام کہتے ہیں مجھ سے ایک ایسے آدمی نے کہا جو حضرت شعبی و
حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہما کی مجلس میں بیٹھ چکا تھا کہ:
”میں نے طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر زبان پر قابو رکھنے والا کسی کو
نہیں پایا۔“

۱۸۔ میمون بن سیاہ کہتے ہیں:
بیس سال ہو گئے ہیں کبھی کوئی بات بغیر سوچے سمجھے نہیں کی اگر کبھی کہی تو مجھے اس پر ندامت ضرور ہوتی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔“

۱۹۔ حضرت کعب کا قول:

ابو سلمہ صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
”کم بولنا بہت بڑی دانائی ہے، لہذا تم خاموشی کو لازم کر لو، کیونکہ یہ بہت اچھی خصلت ہے، ذمہ داری کم ہوتی ہے اور گناہ بھی کم ہوتے ہیں۔“

۲۰۔ عبد الملک بن ابجر:

صلت بن بسطام تیمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرے والد نے مجھ سے فرمایا:
”عبد الملک بن ابجر کی مجلس کے پابند بنو اور ان سے کلام میں محتاط رہنا سیکھو، میں نے کوفہ میں ان سے بڑھ کر زبان کی انتہائی حفاظت کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔“

۲۱۔ حضرت مسعر:

ابو خالد احمر کہتے ہیں:
”حضرت مسعر رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہم عمروں میں سب سے زیادہ طویل خاموشی والے تھے۔“

۲۲۔ خلید کا قول:

مرزوق موصلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں خلید بن دج رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا:

”جس کلام کے بغیر کام چل سکتا ہو اسے چھوڑ دو، اگر ایسا کرو گے تو سلامتی میں رہو گے، مگر مجھے تم ایسا کرتے نظر نہیں آتے۔“

۲۳۔ حضرت انسؓ کی نصیحت:

زیاد نمیری کہتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو کسی کام کے لئے بھیجا تو اس سے فرمایا:

”ایسے کام سے بچنا جس سے تجھے معذرت کرنا پڑے اور جب بھی کوئی بات کرنے کا ارادہ کرو تو پات کرنے سے پہلے اس میں غور کر لو، اگر مفید ہو تو کرو مضر ہو تو نہ کرو اس سے خاموشی بہتر ہے۔“

۲۴۔ حضرت صالحؑ کی نصیحت:

عبید اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت صالح مری رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ایسی بات سے بچو جو تمہارے دین کو نقصان پہنچائے۔“

۲۵۔ طویل خاموشی عبادت ہے:

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”کہا جاتا تھا کہ طویل خاموشی عبادت کی چابی ہے۔“

۲۶۔ حضرت ابو مالکؓ کا شعر:

تکھی بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

میں نے ضیغم کے ہمسائے سے کہا آپ نے کبھی حضرت ابو مالک رحمۃ اللہ علیہ کو شعر پڑھتے بھی سنا ہے؟ کہا میں نے انہیں فقط ایک مصرعہ پڑھتے سنا ہے۔ میں نے کہا وہ کون سا ہے؟ کہا:

”قَدْ يَخْزَنُ الْوَرَعُ التَّقِيَّ لِسَانَهُ حَذَرَ الْكَلَامِ.“

”متقی پرہیزگار آدمی کلام میں احتیاط کے سبب اپنی زبان روکے رکھتا ہے۔“

۲۷۔ چالیس سال خاموشی سیکھنا:

ارطاة بن منذر کہتے ہیں:

”ایک آدمی نے چالیس سال کنکری کے ذریعہ خاموشی سیکھی، اسے وہ اپنے منہ میں رکھتا، کھانے، پینے اور سونے کے علاوہ کبھی منہ سے نہ نکالتا۔“

۲۸۔ خاموشی سیکھنے کی مشق:

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ہمارا ایک ساتھی جمعہ سے جمعہ تک کلام میں احتیاط کرتا تھا۔“

۲۹۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

علاء بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر کے دوران گنگنانے لگے، پھر فرمایا تم نے مجھے بے فائدہ کلام پر تنبیہ کیوں نہ کی۔“

۳۰۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ:

حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سفر کے دوران جب ایک جگہ

ٹھہرے تو اپنے غلام سے فرمایا ”دسترخوان ہمارے پاس لاؤ تا کہ ہم اس میں مشغول ہوں، اس پر میں نے اعتراض کیا تو فرمایا:

”جب سے میں مسلمان ہوا ہوں کبھی بغیر ناپے تو لے کوئی کلمہ نہیں کہا سوائے

میرے اسی ایک جملہ کے، تم میرا یہ جملہ یاد نہ رکھنا۔“

۳۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

مطرف بن شخیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما نے اپنی زبان سے کہا:

”تو ہلاک ہو جائے، اچھی بات کہہ اور مزے میں رہ، ورنہ جان لے کہ تجھے
ندامت اٹھانا پڑے گی۔“

کسی نے کہا آپ بھی ایسے کہتے ہیں؟ فرمایا:
مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ قیامت کے دن انسان پر سب سے زیادہ سختی زبان کی وجہ
سے ہوگی الا یہ کہ اچھی بات کہی تو انعام پائے گا یا خاموش رہا تو سلامتی میں رہے گا۔“

۳۲۔ عمرو بن عبید رحمۃ اللہ علیہ:

سعد بن عامر کہتے ہیں:

”عمرو بن عبید کے سامنے طیلسانی کیڑا لایا گیا تو کہا ”اس سے زیادہ عمدہ کیڑا
اور کوئی نہیں ہے“ یہی بات پچاس سال تک ان کا عیب شمار کیا جاتا رہا، لوگ کہتے عمرو اپنی
زبان کی حفاظت نہیں کرتے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا جميل أنبأنا عبد الله أنبأنا المبارك بن فضالة عن الحسن رحمه الله قال سمعته يقول.
- (۲) حدثنا يوسف بن موسى حدثنا جرير عن حمزة الزيات قال قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه.
- (۳) حدثني عبد الله بن أبي بدر أنبأنا زيد بن الحباب عن موسى بن علي عن أبي قال.
- (۴) وحدثني أبي عن بعض أشياخه قال.
- (۵) حدثني أبي عن رجل من همدان قال.
- (۶) حدثني عبدالرحمن بن صالح حدثنا سعيد بن عبد الله بن الربيع ابن خثيم عن نسير بن ذعلوق عن بكر بن معز عن الربيع بن خثيم رضي الله عنه قال.
- (۷) حدثنا داود بن عمرو الضبي حدثنا محمد بن الحسن الأسدي عن مفضل عن رجل عن إبراهيم التيمي قال.
- (۸) حدثنا أحمد بن عمران حدثنا محمد بن فضيل حدثنا أبو حيان التيمي عن أبيه قال.
- (۹) حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأنا عبدالرحمن بن مهدي عن هشيم عن العوام بن حوشب قال.
- (۱۰) حدثنا أحمد بن عمران الأخنسي حدثنا محمد بن فضيل حدثنا أبو حيان التيمي عن أبيه قال.
- (۱۱) حدثني علي بن أبي مريم عن أبي إسحاق الطالقاني حدثنا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن يحيى رحمه الله قال.
- (۱۲) وحدثني ابن أبي مريم عن مطرف أبي مصعب قال حدثني عبدالعزيز الماجشون عن أبي عبيد قال.
- (۱۳) حدثني محمد بن عباد بن موسى العكلى حدثنا يحيى بن سليم عن أميه بن عبد الله بن عمرو بن عثمان قال.
- (۱۴) حدثني ابن أبي مريم عن عثمان بن زفر حدثنا محمد بن عبدالعزيز التيمي قال ذكر الحسن عن إبراهيم التيمي رحمه الله قال.
- (۱۵) حدثنا يعقوب بن إبراهيم العبدى حدثنا عبدالرحمن بن مهدي عن أبي الأشهب عن الحسن رضي الله عنه قال.
- (۱۶) وحدثني علي بن الحسن عن مطرف أبي مصعب قال سمعت عبدالعزيز بن الماجشون قال قال أبو حازم.
- (۱۷) وحدثني علي بن الحسن عن زكريا بن عدى حدثنا الصلت ابن بسطام.
- (۱۸) وحدثني علي بن حجاج بن نصير حدثنا جسر أبو جعفر قال سمعت ميمون بن سياه يقول.

- (۱۹) حدثني محمد بن إدريس حدثنا أبو النضر الدمشقي حدثنا إسماعيل بن عياش عن أبي سلمة الصنعاني عن كعب قال .
- (۲۰) حدثني علي بن أبي مریم عن زكريا بن عدی عن الصلت بن بسطام التيمي قال .
- (۲۱) حدثني أبي مریم عن زكريا بن عدی قال سمعت أبا خالد الأحمر قال .
- (۲۲) حدثني ابن أبي مریم عن خالد بن يزيد حدثني مرزوق الموصلي قال .
- (۲۳) وحدثني ابن أبي مریم عن يحيى بن أبي بكير عن عمارة بن زاذان الصيدلاني قال سمعت زياد النميري يقول .
- (۲۴) حدثني علي بن أبي مریم عن عبيد الله بن محمد قال .
- (۲۵) حدثني علي عن الحميدي عن سفيان قال .
- (۲۶) حدثنا محمد بن الحسين حدثني يحيى بن بسطام قال .
- (۲۷) حدثني محمد بن ناصح حدثنا بقية بن الوليد عن أرطاة بن المنذر قال .
- (۲۸) حدثني عبد الصمد بن يزيد قال سمعت فضيل بن عياض رحمه الله يقول .
- (۲۹) حدثنا المثنى بن معاذ حدثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت إسحاق بن سويد قال .
- (۳۰) حدثنا أبو عبد الرحمن محمد بن عمران ابن أبي ليلى حدثنا عيسى بن يونس عن الأوزاعي عن حسان بن عطية قال .
- (۳۱) حدثنا الحسن بن الصباح حدثنا إسحاق بن منصور السلولي عن عبد السلام يعني ابن حرب عن سعيد الجريري عن مطرف بن الشخير قال .
- (۳۲) حدثني أبو صالح المروذي قال سمعت حاتم بن عطاء قال سمعت سعد بن عامر يقول .

سچ بولنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ جنت کا راستہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا.

”بے شک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچاتی ہے، اس میں

شک نہیں کہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے۔“

۲۔ جنت کی ضمانت:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنُ لَكُمْ الْجَنَّةَ إِصْدَقُوا إِذَا تَحَدَّثْتُمْ
وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا اتَّمَنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغَضُّوا
أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ.

”تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، جب

بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا

کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نگاہوں کو پست رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔“

۳۔ تین انمول اوصاف:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثٌ إِذَا كُنَّ فِيكَ لَمْ يَضُرَّكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا صِدْقٌ حَدِيثٌ
وَحِفْظُ أَمَانَةٍ وَعِفَّةٌ فِي طَعْمَةٍ.

”جب تم میں تین اوصاف ہوں تو دنیا کی کسی بھی چیز کا تمہارے پاس نہ ہونا مضر نہ ہوگا، سچ بولنا، امانتدار ہونا اور حلال کھانا۔“

۴۔ نجات سچ ہی میں ہے:

منصور بن معتمرؒ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَحَرَّوْا الصِّدْقَ وَإِنْ رَأَيْتُمْ فِيهِ الْهَلَكَةَ فَإِنَّ فِيهِ النِّجَاةَ.

”سچ کو ڈھونڈو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے مگر درحقیقت اس میں

نجات ہے۔“

۵۔ کامل ایمان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيمَانَ كُلَّهُ حَتَّى يُؤْتِرُ الصِّدْقَ وَحَتَّى يَتْرُكَ الْكِذْبَ

فِي الْمَزَاحَةِ وَالْمِرَاءِ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا.

”بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک سچ کو ترجیح نہ دے اور جب تک

مزاح میں اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے میں جھوٹ نہ چھوڑے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا خيثمة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۲) حدثنا يحيى بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أخبرني عمرو ابن أبي عمرو عن المطلب عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۳) حدثنا هارون بن عمرو القرشي حدثنا يحيى بن حسان حدثنا ابن لهيعة حدثنا الحارث بن يزيد عن عبدالرحمن بن حجيرة عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۴) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا مروان بن معاوية عن مجمع بن يحيى الأنصاري عن منصور بن المعتمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا روح بن عبادة حدثنا عبدالعزيز ابن عبدالله بن أبي سلمة حدثنا منصور بن أذين عن مكحول عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ بات کا حُسن:

محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

”بات کا حسن سچائی میں ہے۔“

۲۔ نجات کی چابی:

ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک آدمی اپنی قوم والوں سے کہہ رہا تھا کہ:

”سچ کو قابو رکھو کیونکہ اسی میں نجات ہے۔“

۳۔ حضرت ابن مسعودؓ کی نصیحت:

ابو حصین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا مجھے مفید و جامع باتیں ارشاد فرمائیے! فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم رہ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، ہر حال میں قرآن کے ساتھ رہ، جو چھوٹا بڑا سچ بولے اسے قبول کر خواہ تمہارا دشمن ہو تب بھی اور جو تم سے جھوٹ بولے اسے رد کرو، چھوٹا ہو یا بڑا اور خواہ تمہارا قریبی اور محبوب ہو تب بھی۔“

۴۔ حضرت ربعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

ابو بردہ بن عبداللہ بن ابی بردہ کہتے ہیں:

”یہ بات مشہور تھی کہ حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، ان کے دو بیٹے خراسان کا سفر کر کے لوٹے تو حکومت کی طرف سے دیئے گئے اجازت نامے کی تاریخ سے لیٹ ہو گئے، سرکاری اہلکار حجاج کے پاس آیا اور کہا لوگ گمان کرتے ہیں کہ ربعی نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اس کے بیٹے قانون کی خلاف ورزی کر کے خراسان سے لوٹے ہیں۔“

حجاج نے کہا ربیعہ کو میرے پاس بلا لاؤ، جب حضرت ربیعہ آگئے تو حجاج نے کہا اے شیخ! ربیعہ نے فرمایا کیا چاہتے ہو؟ کہا آپ کے بیٹوں کو کیا ہوا، فرمایا مدد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مانگی جاتی ہے، میں تو انہیں گھر چھوڑ کر آیا ہوں، حجاج نے کہا کوئی بات نہیں میں ان کی وجہ سے آپ کو تکلیف نہیں دیتا، وہ آپ ہی کے پاس رہیں۔“

نوٹ: حجاج کی سخت گیری معلوم ہونے کے باوجود حضرت ربیعہ نے بیٹوں کو بچانے کے لیے کوئی حیلہ اختیار نہیں کیا بلکہ صاف اور سچی بات کہہ دی کہ بیٹے گھر میں موجود ہیں۔

۵۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

اوسط بن اسماعیل بن اوسط رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے ایک سال بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”لوگو! پچھلے سال اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس منبر پر) جلوہ افروز تھے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے، پھر فرمایا:

”سچ بولنے کی پابندی رکھنا کیونکہ سچ نیکی کا ساتھی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور جھوٹ سے بچتے رہنا کیونکہ جھوٹ بدکاری کا ساتھی ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جائیں گے۔“

۶۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

مرۃ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ:

”سچ کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے اور اس کے دل میں نیکی مثبت ہو جاتی ہے اور برائی کے لئے سوئی جتنی جگہ بھی نہیں رہتی جس میں وہ ٹھہر سکے۔“

۷۔ عبدالملک بن مروان:

اسعد بن عبید اللہ مخزومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے عبدالملک بن مروان نے کہا:

”میرے بیٹوں کو سچ بولنا اسی طرح سکھاؤ جس طرح انہیں قرآن کریم سکھاتے ہو۔“

حواشی

- (۱) حدثنی علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن یزید بن خمیر قال سمعت سلیم بن عامر یحدث عن أوسط بن إسماعیل بن أوسط.
- (۲) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة أخبرنی عمرو بن مرة قال سمعت مرة الهمدانی قال.
- (۳) حدثنا الهیثم بن خارجة الهیثم بن عمران قال سمعت أسعد بن عبیدالله المخزومی قال.
- (۴) حدثنا عبدالعزیز بن بحر حدثنا أبو عقیل عن محمد بن نعیم مولى عمر بن الخطاب عن محمد بن عمر بن علی بن أبی طالب عن جده علی رضی الله عنه قال.
- (۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو داود عن شعبة أخبرنی عمارة بن أبی حفصة سمع أبا مجلز یقول.
- (۶) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا ابن علیة عن لیث عن أبی حصین.
- (۷) حدثنا عمر بن بکیر النحوی أنبأنا أبو عبدالرحمن الطائی أنبأنا أبو بردة بن عبدالله بن أبی بردة قال.

وعدہ پورا کرنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ وعدہ عطیہ ہے:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

الْعِدَّةُ عَطِيَّةٌ.

”وعدہ ایک عطیہ ہے۔“

۲۔ وعدہ قرضہ ہے:

ابن لہیجہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْوَأْيُ يَعْنِي الْوَعْدَ مِثْلَ الدَّيْنِ أَوْ أَفْضَلُ.

”وعدہ قرضہ کی طرح ہے یا اس سے بڑھ کر ہے۔“

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واقعہ:

حضرت عبد اللہ بن ابی الحساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ فَبَقِيْتُ لَهُ بَقِيَّةٌ

فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ ذَلِكَ فَنَسِيتُ يَوْمِي وَالْغَدَفَاتِيَّتَهُ فِي

الْيَوْمِ الثَّلَاثِ وَهُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ يَا فَتَى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَاهُنَا

مُنْذُ ثَلَاثِ أَنْتَظِرُكَ.

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ان سے ایک سو دا کیا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کچھ بقایا رہ گیا تو میں نے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لاتا ہوں، میں گیا تو وہ بات مجھے اس دن بھی اور اگلے دن بھی بھول گئی، تیسرے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ اسی جگہ موجود تھے۔ فرمایا اے نوجوان! تم نے مجھ پر مشقت ڈالی ہے، میں تین دن سے یہیں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔“

حواشی

- (۱) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن أبي عدی عن یونس عن الحسن رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال .
- (۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو إسحاق الطالقانی حدثنا عبد اللہ بن المبارک عن ابن لهیعة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .
- (۳) حدثنا أحمد بن إبراهيم ثنا محمد بن سنان ثنا إبراهيم بن طهمان عن بديل بن ميسرة عن عبد الكريم عن عبد اللہ بن شقيق عن أبيه عن عبد اللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ قال .

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ فضل بن عباسؓ:

تیکھی بن سعید اموی کہتے ہیں مجھے ابن خربوذ نے فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب کے اشعار سنائے جن کا مطلب یہ تھا کہ:

”ہم ایسے لوگ ہیں سچ بولنا جن کی عادت ہے، ہماری رائے فیصلہ کن ہوتی ہے اور ہمارے لوگ حیا غالب ہونے کے سبب مریض نظر آتے ہیں حالانکہ انہیں کوئی بیماری نہیں ہے.....“

۲۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

ہارون بن رباب کہتے ہیں:

”جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب تھا تو فرمایا ایک قریشی نے میری بیٹی کے لئے نکاح کا پیغام دیا تھا، میں نے اس سے اس بارے وعدہ کے مشابہ کوئی بات کی ہوئی تھی، اللہ کی قسم میں نفاق میں تیسرا حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے نہیں ملنا چاہتا تم گواہ ہو جاؤ میں نے اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کر دیا۔“

۳۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ:

یزید رقاشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ایک آدمی سے ایک متعین جگہ کا وعدہ کیا، وہ آدمی بھول گیا اور آپ بائیس دن تک وہیں بیٹھے رہے، وہ بائیس دن کے بعد آیا۔“

۴۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

عبدربہ قصاب کہتے ہیں:

”میں نے حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے وعدہ کیا کہ میں ان کے لئے قربانی کا جانور خرید لاتا ہوں، میں کسی مصروفیت کے سبب ان سے کیا ہوا وعدہ بھول گیا،

دوپہر کے وقت مجھے یاد آیا تو گیا، حضرت محمد بن سیرین میرے انتظار میں بیٹھے تھے، میں نے سلام کیا تو انہوں نے سر اٹھایا اور فرمایا، اتنا چھوٹا سا قصور تو تم سے قبول کیا جاسکتا ہے، میں نے کہا میں اس وقت مصروف ہو گیا تھا بعد میں میرے ساتھیوں نے کہا اب نہ جاؤ وہ جا چکے ہوں گے، اب تک کہاں بیٹھے ہوں گے؟

فرمایا اگر تم سورج غروب ہونے تک بھی نہ آتے تو میں اس جگہ سے نہ اٹھتا سوائے نماز اور رفع حاجت کے۔“

۵۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حسن بن عبید اللہ کہتے ہیں:

”میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا اگر کوئی آدمی دوسرے سے کسی متعین جگہ کا وعدہ کرے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا اسے اگلی نماز تک وہیں بیٹھا رہنا چاہیے۔“

۶۔ وعدہ سے بچو:

فرات بن سلیمان کہتے ہیں بزرگ کہا کرتے تھے کہ:

”تم سے کوئی چیز مانگی جائے تو وعدہ نہ کرو بلکہ کہو اگر مقدر میں ہو تو کام ہو جائے گا۔“

۷۔ حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ:

شعبہ کہتے ہیں:

”میں نے جب بھی ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی وعدہ کیا تو جدا ہوتے وقت

انہوں نے یہ ضرور کہا کہ میرا تم سے وعدہ نہیں ہے، لیکن جب مقررہ جگہ پر میں پہنچتا تو وہ مجھ

سے پہلے پہنچ چکے ہوتے۔“

۸۔ حضرت رقبہ رحمۃ اللہ علیہ:

ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”رقبہ رحمۃ اللہ علیہ باتوں باتوں میں ہم سے وعدہ کر لیتے، پھر کہتے میرے اور

تمہارے درمیان وعدہ نہیں ہے، مگر وہ وعدہ کی جگہ پر ہم سے پہلے پہنچے ہوتے تھے۔“

۹۔ وعدہ کے ساتھ ان شاء اللہ کہنا:

ابو اسحاق کہتے ہیں:

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد کہا کرتے تھے کہ جب وعدہ کے وقت ان شاء اللہ کہہ لیا جائے تو اگر وہ پورا نہ ہو سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہوتی۔“

۱۰۔ عوف بن نعمان کا قول:

عوام بن حوشب ایک آدمی سے جسے لہب بن خندق کہا جاتا تھا نقل کرتے ہیں کہ عوف بن نعمان زمانہ جاہلیت میں کہا کرتے تھے:

”پیا سا کھڑے کھڑے مرجانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں وعدہ کی خلاف

ورزی کروں۔“

حواشی

- (۱) حدثنی سلیمان بن منصور أبو شیخ الخزاعی عن یحیی بن سعید الأموی قال .
- (۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنی محمد بن کثیر عن الأوزاعی عن هارون بن رئاب قال لما حضرت عبد الله بن عمرو الوفاة رضی الله عنه قال .
- (۳) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا مسلم بن إبراهيم حدثنا كعب بن فروخ الرقاشی ثنا یزید الرقاشی رحمه الله .
- (۴) حدثنی أحمد بن إبراهيم حدثنی عبد الصمد بن عبد الوارث حدثنا عبد ربه القصاب قال .
- (۵) حدثنا أحمد حدثنا محمد بن الصباح البزاز حدثنا إسماعیل بن زکریا عن الحسن بن عبید الله قال .
- (۶) وحدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا مبشر بن إسماعیل الحلبي حدثنی فرات بن سلمان قال .
- (۷) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو داود الطيالسی عن شعبة رحمه الله قال .
- (۸) حدثنا أحمد حدثنا موسى بن إسماعیل حدثنا أبو عوانة قال .
- (۹) حدثنا أحمد حدثنا أبو معاوية حدثنا حجاج عن أبي إسحاق قال .
- (۱۰) حدثنا إبراهيم بن عبد الله حدثنا هشيم عن العوام بن حوشب عن رجل منهم يقال له لهب بن خندق قال .

جھوٹ کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ جہنم میں لے جانے والے اعمال:

اوسط بن اسمعیل سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ایک سال بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرما رہے تھے:

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوَّلِ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ بَكَى ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفَجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے سال میری اسی جگہ پر جلوہ افروز تھے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، پھر فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ کے ساتھ گناہگاری آتی ہے اور یہ دونوں چیزیں جہنم میں لے جاتی ہیں۔“

۲۔ جھوٹ کا انجام:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْكِبْرِيَاءَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبُ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا.

”اس میں شک نہیں کہ جھوٹ گناہگاری کی طرف لے جاتا ہے اور گناہگاری جہنم

کی طرف لے جاتی ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا

جاتا ہے۔“

۳۔ منافق کی نشانیاں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آیۃ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُوتِيَ خَانَ.
 ”منافق کی علامتیں تین ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔“
 ۴۔ خالص منافق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خِصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ.
 ”چار خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور اگر کسی میں ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک علامت ہوتی ہے جب تک اسے چھوڑے نہیں، وہ چار خصلتیں یہ ہیں جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب معاہدہ کرے تو دھوکہ کرے۔“
 ۵۔ مومن جھوٹا نہیں ہوتا:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَى كُلِّ خُلَّةٍ يُطْبَعُ أَوْ يُطْوَى عَلَيْهَا الْمُؤْمِنُ إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ.
 ”مومن کو ہر خصلت فطرتاً ملتی ہے سوائے خیانت و جھوٹ کے۔“

۶۔ تین مبغوض ترین آدمی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ الْمَرْهُو.

”تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظرِ رحمت نہ فرمائیں گے بوڑھا زانی، جھوٹا حاکم اور متکبر حاجتمند۔“

۷۔ جھوٹے کا ایمان نہیں:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا مومن جھوٹ بولتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ مَنْ حَدَّثَ فَكَذَّبَ.“

”اس آدمی کا اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر کوئی ایمان نہیں ہے جو بات کرے تو جھوٹ بولے۔“

۸۔ سب سے بری خصلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

مَا كَانَ مِنْ خُلُقٍ أَشَدُّ عِنْدَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِبْرِ وَلَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطَّلِعُ عَلَى الرَّجُلِ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْكِبْرِ فَمَا يَنْحَلُ مِنْ صَدْرِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحَدَتْ لِلَّهِ مِنْهَا تَوْبَةً.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جھوٹ سے بڑھ کر بری خصلت کوئی نہیں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی کے جھوٹ بولنے کی خبر ملتی تو اس سے دلی طور پر خوش نہ ہوتے، جب تک یہ علم نہ ہو جاتا کہ اس نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کر لی ہے۔“

۹۔ جھوٹ منافقت ہے:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ.

”منافق کی نشانیاں تین ہیں، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، وعدہ کرتا ہے

تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔“

۱۰۔ جھوٹے کی گواہی:

موسیٰ بن شبیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”رَدَّ شَهَادَةَ رَجُلٍ فِي كَذِبَةٍ.“

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹے کی شہادت رد فرمادی تھی۔“

۱۱۔ ہر جھوٹ گناہ ہے:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے خطاب کیا تو ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَحْمِلُكُمْ أَنْ تَتَّبَعُوا بِالْكَذِبِ كَمَا تَتَّبَعُ الْفَرَّاشُ فِي

النَّارِ كُلُّ الْكَذِبِ يُكْتَبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ إِلَّا ثَلَاثَ خِصَالٍ رَجُلٌ كَذَبَ

إِمْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَرَجُلٌ كَذَبَ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَرَجُلٌ

كَذَبَ فِي خَدِيعَةِ الْحَرْبِ.

”لوگو! تمہیں کون سی چیز جھوٹ کے پیچھے لگنے پر ابھارتی ہے جیسا کہ پروانے شمع

کے پیچھے لگتے ہیں، ہر جھوٹ ابن آدم کا گناہ لکھا جاتا ہے، سوائے تین صورتوں کے وہ آدمی

جو بیوی کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولے، وہ آدمی جو دو کے درمیان صلح کرانے کے

لئے جھوٹ بولے، اور وہ جو جنگ میں حیلہ کے طور پر جھوٹ بولے۔“

۱۲۔ صلح کرانا:

ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط حدیث بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا.
 ”وہ آدمی جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے، وہ تو اچھی بات کہتا ہے اور اچھائی پھیلاتا ہے۔“

۱۳۔ نہ جھوٹ بولو نہ خیانت کرو:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا حَدَّثْتُمْ فَلَا تَكْذِبُوا وَإِذَا أُوْتِمِنْتُمْ فَلَا تَخُونُوا.
 ”جب تم کوئی بات کہو تو جھوٹ نہ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو۔“

۱۴۔ تین مستثنیٰ صورتیں:

حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ كَذِبٍ مَكْتُوبٌ كِذْبٌ لَا مَحَالَةَ إِلَّا الْكِذْبُ فِي ثَلَاثٍ الْكِذْبُ فِي الْحَرْبِ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَكِذْبُ الرَّجُلِ فِيمَا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمَا وَكِذْبُ الرَّجُلِ أَمْرَتَهُ.

”ہر جھوٹ لا محالہ جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے سوائے اس جھوٹ کے جو تین مقاصد کے لئے بولا جائے، (۱) وہ جو جنگ میں بولا جائے کیونکہ جنگ نام ہی دھوکہ کا ہے (۲) وہ جھوٹ جو دو آدمیوں میں صلح کے لئے کوئی بولے (۳) آدمی کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا۔“

حدیث کے ایک راوی کہتے ہیں بیوی سے جھوٹ بولنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو

امیدیں دلانا اور وعدہ کرنا۔“ حدیث نمبر ۱۱ میں یہ صراحت سے گزر چکا ہے کہ یہ لچک بیوی کو راضی رکھنے کے لیے ہے۔

۱۵۔ جھوٹے خطیب:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْلَةَ أُسْرَى بِي رَأَيْتُ رِجَالًا تُقْرَضُ شَفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضٍ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ
مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيْلُ قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِي يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ.

”جس رات مجھے معراج کرایا گیا اس رات میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کے

ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے تھے خود کو بھول جاتے تھے، اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے مگر اسے سمجھتے نہ تھے۔“

۱۶۔ خطبہ بارے باز پرس:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللَّهُ سَأَلَهُ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا أَرَدَتْ بِهَا.
”جو بندہ بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پوچھیں گے

تیرا کیا ارادہ تھا۔“

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے جب مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو رونے لگے، پھر فرمایا تم سمجھتے ہو کہ تم سے بات کر کے مجھے خوشی ہوتی ہے جبکہ میں یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے اس بارے میں پوچھیں گے کہ تیرا اس کلام سے کیا مقصد تھا۔

اے اللہ آپ میرے دل کا حال بخوبی جانتے ہیں، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرا

بات نہ کرنا آپ کو پسند ہے تو میں کبھی دو آدمیوں کے سامنے بات بھی نہ کروں۔“

۷۔ بچے سے وعدہ پورا نہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ قَالَ لِصَبِيَّةٍ هَا أُعْطِيكَ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَ كَذِبُهُ.

”جس نے بچے سے کہا میں تجھے دوں گا، پھر اسے کچھ نہ دیا تو یہ بھی اس کا جھوٹ

لکھا جائے گا۔“

۱۸۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا واقعہ:

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

”كُنْتُ صَاحِبَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّتِي هَيَّئْتُهَا وَأَدْخَلْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ نِسْوَةٌ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَهُ قِرَى إِلَّا قَدْ حَا مِنْ لَبَنِ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاولَهُ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاسْتَحَيْتِ الْجَارِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَا تَرُدِّي يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِي مِنْهُ قَالَتْ فَأَخَذَتْهُ عَلَيَّ حَيَاءً فَشَرِبَتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ نَاولِي صَوَاحِبِكِ فَقُلْنَ لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ لَا تَجْمَعَنَّ جُوعًا وَكِذْبًا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَالَتْ إِحْدَانَا لَشَيْءٍ تَشْتَهِيهِ لَا أَشْتَهِيهِ أُيَعَدُّ ذَلِكَ كِذْبًا قَالَ وَإِنَّ الْكِذْبَ لَيُكْتَبُ كِذْبًا حَتَّى الْكِذْبِيَّةُ كَذِيبَةٌ.

”میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ تھی جب انہوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کو تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، میرے ساتھ اور عورتیں بھی تھیں، اللہ کی قسم ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں سوائے ایک پیالہ دودھ کے میزبانی کے لئے اور کچھ نہ پایا،

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پیالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عنایت فرمایا کہ دلہن کو بلائیں وہ جھجھکنے لگیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا ہوا واپس نہ لوٹاؤ، پیالہ لے لو، انہوں نے جھجھکتے ہوئے پیالہ لے لیا اور اس سے کچھ پیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ والیوں کو دے دو، ہم نے کہا ہمیں طلب نہیں ہے ارشاد فرمایا بھوک اور جھوٹ کو اکٹھا نہ کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم اگر طلب ہوتے ہوئے کوئی کہے مجھے طلب نہیں تو یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا؟ ارشاد فرمایا:
 ”جھوٹ جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ چھوٹے سے چھوٹا بھی۔“

۱۹۔ دو جھوٹوں کا ایک جھوٹا:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَدَّثَ بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَىٰ أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَذَّابِينَ.

”جس نے کوئی بات نقل کی اور اسے علم ہے کہ یہ جھوٹی ہے تو یہ بھی دو جھوٹوں میں

سے ایک ہے۔“

۲۰۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ رَوَىٰ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَىٰ أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَذَّابِينَ.

”جو میرے حوالہ سے کوئی بات نقل کرے اور اسے علم ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ دو

جھوٹوں میں سے ایک ہے۔“

۲۱۔ بدترین راوی:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سن لو کہ سب سے بدترین راوی جھوٹے راوی ہیں، سن لو کہ جھوٹ نہ سنجیدگی میں
 جائز ہے نہ مزاح میں اور نہ اس صورت میں کہ آدمی بچے سے کسی شے کا وعدہ کرے اور اسے
 پورا نہ کرے، سن لو کہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں لے جاتا ہے، سن لو
 کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ جنت میں لے جاتا ہے، سچے کے بارے میں
 کہا جاتا ہے کہ سچا اور نیک ہے۔ جھوٹے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جھوٹا و بدکار ہے سن لو
 کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّىٰ يُكْتَبُ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّىٰ يُكْتَبُ
 عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا.

”آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ

بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن يزيد بن خمير قال سمعت سليم بن عامر يحدث.
- (۲) حدثنا أبو خيثمة حدثنا جرير عن منصور عن أبي وائل عن عبد الله رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۳) حدثنا أبو حفص الصيرفي حدثنا أبو داود حدثنا شعبة أخبرني منصور قال سمعت أبا وائل عن عبد الله رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال.
- (۳) حدثنا أبو حفص حدثنا يحيى بن محمد بن قيس حدثنا العلاء ابن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۴) حدثنا زهير بن حرب حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۵) حدثنا داود بن رشيد حدثنا علي بن هاشم قال سمعت الأعمش ذكره عن أبي إسحاق عن مصعب بن سعد عن أبيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۶) حدثنا سوار بن عبد الله حدثنا الضحاک بن مخلد عن ابن عجلان عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.
- (۷) حدثنا إسماعيل بن خالد الضرير حدثنا يعلى بن الأشدق حدثنا عبد الله بن جراد قال.
- (۸) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا نصر بن طريف الباهلي حدثنا إبراهيم بن ميسرة عن عبيد عن سعد.
- (۹) حدثني يحيى بن أيوب حدثنا إسماعيل بن جعفر أخبرني أبوسهيل عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه أي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال.
- (۱۰) حدثنا أبو حذيفة الفزاري حدثنا عبد الرحمن بن مسعود الزجاج الموصلي عن معمر عن موسى بن شيبه رحمه الله أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم.
- (۱۱) حدثنا داود بن عمرو الضبي حدثنا داود بن عبد الرحمن العطار عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن شهر بن حوشب عن أسماء بنت يزيد رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الناس فقال.
- (۱۲) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا يونس عن الزهري أنبأنا حميد بن عبد الرحمن بن عوف أن أمه وهي أم كلثوم بنت عقبة ابن أبي معيط أخبرته أنها سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول.

(۱۳) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يحيى بن إسحاق السيلحيني حدثنا الليث بن سعد عن يزيد بن أبي حبيب عن سعد بن سنان عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(۱۴) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا عباد بن العوام أنبأنا داود بن أبي هند عن شهر بن حوشب رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

(۱۵) حدثني حمزة بن العباس حدثنا عبدان بن عثمان أنبأنا عبد الله ابن المبارك أنبأنا حماد بن سلمة عن علي بن زيد قال سمعت أنس بن مالك رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

(۱۶) حدثنا هارون بن عبد الله حدثنا سيار حدثنا جعفر قال حدثنا مالك بن دينار عن الحسن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.

قال مالك إذا حدثني بهذا بكى ثم يقول أتحسبون أن عيني تقر بكلامى عليكم و أنا أعلم أن الله سائلنى عنه يوم القيامة ما أردت به أنت الشهيد على قلبى لو أعلم أنه أحب إليك لم أقرأ على اثنين أبدا.

(۱۷) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا أبو النضر حدثنا الليث بن سعد عن عقيل عن ابن شهاب عن أبي هريرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال.

(۱۸) حدثنا أحمد حدثنا عثمان بن عمر حدثنا يونس بن يزيد الأيلي عن أبي شداد عن مجاهد أن أسماء بنت عميس رضى الله عنها قالت.

(۱۹) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا شعبة و قيس عن حبيب الزيات بن أبي ثابت عن ميمون بن أبي شبيب عن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.

(۲۰) حدثنا علي بن الجعد أنبأنا شعبة عن الحكم قال سمعت ابن أبي ليلى يحدث عن سمرة بن جندب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال.

(۲۱) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا حسين بن محمد حدثنا إسرائيل عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله رضى الله عنه أنه قال.

صحابہؓ، اولیاءؓ و علماءؓ کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

عمر بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے مرہ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے سنا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا:

”جھوٹ سے بچو، جھوٹ جہنم لے جاتا ہے، آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جھوٹا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ اس کے دل میں ایسا پختہ ہو جاتا ہے کہ نیکی کے لئے ایک سوئی جتنی جگہ بھی نہیں رہتی۔“

۲۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”لوگو! جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ ایمان کا مخالف ہے۔“

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مرفوعاً بیان کیا کہ:

”بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے سبب اس سے ایک میل یا دو میل دور

بھاگ جاتا ہے۔“

۴۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد:

محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) اپنے دادا حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سے نقل کرتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بڑی خطا جھوٹ بولنا ہے اور سب سے بڑی

ندامت قیامت کے دن کی ندامت ہے۔“

۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:

”سب سے بری روایتیں جھوٹی روایتیں ہیں اور سب سے بڑی خطا جھوٹ بولنا ہے۔“

۶۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قول و عمل اور ظاہر و باطن کا اختلاف نفاق کا ایک حصہ ہے اور نفاق کی اصل و بنیاد جھوٹ ہے۔“

۷۔ ایاس رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ایاس بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”ایسے معاملہ میں جھوٹ بولنا جھوٹ ہے جو نہ مفید ہو نہ مضر، اگر کوئی جھوٹ سے کسی مصیبت کو دور کرتا ہے یا اپنا حق بچا لیتا ہے تو یہ میرے نزدیک جھوٹ نہیں ہے۔“

۸۔ عمر بن عبدالعزیز:

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میں نے جب سے تہہ باندھا ہے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔“

۹۔ اچھائی کا معیار:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جب تک میں نے تمہیں نہیں دیکھا ہوتا اس وقت تک مجھے وہ محبوب ہوتا ہے جس کا نام سب سے اچھا ہو، جب دیکھ لیتا ہوں تو وہ آدمی اچھا لگتا ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جب تمہیں آزماؤں تو وہ آدمی سب سے زیادہ پسندیدہ ہے جو بات میں سب سے سچا ہو اور امانت میں سب سے بڑھ کر ہو۔“

۱۰۔ سب سے اچھا عمل:

ہزریل بن شرجیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب العالمین آپ کے بندوں میں سب سے اچھا عمل کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس کی زبان جھوٹ نہ بولتی ہو، جس کا دل برائی نہ چاہتا ہو اور جس کی شرمگاہ بدکاری نہ کرتی ہو۔“

۱۱۔ سالم رحمۃ اللہ علیہ:

ابومروان بزار کہتے ہیں کہ:

”سالم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے پاس سباعی (یعنی سات گز والا) کپڑا لینے آئے، میں نے ایک سباعی کپڑا ان کے سامنے کھولا، انہوں نے اسے ناپا تو وہ کم تھا فرمایا تم نے تو سباعی دکھایا ہے؟ میں نے کہا ہم اسی کو سباعی کہتے ہیں، فرمایا جھوٹ ایسا ہی تو ہوتا ہے۔“

۱۲۔ جھوٹ میں کوئی خیر نہیں:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا: ”سچ کے علاوہ کسی بات میں خیر نہیں ہے، جو جھوٹ بولتا ہے وہ بدکار ہے اور جو بدکار ہے وہ ہلاک ہوگا۔“

۱۳۔ مومن جھوٹا نہیں ہوتا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ: ”تم مومن کو کبھی جھوٹا نہیں پاؤ گے۔“

۱۴۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”ہر خصلت مومن میں ہو سکتی ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔“

۱۵۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
”مومن کے اخلاق ہر خصلت پر مشتمل ہو سکتے ہیں سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔“

۱۶۔ جھوٹ اور روزہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
”گناہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ کے نام کے ساتھ جھوٹی قسم کھانے والا اور جھوٹ روزہ کو توڑ دیتا ہے۔“

۱۷۔ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”بزرگ کہتے تھے کہ جھوٹ روزہ توڑ دیتا ہے۔“

۱۸۔ رومی سفیر کا واقعہ:

ابو عبداللہ جرشی نے کہا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہرہ داروں میں سے ایک نے ہمیں بتایا کہ:

”روم کے سرکشوں کے گروہ نے ایک آدمی کو جزیہ کی پیشکش کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بھیجا، جب وہ یہاں پہنچا تو اس نے کہا اے معاویہ میرے ساتھ کوئی خفیہ چال نہ چلنا کیونکہ خفیہ چال کے ساتھ جھوٹ ضرور ہوتا ہے۔“
نوٹ: رومی باغیوں کے نمائندے نے یہ بات اس لیے کہی کہ اسے معلوم تھا مسلمان جھوٹ نہیں بولتے۔

۱۹۔ مطرف کا واقعہ:

مطرف بن طریف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں جھوٹ بولوں اور اس کے بدلہ میں مجھے دنیا کی تمام دولتیں مل جائیں۔“

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تفسیر یہ ہے کہ:
 ”میں کسی صورت بھی اللہ تعالیٰ کے غضب والا کام نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے علم نہیں
 ہے کہ توبہ کی مہلت ملے گی یا نہیں۔“

۲۰۔ جھوٹا ہلاک ہوگا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”سچ کے علاوہ کسی بات میں خیر نہیں ہے، جو جھوٹ بولتا ہے وہ بدکار ہے اور
 بدکار ہلاک ہوگا، کامیاب وہی ہے جو تین چیزوں سے بچ گیا، لالچ، خواہشِ نفس اور
 غضب۔“

۲۱۔ خطیب کی باز پرس:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک کتاب میں پڑھا
 کہ:

”ہر خطیب کا خطبہ اس کے عمل پر پیش کیا جاتا ہے اگر اس کا عمل اس کے مطابق
 ہے تو یہ سچا ہے اور اگر اس کے برعکس ہو تو اس کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جائیں
 گے اور ہر دفعہ کٹنے کے بعد دوبارہ بحال ہوں گے۔“

۲۲۔ سچ سے بہتر جھوٹ:

میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”بعض مواقع میں جھوٹ سچ سے بہتر ہوتا ہے۔“

ان کے پاس ایک شامی قاری بیٹھا تھا، اس نے کہا کیا سچ ہر حال میں اچھا نہیں
 ہے؟ فرمایا اگر تم دیکھو کہ ایک آدمی تلوار اٹھائے کسی کے پیچھے دوڑا چلا آ رہا ہے آگے والا
 آدمی اگر آپ کے سامنے کسی گھر میں داخل ہو جائے اور تلوار والا آ کر تم سے پوچھے تو تم کیا
 کہو گے؟

اس نے کہا میں کہوں گا مجھے معلوم نہیں ہے، فرمایا میرا بھی یہی مطلب ہے۔“

۲۳۔ ابوالدھقان رحمۃ اللہ علیہ:

ابوالدھقان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک آدمی احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جا رہا تھا، راستے میں کہا آپ تھکے ہوئے لگتے ہو آئیے میں آپ کو اٹھالوں، انہوں نے فرمایا تم مجھے عراضوں سے لگتے ہو، کہا وہ کون ہیں؟ فرمایا وہ وہ ہیں جو کام کئے بغیر تعریف کروانا چاہتے ہیں، کہا نہیں نہیں، فرمایا جب حق بات سنو تو اسے قبول کرو ادھر ادھر کی باتیں نہ کرو۔“

۲۴۔ میمون کا واقعہ:

عیسیٰ بن کثیر اسدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ:

”میں میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ چلتا گیا، جب ان کے گھر کا دروازہ آیا اور میں واپس مڑنے لگا تو ان کے ساتھ موجود ان کے بیٹے عمرو نے کہا ابا جان آپ انہیں شام کے کھانے کا نہیں کہتے؟ فرمایا بیٹے کھانا کھلانے کی نیت نہیں ہے، جب نیت نہیں تو کیوں کہوں؟“

۲۵۔ ابراہیم کا ارشاد:

ابن عون کہتے ہیں کہ:

”ایک آدمی نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں معذرت کی تو فرمایا ”بغیر کسی عذر پیش کئے ہم نے تیری معذرت قبول کر لی ہے کیونکہ عذر خواہی میں جھوٹ کی ملاوٹ ہوتی ہے۔“

۲۶۔ سعید بن مسیب کا واقعہ:

لیث بن سعد بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں خارش کا مرض ہو گیا اور وہ اتنا بڑھا کہ آنکھوں کے ارد گرد بھی خارش ہونے لگی، کسی نے کہا آپ آنکھوں کے باہر تو خارش کر لیا کریں؟ فرمایا:

”معالج نے مجھ سے کہا تھا خارش نہ کرنا اور میں نے کہا تھا نہیں کروں گا، اس وعدے کا کیا بنے گا؟“

۲۷۔ بدکار لوگ:

مطرف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”بار بار قابل معذرت باتیں کرنے والے بدکار ہیں۔“

۲۸۔ حضرت سمرةؓ کا ارشاد:

حضرت سمرة بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”میرے نزدیک ہاں کر کے کام نہ کرنے سے نہ کر دینا زیادہ پسندیدہ ہے۔“

۲۹۔ مردانگی:

سعید بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت شعیب رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت فرمائی کہ:

”اگر تم سچ کہو تو تب صحیح مرد ہو، سخی کا جھوٹ خیر سے خالی ہے اور بخیل کا سچ خیر ہی خیر ہے۔“

نوٹ: سخی کے جھوٹ اور بخیل کے سچ کا مطلب یہ ہے کہ سخی کہلوانے کے لیے کسی

سائل کو جھوٹے وعدے دینے کی بجائے سچی بات کہہ دی جائے کہ ابھی

استطاعت نہیں ہے۔

۳۰۔ جھوٹ اور سچ کا جھگڑا:

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جھوٹ اور سچ انسان کے دل میں جھگڑتے ہیں حتیٰ کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا

ہے۔“ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ آدمی جھوٹا بھی ہو اور سچا بھی۔

۳۱۔ شر کا پانی:

یزید بن میسرۃ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جھوٹ ہر شر کی جڑ کو اسی طرح سیراب کرتا ہے جس طرح پانی درخت کی

جڑوں کو سیراب کرتا ہے۔“

۳۲۔ نفاق کی بنیاد:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جھوٹ نفاق کی بنیاد ہے۔“

۳۳۔ ایک آیت کی تفسیر:

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کی آیت: وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ (۵۷: ۹) (بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں خوشحالی عطا فرمائیں تو ہم صدقہ کریں گے) کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”دو آدمی کسی سردار کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا فضل عطا فرمائے تو ہم ضرور صدقہ کیا کریں گے لیکن جب اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتے ہیں تو بخل کرنے لگتے ہیں۔“

مطلب یہ ہے کہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ آدمی کو ایسا دعویٰ نہیں کرنا چاہیے جس پر عمل نہ کرے اگر کوئی دعویٰ کرے تو پھر اسے پورا بھی کرے۔

۳۴۔ منافق کی نشانیاں:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”منافق کا پتہ تین چیزوں سے لگایا کرو، جب بات کرے گا تو جھوٹ بولے گا،

وعدہ کرے گا تو اس کی خلاف ورزی کرے گا اور معاہدہ کرے گا تو دھوکہ کرے گا۔“

پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ . (۵۷: ۹)

۳۵۔ ایک انصاری کا واقعہ:

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت:

وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهُ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ. (۹: ۵۷) کی تفسیر میں فرمایا کہ:

”ایک انصاری انصاری مجلس میں آیا تو کہا اگر اللہ تعالیٰ اسے مال دیں تو وہ ہر حق دار کا حق ادا کرے گا، اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا تو اس نے وہی کیا جو قرآن کریم میں ہے کہ:

”فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا..... وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ.“ (سورۃ التوبہ)

”پھر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا فضل عطاء فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے۔“

۳۶۔ جھوٹ کسی حال میں مفید نہیں:

ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ:

”کیا میں تمہیں غیبت کے بارے میں نہ بتاؤں جو لوگوں کے درمیان عداوتیں کراتی ہے، بے شک سب سے برے راوی جھوٹے راوی ہیں اور جھوٹ کبھی مفید نہیں ہوتا نہ سنجیدگی میں نہ مزاح میں اور تم میں سے کوئی بچے سے بھی ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرے۔“

۳۷۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

عبدالرحمن بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی جھوٹ نہیں بولا، ہاں البتہ بعض دفعہ جب کوئی کھانے کی دعوت دیتا ہے تو میں کہتا ہوں مجھے طلب نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یہ جھوٹ لکھا جاتا ہو۔“

۳۸۔ حضرت احنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جب سے اسلام لایا ہوں کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے اس کے کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کپڑے کے بارے میں پوچھا کہ کتنے میں لیا ہے، میں نے اس کی قیمت دو تہائی کم کر کے بتائی۔“

۳۹۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

”مومن کو جھوٹا نہ پاؤ گے۔“

۴۰۔ عبد الملک بن مروان:

اسماعیل بن عبد اللہ مخزومی فرماتے ہیں:

”عبد الملک بن مروان نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرے بیٹوں کو جھوٹ سے اتنی نفرت سکھائیں کہ اگر چہ قتل ہونا پڑے مگر جھوٹ نہ بولیں۔“

۴۱۔ عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ:

ماخون سے روایت ہے کہ:

”ایک دفعہ عمر بن عبد العزیز اور ولید میں کوئی بات ہوئی تو ولید نے کہا آپ نے جھوٹ بولا ہے، حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب سے مجھے یہ علم ہوا ہے کہ جھوٹ برائی ہے تب سے آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔“

۴۲۔ بکر بن ماعز رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ:

داود عطار کہتے ہیں قتیبہ بن مسلم نے بکر بن ماعز کو خراسان سے واپس بھیجا راستہ میں ایک آدمی بھی بکر کے ساتھ ہو گیا، اس آدمی نے پوچھا اے بکر آپ نے کبھی جھوٹ بھی بولا ہے، بکر خاموش رہے، اس نے پھر کہا اے بکر آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ بکر خاموش رہے، اس نے پھر پوچھا اے بکر آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہے؟ بکر خاموش رہے حتیٰ کہ حمام عمر یا حمام امین پر پہنچے تو اس نے پھر کہا اے بکر کبھی آپ نے جھوٹ بولا ہے؟

تب بکر نے کہا تم نے کئی بار یہ سوال کیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے اس کے کہ ایک دفعہ قتیبہ نے ہمارا اسلحہ لے لیا تو میں نے ایک نیزہ کسی سے عاریہ لیا، جب میں قتیبہ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پوچھا اے بکر یہ آپ کا ہے؟ میں نے کہا ہاں، حالانکہ وہ نیزہ میرا نہیں تھا۔“

۴۳۔ سفیان کا واقعہ:

سفیان کہتے ہیں ایک آدمی نے بیان کیا کہ:

”میں نے سلیمان بن علی سے کوئی بات بیان کی تو انہوں نے کہا تم نے جھوٹ کہا ہے، میں نے کہا اگر جھوٹ بولنے کے عوض مجھے آپ کا یہ کمرہ سونے سے بھرا ہوا ملے تب بھی میں جھوٹ نہ بولوں گا؟ یہ سن کر وہ شرمسار ہو گئے۔“

۴۴۔ سب سے دیر پا خصلت:

یونس بن عبید کہتے ہیں:

”ہر خصلت کبھی نہ کبھی چھوٹ جانے کی امید کی جاسکتی ہے مگر جھوٹ کے چھوٹ جانے کی نہیں۔“

۴۵۔ ربیع بن خثیم کا واقعہ:

جواب تیمی کہتے ہیں ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ ان کے بیٹے کی عیادت کے لئے آئیں تو بچے کی طرف جھک کر پوچھا: بیٹے کیا حال ہے؟

”ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے اسے دودھ پلایا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو فرمایا اگر تم یہ کہتیں کہ اے بھانجے کیا حال ہے تو کیا حرج تھا، اس میں تم سچی بھی ہوتیں۔“

۴۶۔ شتیر بن شکل کا واقعہ:

محارب بن دثار کہتے ہیں:

”ایک خاتون نے شتیر بن شکل سے کہا اے بیٹے، انہوں نے کہا آپ نے غلط بیانی کی ہے آپ نے مجھے نہیں جنا ہے۔“

۴۷۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اعمش کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے ذکر کیا کہ ابوالضحیٰ مسروق سے نقل کرتے

ہیں کہ

”انہوں نے لوگوں کے درمیان مصالحت کے لئے جھوٹ کی رخصت دی ہے،

ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بزرگ کسی حال میں جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ نہ

سنجیدگی میں نہ مزاح میں۔“

۴۸۔ ابن عمون کا واقعہ:

ابن عمون کہتے ہیں کہ:

”حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنگ میں جھوٹ

جائز ہے۔ تو آپ نے اس پر نکیر کی اور فرمایا میں جھوٹ کو حرام ہی سمجھتا ہوں۔“

نوٹ: محمد بن سیرین کا یہ ارشاد اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ بالا قول شاید کسی عوامی

خیر خواہی کی معروضی حکمت پر مبنی ہے ورنہ ان دونوں موقعوں میں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ کی اجازت دی ہے۔

ابن عمون کہتے ہیں پھر میں ایک جنگ میں گیا تو معاویہ بن ہشام نے خطاب کیا

اور کہا ”اے اللہ! ہمیں عمودیہ پر فتح عطا فرمائیے“ حالانکہ حملہ عمودیہ پر نہیں کرنا تھا۔

جب میں لوٹا تو یہ واقعہ محمد بن سیرین سے ذکر کیا، فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں

ہے۔“

۴۹۔ میمون بن شیبیب کا واقعہ:

میمون بن شیبیب کہتے ہیں:

”میں ایک کتاب لکھنے بیٹھا تو ایک ایسی بات بھی درمیان میں آئی اگر میں اس کا

ایک حرف بھی کتاب میں لکھ دیتا تو کتاب کا حسن بڑھ جاتا مگر میں جھوٹ کا مرتکب بھی

ہو جاتا، میں نے سوچ کر فیصلہ کیا کہ جھوٹ نہیں لکھنا، بیت اللہ کی جانب سے ندا آئی کہ:

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
(سورة ابراهيم)

”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدم رکھیں گے۔“
پھر ایک دفعہ حجاج کے زمانہ میں میں نے جمعہ کی تیاری کی پھر مذہب ہو گیا کہ
جاؤں یا نہ جاؤں؟ اس وقت بھی بیت اللہ کی جانب سے ندا آئی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى
ذِكْرِ اللَّهِ. (سورة الجمعة)

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کی اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ
کے ذکر کی طرف دوڑو۔“

یہ سن کر میں نماز کے لئے چلا گیا۔“

۵۰۔ عون بن عبد اللہ کا واقعہ:

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں میرے والد نے مجھے ایک جوڑا پہنایا، میں باہر نکلا تو
میرے ساتھی کہنے لگے یہ جوڑا تمہیں امیر نے پہنایا ہے؟ میں نے چاہا کہ یہ یہی سمجھیں کہ یہ
جوڑا مجھے امیر ہی نے پہنایا ہے، اس لئے میں نے کہا اللہ تعالیٰ امیر کو جزائے خیر عطا
فرمائے، اللہ تعالیٰ امیر کو جنت کا لباس پہنائے، یہ بات میں نے اپنے والد صاحب سے
ذکر کی تو فرمایا:

”بیٹے نہ جھوٹ بولو نہ جھوٹ جیسی کوئی بات کہو۔“

۵۱۔ سہل بن علی:

محمد بن مزاحم کہتے ہیں:

”سہل بن علی کی والدہ نے ان سے کہا بیٹے آدھا دروازہ بند کر دو، تو وہ دھاگہ لا

کرنا اپنے لگے کہ آدھا کہاں تک ہوگا۔“

۵۲۔ لقمان علیہ السلام کی نصیحت:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے سے کہا:
 ”بیٹے جھوٹ سے بچو کیونکہ اس کی طرف نفس ایسے رغبت کرتا ہے جیسے چڑیا کے
 گوشت کی طرف رغبت کرتا ہے، چڑیا کا گوشت معمولی سا ہوتا ہے مگر کھانے والے کو بے
 چین کرتا ہے۔“

۵۳۔ جھوٹ اور بخل:

شععی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”میں نہیں جانتا کہ جھوٹ اور بخل میں سے کون جہنم میں زیادہ گہرا ہوگا۔“

۵۴۔ منافق:

شععی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جو جھوٹ بولے وہ منافق ہے۔“

۵۵۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:
 ”قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ
 کو نہ تو سنجیدگی میں حلال کیا ہے نہ مزاح کی صورت میں، اور نہ یہ حلال ہے کہ بچہ کے ساتھ
 وعدہ کر کے اسے پورا نہ کیا جائے، اگر چاہو تو سورۃ التوبہ کی یہ آیت پڑھ لو:

اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ.

”اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔“

۵۶۔ اعمش کا ارشاد:

اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

”میں نے ایسے لوگ بھی پائے ہیں جو جھوٹ کو صرف حیا کی وجہ سے چھوڑتے

ہیں بہر حال جھوٹ چھوڑنا چاہیے خواہ کسی سبب سے ہو۔“

۵۷۔ ابن سماک کا ارشاد:

ابن سماک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”میرا خیال ہے کہ مجھے جھوٹ چھوڑنے پر ثواب نہیں ملے گا کیونکہ میں جھوٹ کو

اس سے نفرت کے سبب چھوڑتا ہوں۔“

۵۸۔ جھوٹ کی پہلی سزا:

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جھوٹے کی سب سے پہلی سزا یہ ہے کہ سچ اس کے جھوٹ کی تردید کر دیتا ہے۔“

۵۹۔ ابن عیاش کا ارشاد:

ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جب کوئی میرے ساتھ ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو پھر میں کبھی اس کی بات قبول

نہیں کرتا۔“

۶۰۔ خالد بن صبیح کا ارشاد:

رافع بن اشرس کہتے ہیں میں نے خالد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ سے کہا، آپ کا کیا

خیال ہے اگر کوئی ایک بار جھوٹ بولے تو وہ فاسق ہو جاتا ہے؟ فرمایا:

”ہاں، عبدالرحمن بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول مجھ

سے بیان کیا کہ مومن کی طبیعت ہر خصلت پر مشتمل ہو سکتی ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔“

۶۱۔ جھوٹے کی سزا:

رافع بن اشرس کہتے ہیں بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ:

”جھوٹے کی سزا میں سے یہ بھی ہے کہ اس کا سچ بھی قبول نہیں کیا جاتا، اور میں

کہتا ہوں کہ بدکار و بدعتی کی سزا میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی اچھائیاں بھی ذکر نہیں کی

جاتیں۔“

۶۲۔ سب سے بری چیز:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹ سے بڑھ کر بری کوئی اور چیز نہیں ہے۔“

۶۳۔ حسن سے محرومی:

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:
 ”جس کے اخلاق برے ہوں اس نے اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کیا اور جو
 جھوٹ بولتا ہے اس کا حسن چلا جاتا ہے۔“

حواشی

- (۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة أخبرني عمر بن مرة قال سمعت مرة الهمداني قال .
- (۲) حدثنا إسحاق بن إسماعيل حدثنا سفيان بن إسماعيل بن أبي خالد وبيان سمعا قيس بن أبي حازم سمع أبا بكر الصديق رضي الله عنه يقول .
- (۳) حدثني أبو محمد عبدالله بن أيوب المخرمي حدثنا عبدالرحيم ابن هارون أبو هشام الغساني عن عبدالعزيز بن أبي رواد عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما رفعه فقال .
- (۴) حدثني عبدالعزيز بن بحر أنبأنا أبو عقيل عن محمد بن نعيم مولى عمر بن الخطاب عن محمد بن عمر بن علي بن أبي طالب عن جده علي رضي الله عنه قال .
- (۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا عبدالرحمن بن مهدي حدثنا سفيان حدثني عبدالرحمن بن عابس حدثني ناس من أصحاب عبدالله رضي الله عنه أنه كان يقول .
- (۶) حدثني أحمد بن إبراهيم حدثنا إسحاق الأزرق عن عوف عن الحسن رضي الله عنه قال .
- (۷) حدثني الحسين بن السكن بن أبي السكن حدثنا المعلى بن أسد حدثنا الحسن بن ميمون الحضرمي قال سمعت إياس بن معاوية رحمه الله يقول .
- (۸) حدثني محمد بن إدريس حدثنا محمد بن خالد النيلي ثنا الوليد ابن مسلم عن مالك بن أنس رضي الله عنه قال .
- (۹) حدثني محمد بن إدريس حدثنا محمود بن خالد ثنا أبي حدثني عيسى بن المسيب عن عدى بن ثابت قال قال عمر رضي الله عنه .
- (۱۰) حدثنا محمد بن علي بن الحسن بن شقيق المروزي أنبأنا إبراهيم ابن الأشعث ثنا الفضيل عن ليث بن أبي سليم عن عبدالرحمن بن ثروان أبي قيس عن هزيل بن شرحبيل رحمه الله قال قال موسى عليه السلام .
- (۱۱) حدثني الحسين بن علي بن يزيد حدثنا القعني حدثنا أبو مروان البزاز قال
- (۱۲) حدثني محمد بن إدريس حدثني عبدالعزيز بن عبدالله العامري حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن أخي ابن شهاب عن ابن شهاب عن سالم بن عبدالله عن أبي هريرة رضي الله عنه قال .
- (۱۳) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبدالله بن المبارك أنبأنا الأوزاعي حدثني حسان بن عطية أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال .
- (۱۴) حدثنا ابن جميل أنبأنا عبدالله أنبأنا سفيان و شعبة عن سلمة ابن كهيل عن مصعب بن

سعد عن سعد رضى الله عنه قال .

(١٥) حدثنا أحمد بن جميل أنبأنا عبد الله أنبأنا سفيان عن منصور عن مالك بن الحارث عن عبدالرحمن بن يزيد عن ابن مسعود رضى الله عنه قال .

(١٦) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا المسعودى عن رجل من بنى أسد قال قال عبد الله بن مسعود رضى الله عنه .

(١٧) حدثنا أحمد حدثنا يعلى بن عبيد عن الأعمش عن إبراهيم رحمه الله قال .

(١٨) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا مبشر الحلبي حدثنى جعفر بن برقان حدثنى أبو عبد الله الجرشى حدثنا رجل من حرس معاوية قال .

(١٩) حدثنا محمد بن عمرو بن العباس الباهلى حدثنا سفيان قال قال مطرف بن طريف .

(٢٠) حدثنى عبدالرحمن بن صالح حدثنا أبو بكر بن عياش قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه .

(٢١) حدثنى محمد بن عمرو حدثنا مرحوم بن عبدالعزيز قال سمعت مالك بن دينار رحمه الله يقول .

(٢٢) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا ابن عليه عن سوار بن عبد الله قال نبئت أن ميمون بن مهران قال .

(٢٣) حدثنا أحمد بن جميل المروزى أنبأنا عبد الله بن المبارك أنبأنا سفيان عن أبي حيان عن أبي الزنباع عن أبي الدهقان قال .

(٢٤) حدثنا أبو كريب حدثنا خالد بن حيان حدثنا عيسى بن كثير الأسدى الرقى قال .

(٢٥) حدثنا فضيل بن عبد الوهاب حدثنا خالد بن عبد الله عن ابن عون .

(٢٦) حدثنى عيسى بن عبد الله التميمى أنبأنا يحيى بن بكير المصرى قال سمعت الليث بن سعد قال .

(٢٧) حدثنى أسد بن عمار التميمى ثنا يزيد بن هارون أنا بكر الأعتق عن خالد بن رخيرم عن مطرف قال .

(٢٨) حدثنا بندار محمد بن بشار حدثنا عبد الله بن عبد المجيد حدثنا قرّة بن خالد بن عن الحسن قال .

(٢٩) حدثنا إسحاق بن إبراهيم أنبأنا أبو عبيدة الحداد عن سعيد بن يزيد قال .

(٣٠) حدثنى أسد بن عمار التميمى حدثنا سعيد بن عون البصرى حدثنا جعفر قال .

(٣١) حدثنى محمد بن إدريس الحنظلى حدثنا أصبغ بن الفرّج أخبرنى عبد الله بن وهب عن مسلمة بن على قال .

- (۳۲) حدثنا سعيد بن سليمان عن مبارك بن فضالة عن الحسن رضى الله عنه قال.
- (۳۳) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا شبابة بن سوار حدثنا ورقاء عن ابن أبي نجيح عن مجاهد رحمه الله.
- (۳۴) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا وكيع حدثنا الأعمش عن عمارة ابن عمير عن عبدالرحمن بن يزيد قال.
- (۳۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا عباس بن الوليد حدثنا يزيد بن زريع عن سعيد قتادة رضى الله عنه.
- (۳۶) حدثنا إبراهيم حدثنا بهز بن أسد حدثنا شعبة حدثنا أبو إسحاق قال سمعت أبا الأحوص يحدث أن عبدالله رضى الله عنه كان يقول.
- (۳۷) حدثنا أحمد بن عمران الأخنسى حدثنا أبو بكر بن عياش عن عاصم عن شقيق بن سلمة قال.
- (۳۸) حدثنا داود بن عمرو الضبى حدثنا يحيى بن عبدالملك بن أبي غنية حدثنا سلامة بن منيع قال.
- (۳۹) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا إبراهيم بن إسحاق الطالقانى حدثنا ابن المبارك عن الأوزاعى حدثنا حبان عن عطية قال قال عمر بن الخطاب رضى الله عنه.
- (۴۰) حدثنا الهيثم بن خارجة حدثنا الهيثم بن عمران قال سمعت إسماعيل بن عبدالله المخزومى يقول.
- (۴۱) حدثنا محمد بن أبي عمر المكى و سفيان بن وكيع قالا حدثنا ابن عيينة عن رجل قال وقال سفيان عن الماجشون قال.
- (۴۲) حدثنا أحمد بن إبراهيم العبدى حدثنا محمد بن عبيد حدثنى داود العطار قال.
- (۴۳) حدثنا محمد بن أبي عمر المكى حدثنا سفيان قال حدثنى رجل قال.
- (۴۴) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا يحيى بن معين عن يعقوب عن إبراهيم عن أبيه قال سمعت يونس بن عبيد يقول.
- (۴۵) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن عبدالله الأسدى حدثنا قيس بن سليم العنبرى عن جواب التيمى قال.
- (۴۶) حدثنا عبدالرحمن بن يونس حدثنا يحيى بن يمان أنبأنا سفيان ابن سعيد عن أبيه عن محارب بن دثار أن امرأة قالت.
- (۴۷) حدثنا أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن عبدالله حدثنا سفيان عن الأعمش قال ذكرت لإبراهيم رحمه الله حديث أبي الضحى عن مسروق.

- (۴۸) حدثنا أحمد حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا ابن عون.
- (۴۹) حدثنا عبد الله بن عمر بن محمد القرشي و عبد الرحمن بن صالح العتكي قالا حدثنا حسين الجعفي عن الحسن بن الحر عن ميمون بن أبي شبيب قال.
- (۵۰) حدثنا المثنى بن معاذ حدثنا سلم بن قتيبة عن المسعودي عن عون بن عبد الله قال.
- (۵۱) حدثني أبو صالح المروزي عن محمد ابن مزاحم قال.
- (۵۲) حدثنا إبراهيم بن عبد الله حدثنا إسماعيل بن إبراهيم عن يونس عن الحسن قال.
- (۵۳) حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا جرير عن بيان بن بشر عن الشعبي قال.
- (۵۴) حدثنا أحمد بن منيع حدثنا علي بن عاصم أخبرنا بيان بن بشير عن الشعبي قال.
- (۵۵) حدثنا عبد الله حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يزيد بن هارون أنبأنا المسعودي عن أبي إسحاق عن أبي الأحوص عن عبد الله رضي الله عنه قال.
- (۵۶) حدثني علي بن أبي مریم عن الحميدى قال سمعت سفيان قال.
- (۵۷) حدثني هارون بن سفيان حدثنا عبد الله بن صالح العجلي قال.
- (۵۸) حدثني العباس بن جعفر حدثنا ابن أبي رزمة عن أبيه قال سمعت ابن المبارك يقول.
- (۵۹) وحدثني العباس حدثني حسين بن حسن حدثنا إسحاق بن منصور قال سمعت أبا بكر بن عياش رحمه الله يقول.
- (۶۰) حدثني أبو صالح المروزي قال سمعت رافع بن أشرس قال.
- (۶۱) وحدثني أبو صالح قال سمعت رافع بن أشرس قال.
- (۶۲) حدثني العباس العنبري حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا سفيان عن الأعمش عن أبي الضحى عن مسروق رحمه الله قال.
- (۶۳) حدثنا أبو عبد الرحمن القرشي حدثنا إبراهيم بن عيسى قال.

خوشامدیوں کی مذمت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ

۱۔ بھائی کی گردن کاٹنا:

حضرت عبدالرحمن بن بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کسی کی مدح کی تو ارشاد فرمایا:

”وَيُحَكِّكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ ثُمَّ قَالَ

إِنْ كَانَ لَا بُدَّ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَانًا وَلَا

أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا حَسِبُهُ اللَّهُ إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ.

”تم پر افسوس ہے، تم نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی ہے، پھر فرمایا اگر کسی نے ضرور کسی بھائی کی تعریف کرنی ہی ہو تو کہے میں فلاں کو ایسا سمجھتا ہوں اور اللہ کے سامنے کسی کی پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو، یہ بھی تب ہے جب وہ فلاں کو واقعی ایسا سمجھتا ہو۔“

۲۔ تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْنَا الْمَدَّاحِينَ أَنْ نَحْتُو

فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم تعریف کرنے

والوں کو دیکھیں تو ان کے چہروں پر مٹی پھینکیں۔“

۳۔ کسی کو ذبح کرنا:

ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”دَبْحُ الرَّجُلِ أَنْ تُزَكِّيَهُ فِي وَجْهِهِ.“

”آدمی کو ذبح کرنا یہ ہے کہ تم اس کے منہ پر اس کی اچھائی بیان کرو۔“

حواشی

- (۱) حدثنا علی بن الجعد أنبأنا شعبة عن خالد الحذاء عن عبدالرحمن بن أبی بكرة رضی الله أن رجلا مدح رجلا عن النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم.
- (۲) حدثنا عثمان ابن أبی شیبة حدثنا الأشجعی عن سفیان الثوری عن الأعمش و منصور عن إبراهيم عن همام بن الحارث قال قال المقداد بن الأسود رضی الله عنه.
- (۳) حدثنا علی بن الجعد حدثنا محمد بن یزید عن العوام بن حوشب عن إبراهيم التیمی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم.

صحابہؓ، اولیاء و علماء کے ارشادات و واقعات

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حضرت عمر بن خطاب گزر رہے تھے جبکہ جا رو د بھی ان کے ساتھ تھے، تو کسی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا یہ ربیعہ کے سردار ہیں، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر کوڑا اٹھایا اور فرمایا:

”تم نے اسی کو سنایا ہے؟“

۲۔ تعریف کا جواب:

عطاء سلیمی کہتے ہیں جعفر بن زید عبدی کہہ رہے تھے کہ ایک آدمی کہیں سے گزرا تو مجلس والوں نے اس کی اچھائی بیان کی، جب وہ ان سے گزر گیا تو کہا:

”اے اللہ! انہوں نے مجھے نہیں پہچانا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔“

۳۔ عبد اللہ بن ابی ہذیل کہتے ہیں ایک آدمی نے کسی نمازی کی تعریف کی تو اس نے کہا:

”اے اللہ! آپ کے بندے نے آپ کو ناراض کر کے میرا قرب چاہا ہے میں

اس کے اس ناراضگی والے عمل کا گواہ ہوں۔“

۴۔ ناجائز تعریف کی سزا:

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جو حاکم کی یا کسی کی بھی غیر واقعی تعریف اعلانیہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

اسے اس حال میں اٹھائیں گے کہ وہ اپنی زبان جھاڑ رہا ہوگا۔“

۵۔ ظالم کی تعریف:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”جس نے ظالم کے لئے زندگی کی دعاء کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو پسند کیا۔“

۶۔ جارود کا واقعہ:

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
 ”حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس جاری تھی کہ جارود آئے تو ایک آدمی نے
 کہا یہ ربیعہ کے سردار ہیں، یہ بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سنی اور دیگر لوگوں
 نے بھی۔ جب جارود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے درے سے
 انہیں کچوکا مارا، جارود نے کہا اے امیر المؤمنین خیریت ہے؟ فرمایا اور تو کوئی بات نہیں اس
 آدمی کی بات آپ نے سنی ہے؟ کہا ہاں سنی ہے مگر چھوڑیے، فرمایا مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں
 اس بات سے تمہارے دل میں کوئی چیز نہ پیدا ہو جائے اس لئے میں نے تمہیں درے سے
 کچوکا لگایا۔“

۷۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ:
 ”منہ پر تعریف کرنا ذبح کرنا ہے۔“

۸۔ اچھا کہنے کا معیار:

ابی غنیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو کسی کی تعریف
 کرتے سنا تو فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ سفر کیا ہے؟ کہا نہیں، فرمایا کیا اس کے ساتھ کوئی
 لیں دین کیا ہے؟ کہا نہیں تو فرمایا:
 ”اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تم اسے نہیں جانتے۔“

۹۔ کامل لوگ:

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اسے تعریف نقصان نہیں پہنچاتی۔“

۱۰۔ خطرناک لوگ:

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
 ”جب کوئی تمہاری ناجائز تعریف کرے تو اس کی طرف سے ناجائز مذمت سے
 بھی بے خوف نہ ہو جاؤ۔“

۱۱۔ حضرت عمرؓ کا تعریف کرنے والے کو جواب:

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کی تعریف کی تو فرمایا:
 ”تم مجھے بھی ہلاک کرتے ہو اور خود بھی ہلاک ہوتے ہو۔“

۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

ابوالبختری کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تعریف کی جب
 کہ آپ کو علم تھا کہ اس نے پیٹھ پیچھے میری برائی کی ہے تو ارشاد فرمایا:
 ”جو تم نے کہا ہے میں اس سے کم تر ہوں اور جو تمہارے دل میں ہے اس سے
 اچھا ہوں۔“

حواشی

- (۱) حدثنا خلف بن هشام حدثنا حزم قال سمعت الحسن قال مر عمر بن الخطاب رضى الله عنه والجارود معه فسمع قائلاً يقول هذا سيد ربعة فعلاه بالدره فقال أما إنك قد سمعتها.
- (۲) حدثني محمد بن الحارث المقرئ حدثنا يسار حدثنا حماد بن زيد حدثنا عطاء السليمي قال سمعت جعفر بن زيد العبدى يذكر أن رجلاً مر بمجلس فأثنى عليه خيراً فلما جاوزهم قال اللهم إن هؤلاء لم يعرفونى وأنت تعرفنى.
- (۳) حدثنا أحمد بن بحر حدثنا قبيصة حدثنا سفيان عن أبي سنان عن عبد الله بن أبي الهذيل قال أثنى رجل على رجل من المصلين فى وجهه فقال اللهم إن عبدك تقرب إلى بمقتبك وأنا أشهد على مقتك.
- (۴) حدثني القاسم بن هاشم حدثنا يحيى بن صالح الوحاظى حدثني محمد بن أبي جميلة حدثنا خالد بن معدان رضى الله عنه قال من مدح إماماً أو أحداً بما ليس فيه على رؤوس الأشهاد بعثه الله يوم القيامة يتعثر بلسانه.
- (۵) حدثنا محمد بن عبد المجيد التميمي عبيد الله بن عمرو عن يونس عن الحسن رضى الله عنه قال من دعا لظالم بالبقاء فقد أحب أن يعصى الله.
- (۶) حدثنا علي بن الجعد حدثنا المبارك بن فضالة عن الحسن رضى الله عنه قال كان عمر رضى الله عنه قاعداً ومعه الدرّة والناس حوله إذا أقبل الجارود فقال رجل هذا سيد ربعة فسمعه عمر رضى الله عنه ومن حوله وسمعها الجارود فلما دنا منه خفقه بالدرّة فقال مالى ولك يا أمير المؤمنين فقال مالى ولك أما لقد سمعتها قال سمعتها فمه قال خشيت أن يخالط قلبك منها شيء فأحببت أن أطأطأ منك
- (۷) حدثنا منصور بن أبي مزاحم حدثنا أبو سعيد المؤدب عن عبد الله بن عمر قال أظنه عن أسلم مولى عمر عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال المدح ذبح.
- (۸) حدثنا يعقوب بن إبراهيم حدثنا ابن أبي غنية حدثني أبي قال سمع عمر بن الخطاب رضى الله رجلاً يثنى على رجل فقال أسافرت معه قال لا قال أخالطته قال لا قال والله الذى لا إله غيره ما تعرفه.
- (۹) حدثني محمد بن يحيى الواسطى حدثنا حبان بن صخر بن جويرية قال سمعت سفيان

بن عيينة رحمه الله يقول ليس يضر المدح من عرف نفسه.

(١٠) حدثني الحسن بن الصباح حدثنا محمد بن كثير عن إبراهيم ابن عمر قال قال وهب بن منبه رحمه الله إذا مدحك الرجل بما ليس فيك فلا تأمنه أن يذمك بما ليس فيك.

(١١) حدثنا أبو يعلى الثقفي حدثنا أحمد بن يونس عن أبي شهاب عن الأعمش عن الحسن أن رجلا أثنى على عمر رضي الله عنه فقال تهلكني وتهلك نفسك.

(١٢) حدثني زياد بن أيوب حدثنا حفص بن غياث عن الأعمش عن عمرو بن مرة عن أبي البختری قال أثنى رجل على علي رضي الله عنه في وجهه وقع كان بلغه أنه يقع فقال له علي أنا دون ما قلت وفوق ما في نفسك.

لعنت کرنے کی ممانعت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے ارشادات گرامیہ

۱۔ مؤمن لعنت نہیں کرتا:

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد صاحب کو کبھی کسی شے پر لعنت کرتے نہیں سنا۔ وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا.“

”مؤمن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔“

۲۔ جانور پر لعنت کرنے کی ممانعت:

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری باندی ایک اونٹنی پر سوار تھی اور اس پر لوگوں کا کچھ سامان بھی لدا ہوا تھا، اچانک باندی نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں اور اونٹ وادی سے گزرنے میں مشکل محسوس کر رہے ہیں، باندی نے کہا اے اونٹنی! اس وادی میں اتر، اللہ تجھ پر لعنت کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ“

”ایسی اونٹنی ہمارے ساتھ نہ چلے جس پر لعنت ہے۔“

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت:

جرموز بجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیے؟ ارشاد فرمایا:

”أَوْصِيكَ أَنْ لَا تَكُونَ لَعَانًا.“

”میں تجھے اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ لعنت کرنے والا نہ ہو جانا۔“

۴۔ سب سے بڑا گنہگار:

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ خَطَايَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ خَوْضًا فِي الْبَاطِلِ.“

”قیامت کے دن سب سے بڑے گناہوں والا وہ ہوگا جو باطل باتوں میں زیادہ

دلچسپی لیتا ہو۔“

۵۔ اسوۂ حسنہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَبَابًا، وَلَا فَحَاشًا وَلَا

لَعَانًا وَكَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو گالیاں دیتے، نہ فحش گفتگو فرماتے اور نہ لعنت

کرتے، جب ہم میں سے کسی کو تنبیہ کرتے تو فرماتے اسے کیا ہے اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔“

۶۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے غلام کو لعنت کرتے سنا تو ارشاد فرمایا:

”يَا أَبَا بَكْرٍ لَيْسَ الصِّدِّيقُونَ لَعَانِينَ.“

”اے ابو بکر صدیق لعنت کرنے والے نہیں ہوتے۔“

اس دن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک غلام آزاد کیا اور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ”اللہ کی قسم! میں پھر لعنت نہیں کروں گا۔“

حواشی

- (۱) حدثنا عبد الله ابو هاشم حدثنا و كيع حدثنا كثير بن زيد عن سالم بن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہم قال .
- (۲) حدثنا عبید اللہ بن عمر حدثنا یزید بن زریع حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النهدی عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال .
- (۳) حدثنا ابراهیم بن زیاد سبلان حدثنا عبدالصمد بن عبدالوارث حدثنا عبید اللہ بن هوذة القریعی عن جر موز الہجیمی قال .
- (۴) حدثنا علی بن الجعد اخبرنی ابو جعفر الرازی عن قتادة قال .
- (۵) حدثنا احمد بن عیسیٰ المصری حدثنا عبد اللہ بن وهب بن ابی یحییٰ بن سلیمان عن هلال یعنی ابن علی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال .
- (۶) حدثنا بشار بن موسیٰ أنبأنا یزید بن المقدم بن شریح عن أبیه المقدم بن شریح عن جده عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت .

احادیث صحیحہ مشہورہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

- ۱- ”لَعَنَ اللَّهُ الْوَصِيلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.“
- ”بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی پر اللہ تعالیٰ لعنت کریں۔“
- ۲- ”لَعَنَ اللَّهُ آكِلَ الرِّبْوَا الخ.“
- ”سو دخور پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیجیں..... الخ“
- ۳- ”لَعَنَ اللَّهُ الْمُصَوِّرِينَ.“
- ”اللہ تعالیٰ تصویریں بنانے والوں پر لعنت کریں۔“
- ۴- ”لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقِ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ.“
- ”اللہ تعالیٰ اس چور پر لعنت کریں جو انڈا چراتا ہے۔“
- ۵- ”لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ.“
- ”اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کریں جو اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔“
- ۶- ”لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ.“
- ”اس پر اللہ کی لعنت جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے۔“
- ۷- ”مَنْ أَحَدَثَ فِينَا حَدَثًا أَوْ أَوْى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.“
- ”جس نے ہمارے دین میں بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہو۔“
- ۸- ”اللَّهُمَّ الْعَنْ رِغْلَ وَذُكْوَانَ.“
- ”اے اللہ! رعل و ذکوان والوں پر لعنت کیجئے۔“
- ۹- ”لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا.“
- ”اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کریں جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔“

۱۰۔ ”اِنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِهِيْنَ مِنْ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

بِالرِّجَالِ۔“

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے والے

مردوں اور مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت پر لعنت کی ہے۔“

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا برے کردار والوں پر لعنت کرنا جائز ہے مگر کسی

کا نام معین نہ کیا جائے۔ جیسے یہ کہنا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، کافروں پر لعنت

ہے، نافرمانوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ لیکن کسی کو ظالم متعین کر کے اس پر لعنت کرنا جائز

نہیں ہے کیونکہ لعنت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری اور ہمیں معلوم نہیں کہ

جس پر ہم لعنت کی مہر لگا رہے ہیں ہو سکتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جائے اور اس کا

خاتمہ بالخیر ہو جائے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کسی فرد کو متعین کر کے اس پر لعنت

کی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ ان کی موت کفر پر ہوگی۔

حاکم، ناصح اور مصلح کیلئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کو برائی سے منع کرتے ہوئے اس پر لعنت

کرنے یوں تو کہہ سکتا ہے کہ اے کمزور! اے نادان! اے اپنے اوپر ظلم لانے والے یہ برائی

چھوڑ دے۔

کسی مسلمان نیکوکار پر لعنت کرنا حرام ہے۔

(اضافہ از ”الاذکار للنووی“)

علامہ یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۱-۶۷۶ھ)

کی کتاب ”الاذکار“ سے اضافہ

۱۔ فخر کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”فَلَا تَزُكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى.“

”اپنے آپ کی اچھائی نہ کرو اللہ تعالیٰ بخوبی جانتے ہیں کہ کون پرہیزگار ہے۔“
صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد میں حضرت عیاض بن ہمار صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا

يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.“

”اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی بھیجی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ، کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور کوئی کسی پر فخر نہ جتلائے۔“

۲۔ جھوٹی گواہی کا حرام ہونا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ.“

”جھوٹی بات سے دور رہو۔“

”وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ

أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا.“

”جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ لگو، بے شک کان، آنکھ اور دل سب کے

بارے میں باز پرس ہوگی۔“

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت نفع بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”أَلَا أَنْبَيْتُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟ ثَلَاثًا.“

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ (تین بار فرمایا) ہم نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہارا لگا کر بیٹھے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے پھر فرمایا:

”أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ.“

”خبردار! تیسری چیز جھوٹی بات اور جھوٹی شہادت ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار اسی بات کو دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش! آپ خاموش ہوتے۔

۳۔ احسان جتلانے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى.“

”اے ایمان والو! احسان جتلا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقوں کا ثواب ضائع نہ کرو۔“

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيمٌ.“

”تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائیں گے، نہ ان کی

طرف نظر رحمت فرمائیں گے اور نہ انہیں پاک کریں گے ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔“

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار اسی آیت کو تلاوت فرمایا تو

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ ناکام و

نامراد کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا:

”الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.“

”تکبر کے سبب اپنی چادر گھسیٹ کر چلنے والا نیکی کر کے احسان جتلانے والا اور

جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔“

۴۔ ہر سنی سنائی بات نقل کرنے کی ممانعت

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.“

”آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات آگے بیان کر دے۔“

۵۔ کسی کی سفارش کرنا

اصحاب اقتدار و اختیار سے کسی حق دار کی سفارش کرنا مستحب ہے۔ ہاں البتہ

خلاف قانون سفارش کرنا حرام ہے۔ غلط و ناجائز کام کی سفارش کرنا بھی حرام ہے اور ایسی

سفارش قبول کرنا بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا.“

”جو اچھائی کی سفارش کرے گا اس کا بھی اس میں حصہ ہوگا اور جو برائی کی

سفارش کرے گا وہ بھی اس برائی میں شریک ہوگا۔“

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی حاجت مند آتا تو آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اصحاب مجلس سے فرماتے:

”اِشْفُوا تُوَجَّرُوا.“

”سفارش کرو اور اجر پاؤ۔“

پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اس کی

حاجت پوری کر دیتے۔

۶۔ سائلوں، مسکینوں، محتاجوں اور یتیموں کو جھڑکنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ.“
 ”یتیم پر غصہ نہ کیجئے اور سائل کو جھڑکنے نہیں۔“

۷۔ سرگوشی کرنے کی ممانعت

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَ اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ ذَلِكَ يُخْزِيهِ.“

”جب تم تین ہو تو ایک کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کرو کیونکہ یہ عمل اس تیسرے کو پریشان کرے گا ہاں بہت سارے لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہو تو اجازت ہے۔“
 صحیحین اور سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَ اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ.“

”جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کے بغیر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔“
 سنن ابی داؤد میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے شاگرد ابوصالح نے پوچھا اگر چار ہوں تو؟ فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

۸۔ کوئی عورت اپنے خاوند کے سامنے کسی عورت کے خدو خال بیان نہ کرے
 صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَصِفُهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا.“

”کوئی عورت کسی عورت سے ملاقات کرنے کے بعد اس عورت کی شکل و صورت و خدو خال اپنے خاوند سے اس طرح بیان نہ کرے کہ گویا اس کا نقشہ اس کے سامنے آ جائے۔“

ڈاکٹر محمد حمید اللہ

- خطبات بہاولپور
- پنجمبر اسلام ﷺ
- محمد رسول اللہ ﷺ (سیرت پاک)
- رسول اللہ ﷺ کی حکمرانی و جانشینی
- دنیا کا قدیم ترین مجموعہ حدیث (صحیفہ حمام بن منہب)
- نگارشات ڈاکٹر محمد حمید اللہ (اول، دوم)
- ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی بہترین تحریریں

ڈاکٹر ڈاکر نائیک

- مختلف مذاہب میں تصور خدا
- مسلمان عورت: مظلوم نہیں خوش قسمت
- اسلام پر غیر مسلموں کے اعتراضات اور ان کے جوابات
- قرآن اور جدید سائنس
- خطبات ڈاکٹر ڈاکر نائیک
- قرآن کریم، فرمان خداوندی؟
- عالمگیر اخوت

What Really is Allah's Message

- اسلام دین کا نجات
- اسلام دین امن
- بخشش کی راہیں
- امین ابی الدنیا
- زاد محمود قاسمی
- دُعا: مومن کا ہتھیار
- محمد زکریا کاندھلوی
- فضائل اعمال
- اُسوۂ رسول اکرم ﷺ
- ڈاکٹر محمد عبدالحی

سیرت



9789695341636

بیکن بُکس

● میاں چیمبرز، 3- ٹیپل روڈ، لاہور فون: 042-6365721, 6366079
● گلشت، ملتان فون: 061-6520790, 6520791

info@beaconbooks.com.pk
www.beaconbooks.com.pk



BEACON
BOOKS